فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات

ایک تحقیقی مقالہ

# اسبابِ شرک


تالیف
مولانا فضل الرحمن کلیم کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ
سینیٹر پروفیسر حافظ ساجد میر حفظہ اللہ
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

نظر ثانی و تنقیح
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن حفظہ اللہ
شعبہ علوم اسلامیہ، انجینیئرنگ یونیورسٹی، لاہور

مولانا حافظ محمد حامد یونس حفظہ اللہ
جامع مسجد محمدی اہلحدیث ایمن آباد راولپنڈی



شائع کردہ
اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی

www.ircpk.com

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فاعلم أنه لا إله إلا الله واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات

ایک تحقیقی مقالہ

# اسبابِ شرک

تالیف
مولانا فضل الرحمن کلیم کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ
سینیئر پروفیسر حافظ ساجد میر حفظہ اللہ
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

نظر ثانی و تنقیح
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن حفظہ اللہ
شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

مولانا حافظ محمد حامد یونس حفظہ اللہ
جامع مسجد محمدی اہلحدیث ایمن آباد راولپنڈی

شائع کردہ
اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں


کتاب ............ اَسبابِ شرک (ایک تحقیقی مقالہ)

مؤلف ............ مولانا فضل الرحمٰن کلیم کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ ............ سینیئر پروفیسر حافظ ساجد میر حفظہ اللہ

نظرثانی اوّل ............ ابوالحسن حافظ محمد شہباز حسن حفظہ اللہ

نظرثانی دوم ............ شیخ حافظ محمد حامد یونس حفظہ اللہ

عرضِ ناشر ............ فہیم نثار سلفی (مدیر: اسلامک ریسرچ سنٹر)

ضخامت ............ ۱۲۸

کتابت اوّل ............ جمیل مرزا، دار القلم اُردو بازار سیالکوٹ

ناشر دوم ............ اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی

کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ ............ INTACT پرنٹنگ، راولپنڈی

ڈیزائننگ اینڈ پیج میکنگ ............ عبدالرحمٰن اے ایس پاشا

تاریخِ اشاعت ............ شوال ۱۴۴۰ھ / جون ۲۰۱۹ء

تعداد ............ ۶۰۰ / چھ سو

ملنے کا پتہ

اسلامک ریسرچ سنٹر، بالمقابل جامع مسجد القدس اہلحدیث، خیابانِ سرسید، سکٹر 2، نوشین پلازہ، راولپنڈی
نیز یہ کتاب اسلامک ریسرچ سنٹر کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے دیکھئے: www.ircpk.com ، 0301-5615881

جامع مسجد محمدی اہلحدیث وفہم القرآن اکیڈمی، ایمن آباد محلہ ہری پورہ (کرتار پورہ)، راولپنڈی

جامع مسجد مبارک (المعروف حافظ جمیل والی) محلہ شیخاں والا، پنڈ شہیداں گوندلانوالہ، گوجرانوالہ، 0320-3165656


Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# فہرست مضامین


- عرضِ ناشر (فہیم نشار سلفی مدیر: اسلامک ریسرچ سنٹر)............6
- تقدیم (اشاعتِ اول اور دوم کی خوبیاں)............7
- مصنف کے مختصر حالاتِ زندگی (مولانا کلیم حسین شاہ حفظہ اللہ)............10
- تقریظ (سینئر پروفیسر حافظ ساجد میر حفظہ اللہ)............13
- مقدمہ (از مؤلف: فضل الرحمٰن کلیم کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ)............15
- ابتدائیہ: توحید اور شرک کا اجمالی تعارف (پروفیسر امین جاوید رحمۃ اللہ علیہ)............17
- عبادت اور اس کی تین اقسام............19
- بناوٹی خُداؤں کی مشہور اقسام............20
- ہر قسم کا شرک حرام ہے............22
- مُشرک معاشرے کے عقائد............25
- قرآنِ مجید میں خُدا کا تصوّر............27
- خالق اور مخلوق کے صِفات میں کوئی اِشتراک نہیں............28
- ذاتی اور عطائی کی تقسیم ایک مغالطہ ہے............30
- کفارِ عرب کا مذہب............31
- طاغوت، اصنام، تماثیل، اَوْثان اور نُصُب کی تشریحات............34
- اللہ تعالیٰ کے کام............36
- حاجت رَوا اور مُشکل کُشا صرف اللہ پاک ہے............39
- اِنسانی حاجات اور مصائب کیا کیا ہیں؟............41
- کیا اِنسان حاجت رَوا اور مُشکل کُشا ہوسکتا ہے؟............42
- قرآنی تمثیل............44
- اِنسانی کام............45
- اللہ کے کاموں کی حقیقت............47


Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



❀ اَسباب کی حقیقت اور اَقسام ........................ 48
❀ ترکُ الاَسباب جہل (اَسباب کو ترک کرنا جہالت ہے) ........................ 50
❀ اَسباب پر بھروسہ کرنا کفر ہے ........................ 53
❀ لوگ شِرک کیوں کرتے ہیں؟ ........................ 57
❀ خالق اور مخلوق میں رِشتہ داری ........................ 59
❀ خالق اور مخلوق کا معاشقہ ........................ 60
❀ دنیوی خوشحالی معیارِ حق نہیں ........................ 62
❀ نظریۂ توسّل ........................ 66
❀ اللہ تعالیٰ کو وسیلے کی ضرورت نہیں ........................ 70
❀ وسیلہ بنانا شِرک ہے ........................ 71
❀ جہالت ........................ 72
❀ رسم پرستی ........................ 78
❀ مفاد پرستی ........................ 84
❀ غلُو اور انتہا پسندی ........................ 89
❀ نظریۂ وحدتِ حلُول ........................ 101
❀ حلُول کا عقیدہ باطل ہے ........................ 106
❀ حلُول کا عقیدہ شِرک کا دروازہ ہے ........................ 109
❀ وحدتِ وجُود ........................ 110
❀ نظریہ وحدتِ وجُود قرآنی توحید کی نفی کرتا ہے ........................ 115
❀ وحدتِ وجُود کا نظریہ نبوّت کی نفی کرتا ہے ........................ 116
❀ وحدتِ وجُود اِسلامی عقائد کی نفی کرتا ہے ........................ 119
❀ وحدتِ شہُود ........................ 122
❀ اختتامیہ (محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ) ........................ 126
❀ آخری گزارش (از مؤلف) ........................ 128

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# عرضِ ناشر

شرک انتہائی قبیح گناہ ہے، اور مشرک کی اللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی معافی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (سورۃ المائدہ آیت:۷۲)

"یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔"

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اِرشاد فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ (سورۃ النساء آیت:۴۸)

"یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مَن مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوْمِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ))
(بخاری:۴۴۹۷، مسلم:۹۲ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

"جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو بھی اُس کا شریک ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔"

اسی لئے علماءِ اُمت نے ہمیشہ لوگوں کو اس گناہ سے خبردار کیا اور تحریر و مع تقریر اور ہر ممکن ذریعہ کو اختیار کیا تاکہ اللہ کے بندوں کو اس گناہِ کبیرہ سے بچایا جا سکے اور ان کو نجات کے راستہ پر چلایا جا سکے۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ کتاب ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، جس میں فاضل مصنف مولانا فضل الرحمٰن کلیم کاشمیری رحمہ اللہ نے منفرد اور اچھوتے انداز میں شرک اور اسبابِ شرک کو کھول کر بیان کیا ہے۔

اس کتاب کی اہمیت اور انفرادیت کے پیشِ نظر اسلامک ریسرچ سنٹر اس کتاب کو شائع کر رہا ہے۔

چند مقامات پر کچھ تصیحات کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ فاضل مصنف، ناشر اور جملہ معاونین کی مساعی کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو لوگوں کی اصلاح کا سبب بنائے۔ آمین

فہیم نثار سلفی

مدیر: اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# تقدیم

## (اشاعتِ اول اور دوم کی خوبیاں)

### اشاعتِ اول:

①۔ تقریظ سینئر پروفیسر حافظ ساجد میر حفظہ اللہ نے لکھی، شرک اور توحید کا اجمالی تعارف پروفیسر امین جاوید رحمہ اللہ نے لکھا جبکہ مقالہ کا اختتامیہ محمد افضل رحمہ اللہ نے تحریر کیا۔

②۔ اس مقالہ کی کتابت اوّل جمیل مرزا اُردو بازار سیالکوٹ نے کی۔

③۔ اس تالیف کو پہلی بار حافظ محمد جمیل رحمہ اللہ گوندلانوالہ، گوجرانوالہ نے شائع کیا، لہٰذا اس سلسلے میں خشت اول رکھنے کا سہرا اُنہی کے سر ہے۔

### اشاعتِ دوم:

اس اشاعت کو نظر ثانی و تنقیح اور عرض ناشر کے بعد اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی کی طرف سے شائع کیا گیا۔ اس اشاعت کی اضافی خوبیاں درج ذیل ہیں:

①۔ بحمد اللہ اس کتاب کے اصل نسخہ سے پہلی بار کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ کا اعزاز INTECT Printing & Packaging راولپنڈی کو حاصل ہوا، جس میں ہم ان کے بے حد مشکور ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

②۔ پروف ریڈنگ کی اغلاط کی دوبارہ سے تصحیح کی گئی، نیز الفاظ وغیرہ کو بالترتیب درست شکل میں الگ الگ لکھا گیا۔

③۔ آیات کی کمپوزنگ کو ہٹا کر قرآن کی اصل خط کتابت لگائی گئی، کیونکہ کمپوزنگ میں بعض الفاظِ قرآنی صحیح نہیں لکھے جاتے خاص طور سے بڑی مد وغیرہ کمپوزنگ میں نہیں آتی۔

④۔ تمام آیات کے حوالہ جات آیات یا ترجمہ کے ساتھ ہی درج کئے گئے۔

⑤۔ بعض آیات واحادیث اور عربی اشعار کا ترجمہ نامکمل تھا جس کو مکمل کر دیا گیا۔

⑥۔ بعض اہم مقامات پر کچھ حک واضافہ بھی کیا گیا۔

⑦۔ احادیث کے حوالہ جات اصل کتب سے لگائے گئے، بعض حوالہ جات کی تصحیح شیخ عدنان حفظہ اللہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



نے کی، اس کے بعد جن عبارات کے حوالے اول نسخہ میں موجود نہ تھے اُن کو حاشیہ میں درج کیا گیا۔

⑧۔علامات ﷺ ؓ ؒ ؓ وغیرہ کو حتی الامکان مکمل اور طغروں کی شکل میں لکھا گیا۔

⑨۔(م ش ح) سے مراد: محمد شہباز حسن حفظہ اللہ، (س س م) سے مراد: سینیئر ساجد میر حفظہ اللہ، (م ا) سے مراد: محمد اَجود کلیم، (ح ن ا) سے مراد: حاشیہ ناشر اول، (ح ن د) سے مراد: حاشیہ ناشر دوم

⑩۔پرانے نسخہ کے مطابق باب کی ترتیب میں بھی اس چیز کا خیال رکھا گیا کہ جس باب کی عبارت کے ختم ہونے کے بعد یہ نشان ❧❧❧ آجائیں تو اس سے مراد یہ صاحبِ کتاب کا باب نہیں ہے اور جس باب کی عبارت کے ختم ہونے کے بعد یہ نشان ✱✱✱✱✱ آجائیں تو اس سے مراد یہ صاحبِ کتاب کا باب ہے۔

⑪۔اس ایڈیشن میں (مصنف کے مختصر حالاتِ زندگی) کو بھی درج کیا گیا، جس کے لیے ہم مولانا کلیم حسین شاہ حفظہ اللہ کے مشکور ہیں کہ انھوں نے یہ ترجمہ مرتب کر کے دیا۔

⑫۔ایک تقدیم (اشاعتِ اول اور دوم کی خوبیاں) (جو آپ اس وقت پڑھ رہے ہیں)، کا اضافہ کیا گیا۔

⑬۔اس اشاعت کی نظرثانی اول شیخ حافظ محمد شہباز حسن حفظہ اللہ نے کی اور نظرثانی دوم شیخ حافظ محمد حامد یونس حفظہ اللہ و شیخ عدنان سلفی حفظہ اللہ نے مکمل کیں اور عرضِ ناشر فہیم نشار سلفی (مدیر: اسلامک ریسرچ سنٹر) نے لکھا۔ جس پر ہم اِن سب کے بے حد مشکور ہیں۔

⑭۔یہ کتاب جملہ معاونین کے تعاون سے آخرکار فی سبیل اللہ تقسیم کی گئی۔ والحمد للہ

آج کل کچھ لوگوں نے توحید اور شرک کو گڈ مڈ کر دیا ہے شرک کو توحید ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ اُن کی مذموم حرکتوں کو بے نقاب کیا جائے، اور اس سلسلے میں وارد کردہ اشکالات اور مغالطہ انگیزیوں کا ازالہ کیا جائے۔ کیونکہ مولانا نے منکرینِ توحید کی طرف سے پیش کیے جانے والے بہت سے اعتراضات اور اشکالات کے تسلی بخش جوابات دیئے ہیں جیسا کہ قارئین ملاحظہ فرمالیں گے۔

طالبِ حق کے لیے اس کتاب میں راہنمائی کا وافر سامان موجود ہے۔ یہ کتاب ان کے پیش کردہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اشکالات وشبہات کا قلع قمع کرنے کے لیے ممد ومعاون ثابت ہو گی۔ ان شاء اللہ

ہم تہ دل سے مشکور ہیں شیخ حافظ محمد شہباز حسن حفظہ اللہ، شیخ حافظ محمد حامد یونس حفظہ اللہ وشیخ عدنان سلفی حفظہ اللہ کے، جنھوں نے اس کارِ خیر میں بتوفیق تعالیٰ ہماری علمی وعملی راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ پاک اِن کی حفاظت کرے اور ان کے علم وعمل میں برکت دے اور ان سے دین کا کام لیتا رہے۔ آمین

اس اشاعت کے مزید لفظی ومعنوی محاسن کا اندازہ قارئین کرام ہی لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف، شیوخ وحفاظ، راقم الحروف اور جملہ معاونین وناشرین کی اس محنت اور کاوش کو قبول کرے اور ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور قارئین کے دلوں کو اِیمانی تازگی عطاء کرے۔ آمین

اللہ پاک محترم عامر حمید صاحب، اور جملہ معاونین کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطاء کرے کہ جن کے خصوصی تعاون اور توسط سے آخرکار اس کتاب کو فی سبیل اللہ تقسیم کیا گیا۔ والحمد اللہ جزاکم اللہ خیراً احسن الجزاء

(اَلْحَمْدُ اللهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ)

حسبِ اہتمام:

عبدالرحمن اے ایس پاشا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# مصنف کے مختصر حالاتِ زندگی ❶

**مکمل نام:** فضل الرحمن کلیم کاشمیری بن غلام محمد

**ولادت:** آپ کا تعلق کاشمیری خاندان سے تھا۔ آپ کی ولادت ۱۹۱۴ء بمطابق ۱۳۳۲ھ بمقام گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔

**حصول علم:** آپ نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں گوندلانوالہ میں حاصل کی۔ بعد ازاں ۱۹۲۵ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں داخل ہوگئے۔ بعد ازاں آپ نے حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے کسبِ فیض کرکے سند فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۵۰ء میں مولوی (منشی) فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔ بعد ازاں او۔ ٹی کا امتحان بھی پاس کیا۔

**تدریسی خدمات:** ۱۹۳۰ء تا ۱۹۴۳ء تک آپ نے مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۴۵ء تا ۱۹۵۲ء تک اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ میں استاد عربی کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ اس دوران آپ مسجد ابراہیمی (جامع مسجد اہلحدیث) میانہ پورہ میں رہتے تھے۔ جہاں مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا خطبہ جمعہ سننے کا موقع ملتا رہا ان کی محنت کی برکت سے پنجابی زبان کے اشعار آپ کو ازبر تھے۔ آپ تفسیر المنار از علامہ سید رشید رضا مصری، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا شبلی نعمانی اور سنت کی آئینی حیثیت از مولانا سید ابو الاعلی مودودی رحمۃ اللہ علیہم کے بہت مداح تھے اور ان شخصیات سے کافی متاثر تھے۔ آپ قیام پاکستان سے قبل حافظ آباد شہر منتقل ہو چکے آپ نے محلّہ بین بخاری جلالپور روڈ میں رہائش اختیار کی۔

آپ ۱۹۵۲ء کے اواخر سے ۱۹۶۷ء تک ایم بی ہائی سکول حافظ آباد (موجودہ گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ حافظ آباد) میں استاد عربی کی حیثیت سے تعینات رہے، یہیں سے آپ ریٹائر ہوئے۔

---

❶ (گلشن توحید وسنت از سیف اللہ مغل: صفحہ ۱۶ تا ۱۸، تذکرہ علماء اہل حدیث پاکستان از پروفیسر میاں محمد سجّاد: جلد ۳ صفحہ ۲۱۷ تا ۲۲۰)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



کچھ عرصہ مسجد اہلحدیث مولانا علم دین صاحب والی میں امامت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ ضلع حافظ آباد میں درس نظامی کی تعلیم کا پہلا مدرسہ دارالحدیث محمدیہ کا اجراء ۱۹۵۲ء میں ہوا تو پہلے صدر مدرس آپ ہی تعینات ہوئے اور عرصہ دراز تک آپ تدریسی اور انتظامی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے جامع مسجد قدس اہلحدیث بازار آرائیاں والا میں عرصہ دراز تک خطابت کے فرائض سرانجام دیئے اور درسِ قرآن سے اہل ایمان کے دلوں کو منور فرماتے رہے۔ ❶

**سیاسی خدمات:** ۱۹۴۰ء سے ۱۹۵۲ء تک آپ مسلم لیگ حافظ آباد کے صدر رہے اور قیام پاکستان کے لئے کی گئی جدوجہد میں آپ نے ایک نڈر اور پرجوش رہنما کی حیثیت سے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ آپ قائداعظم کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ ۱۹۴۳ء میں قائداعظم محمد علی جناح کی حافظ آباد آمد کے سلسلہ میں ایک بڑے جلسے کا اہتمام کیا گیا لیکن قائداعظم کی بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر عدم شرکت کی وجہ سے یہ جلسہ نہ ہو سکا۔

**تصنیفات و تالیفات:** آپ نے تدریسی اور تقریری خدمات کے ساتھ ساتھ بہت سی گرانقدر کتب کی تصنیف و تالیف کر کے یہ خزانہ آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کا انتظام فرمایا۔ آپ کی کتب کی تفصیل درج ذیل ہے:

① ۔اَسبابِ شرک (اس کا انگلش میں ترجمہ خولہ حسین پی۔ایچ۔ڈی بنگلہ دیش نے کیا) ❷ (مطبوع)

② ۔نذرونیاز کا اسلامی تصور (مطبوع) ③ ۔شفاعت کا اسلامی تصور (مطبوع)

④ ۔عشروزکوۃ کا اسلامی تصور (مطبوع) ⑤ ۔دعا کرنے کا اسلامی تصور (مطبوع)

⑥ ۔گلدستہ نماز (مطبوع) ⑦ ۔روزے کا اسلامی تصور (مطبوع)

⑧ ۔امامت شرعیہ (مطبوع) ⑨ ۔تعلیمات صرف (مطبوع)

⑩ ۔تشریحات زرادی (مطبوع) ⑪ ۔تفہیمات شرح نخبۃ الفکر (مطبوع)

---

❶ جامع مسجد مکرم کا سنگِ بنیاد اور پہلا خطبہ بھی آپ ہی نے ارشاد فرمایا۔(م ا)

❷ جبکہ اس کتاب کا انگلش ترجمہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صہیب حسن حفظہ اللہ (لندن) کی صاحبزادی خولہ حسن نے کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: دبستان حدیث، ص ۶۱۴)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



⑫۔ تفہیمات نحو میر (مطبوع) ⑬۔ تفہیمات سراجی (مطبوع)

⑭۔ تفہیمات بیضاوی ❶ (مطبوع) [⑮۔ اصلاحِ معاشرہ کا اسلامی تصور] ❷ (مطبوع)

**مناظرے:** مولانا کلیم کسی زمانے میں ایک کامیاب مناظر رہے ہیں۔ آپ کے مناظروں میں گوندلانوالہ میں بریلوی مولوی محمد حسین صاحب کے ساتھ "ختم کا عدم جواز" اور پرویزی گروہ کے عبدالمجید بٹ سے "حجیت حدیث" و "اثبات نماز پنجگانہ از قرآن مجید" زیادہ مشہور ہیں۔

**اولاد:** آپ کے دو لڑکے اور (تین) لڑکیاں ہیں۔ (دو) لڑکیاں فوت ہو چکی ہیں۔ لڑکوں میں حافظ محمد جمیل رحمہ اللہ ۱۰ سال کی عمر میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے ❸ جبکہ دوسرے لڑکے محمد اجمل حفظہ اللہ محکمہ ٹیلیفون میں (DSO) کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں (آپ) ایک نیک نام اور دیانتدار ملازم رہے ہیں۔ ❹

**زندگی کے آخری چند سال:** مولانا کلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے آخری سالوں میں حاجی محمد علی رحمہ اللہ (یوسف سوپ فیکٹری حافظ آباد والے) کے ہاں مقیم رہے، اور ان کو عرصہ دراز تک اس مجسمہ علم و عمل کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔

**وفات:** آپ کی وفات ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو ہوئی آپ کی وفات پر نوائے وقت نے اداریہ لکھا کہ آج قائداعظم کے قریبی ساتھی اور مسلم لیگ کے سرگرم کارکن اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے نماز جنازہ میں سینکڑوں علماء نے شرکت کی۔ ❺ آپ کو آبائی گاؤں گوندلانوالہ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ ❻

---

❶ اس کتاب پر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے تقریظ لکھی ہے۔ (مولانا کلیم حسین شاہ حفظہ اللہ)

❷ غالباً یہ کتاب بھی آپ ہی کی تالیف ہے۔ (م ا)

❸ ۶۵ سال آپ مسجد مبارک (موجودہ المعروف حافظ محمد جمیل والی) میں امامت اور تراویح پڑھاتے رہے آخرکار ۸۷ سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ (م ا)

❹ جس پر اُن کو ایمان داری کی وجہ سے دوبارہ HonesthAward دیا گیا۔ (م ا)

❺ اور آپ کا جنازہ ساجد میر حفظہ اللہ نے پڑھایا۔ (م ا)۔ ❻ نمبر حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں =

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

## تقریظ

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

اَسبابِ شِرک کے موضوع پر مولانا فضل الرحمٰن کلیم کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی مقالہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی، مولانا موصوف نے دورِ حاضر کی ایک اہم ضرورت کو پُورا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس عظیم دینی خدمت کا اجر عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا فضل الرحمٰن کلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں ہے آپ مولانا محترم اُستاذ الاساتذہ جناب حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لائق ترین تلامذہ میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔

انہیں میرے جدِّامجد امام العصر مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی راہنمائی اور نگرانی میں سات سال تک دینِ اسلام کی خدمت کرنے کا موقعہ مِلا ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن کلیم صاحب اپنے منفرد اسلوبِ تحریر و تقریر کی وجہ سے دینی حلقوں میں ہر دلعزیز ہیں اور ایک بلند پایہ خطیب ہونے کی وجہ سے ایک وسیع حلقہ اثر رکھتے ہیں، آپ کا اندازِ بیان نہایت شگفتہ، دلنشیں اور عام فہم ہوتا ہے۔ آپ کی تحریروں سے ذہانت اور لیاقت جھلکتی ہے، آپ کے اندر ذوقِ تحقیق بدرجہ اتم پایا جاتا ہے بات سمجھانے کا جو ملکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے کم ہی لوگوں میں پایا جاتا ہے۔

"اَسبابِ شِرک" پر لکھے گئے اِس فاضلانہ تحقیقی مقالے میں جس حُسن و خُوبی کے ساتھ بحث کی گئی ہے اِس کا اِدراک کوئی صاحبِ علم آدمی ہی کر سکتا ہے اَسبابِ شِرک کی نشاندہی

---

= پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر: 6 آج کل اُن کے پوتے محمد اَجود کلیم اُن کی نہایت ہی علمی گراں قدر فاضلانہ تصانیف جو اُنھوں نے اپنے خلف کے لئے چھوڑی اُن کی دیکھ بھال اور اُن کو لوگوں تک پہنچانے کا عزم اور اس سے روشناس کرا رہے اور مولانا کلیم رحمۃ اللہ علیہ کے پرپوتے اَسجد کلیم اپنے پردادا کے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے پر عزم ہیں۔ ان شاءاللہ (م ا)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اور شرک کا اِبطال جس منطقی طریقہ سے کیا گیا ہے وہ لاجواب ہے۔

یُوں تو شُہرہ آفاقی کتاب "تقویۃُ الایمان" کے بعد توحید کے موضوع پر عُلمائے کرام نے بہت کچھ لکھا ہے اور وہ سبھی قابل قدر اور اِسلام کا عظیم سرمایہ ہے لیکن اِس مقالے کا اندازِ بیان نرالا، پُرکشش اور دِل میں اُتر جانے والا ہے۔ نہایت دقیق علمی مسائل کو ذہانت کے ساتھ آسان پیرائے میں بیان کر دیا گیا ہے۔

مقالے کی اِبتدا میں بطورِ تمہید توحید اور شِرک کا اِجمالی تعارف، خالق اور مخلوق کی صفات کا فرق، مُشرک قوموں کے عقائد و نظریات، حاجت رَوائی اور مُشکل کُشائی کا مفہوم اور کائناتی منصوبہ بندی کی حکمتیں نہایت فاضلانہ انداز میں بیان کر دی گئی ہیں۔ اور مقالے کے آخری حصّے میں فاضل مقالہ نگار نے قرآن و حدیث کی روشنی میں شِرک کے ایک ایک سبب کا سُراغ لگا کر نہایت مضبوط لیکن عام فہم دلائل سے شِرک کی تردید کی ہے۔ سارے مقالے میں عقل و اعتدال سے کام لیا گیا ہے کسی بات سے جارحیت کا رنگ نہیں جھلکتا۔

میری رائے میں یہ مقالہ اِسلام کے تصوّرِ توحید کو اُجاگر کرنے میں بہت کامیاب رہا ہے اور اِس کی اِفادیت کے پیشِ نظر اِسے سہل الحصول بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن کلیم رحمۃ اللہ علیہ کی اِس کوشش کو قبول فرمائے اور خلقِ خُدا کو اِس کے ذریعہ ہدایت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

سینئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# مُقدّمة

اللہ پاک نے ہر ایک پیغمبر کو اپنی توحید کا پیغام دے کر دُنیا میں بھیجا، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (سورۃ الانبیاء آیت:۲۵)

"اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا ہے اُس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم لوگ میری بندگی کرو"۔ یعنی:

- اس کائناتی منصوبہ بندی میں ہمہ پہلو اقتدار اور بالا دستی صرف اللہ پاک کو حاصل ہے۔
- عبادت اور حقیقی شکر گزاری کا حقدار صرف اللہ پاک ہے۔
- ہر چیز کا کلی اور محیط علم صرف اللہ پاک کے پاس ہے۔
- توحید کی نمائندگی کرنے والے نشانات اور شعائر میں کوئی مخلوق حصہ دار نہیں ہے۔

لیکن اِنسان کی بد نصیبی دیکھئے کہ جب حضرت محمّد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے یہ پیغام پہنچایا تو کفارِ مکّہ نے یہ بات کہہ کر آپ کے پیغام کو ٹھکرا دیا کہ:

﴿مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ﴾ (سورۃ ص، آیت:۷)

"یہ بات ہم نے کسی دوسرے مذہب سے نہیں سُنی یہ بالکل من گھڑت بات ہے۔"

کفارِ مکہ کہتے ہیں کہ یہ بات ہم نے نہ یہودیوں سے سُنی ہے نہ عیسائیوں سے نہ مجوسیوں سے اور نہ کسی اور سے کہ ایک اللہ ربّ العالمین کو مانو اور کسی اور کو نہ مانو۔ جب اللہ کے پیاروں کو سب لوگ مان رہے ہیں، اُن کے آستانوں پر جا کر ماتھے رگڑ رہے ہیں، نذریں اور نیازیں دے رہے ہیں دُعائیں مانگ رہے ہیں کہیں سے اولاد مِلتی ہے کسی سے رِزق ملتا ہے کہیں سے شفاء ملتی ہے اور اُن کے تصرفات کو ایک دُنیا مان رہی ہے اور اُن آستانوں سے فیض پانے والے بتا رہے ہیں کہ ہماری حاجت روائی اور مشکل کشائی انہی درباروں سے ہوتی ہے۔

اب اس پیغمبر سے یہ نرالی بات سُن رہے ہیں جو کسی سے کبھی نہ سنی تھی کہ پُوری کی پُوری خُدائی بس ایک اللہ ہی کے لیے ہے اور دُوسروں کا اس خُدائی میں کوئی حِصّہ نہیں ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہر ایک پیغمبر نے توحید کا پیغام سنایا تھا تو پھر کفّارِ مکہ نے اس کو نرالی بات کیوں قرار دیا اس سوال کو حل کرنے کے لیے یہ تحقیقاتی مقالہ ترتیب دیا گیا ہے۔ واللہ الموفق

کلیم رحمۃ اللہ علیہ

✴✴✴✴✴

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



## ابتدائیہ

# توحید اور شرک کا اجمالی تعارف

توحید ① ۔ اللہ تعالیٰ بلا شرکتِ غیرے ہر چیز کا خالق، مالک، رازق اور فرمانروا ہے۔ اس نے ہر چیز کو مختلف طریقوں سے اِنسان کی فیضان رسانی کے کام پر لگا دیا ہے، سُورج، چاند، ستارے، پانی، آگ، ہوا اور کارخانہِ قدرت کا ہر عامل زندگی اور پرورش کا سامان پیدا کر رہا ہے۔

② ۔ پروردگارِ عالم کا یہ فیض اس کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے اس میں کسی کی سفارش کسی کے توسّل اور کسی کی مداخلت کا کوئی حِصّہ نہیں ہے اور اس میں نیک و بد اور مومن و کافر کی بھی کوئی تمیز نہیں۔

③ ۔ پروردگارِ عالم نے انسان کو سب سے افضل مخلوق بنایا ہے کائنات میں سے کوئی چیز بھی انسان کی آقا اور معبود نہیں بلکہ اس سے کم مرتبہ اور اس کی خدمت گزار ہے۔

④ ۔ پروردگارِ عالم کے یہ انعامات تقاضا کرتے ہیں کہ انسان اپنے خالق و محسن کا شکریہ ادا کرے اور اس میں کسی دوسرے کو حِصّہ دار نہ ٹھہرائے۔ اللہ تعالیٰ کے اقتدارِ اعلیٰ اور بالادستی پر بلا شرکتِ غیرے یقین و ایمان ہی کا نام "توحید اعتقادی" ہے۔

⑤ ۔ جب اللہ کی بے پایاں سلطنت کی وسعتوں اور حکمتوں پر غور کیا جاتا ہے اور دوسری طرف انسانی زندگی کی ہمہ پہلو محتاجی، بے ثباتی اور تلخیوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کائناتی منصوبہ کے پیچھے کوئی اور مقصد کار فرما ہے لیکن انسان کا ناقص علم اور محدود تجربہ اس کی نشاندہی کرنے سے قاصر ہے اور اس کے لیے بھی پروردگارِ عالم کی راہنمائی کی ضرورت ہے چنانچہ اس کے لیے انبیائے کرام آئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ ؎

"ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں"

اس دوسرے جہاں میں انسان کو آرام، دوام اور ہر قسم کی پریشانیوں سے سلامتی نصیب ہو گی لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو شاہنشاہِ حقیقی کے ان احکام کی تعمیل میں صرف کرے جو انبیائے کرام کے ذریعہ نسلِ انسانی کی ہدایت کے لیے وحی کیے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



گئے ہیں۔ اسی خود سپردگی کا نام "توحیدِ عملی" ہے۔

⑥ ۔ جب کوئی ہوشمند انسان اپنے طبعی تقاضوں اور آفاقی فیضان میں حیرت انگیز مطابقت پر غور کرتا ہے تو اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ہمہ اقتدار حاجت رَوا اور مشکل کشا صرف اللہ کی ذات ہے۔

**شرک :** کسی جاندار یا بے جان، زندہ یا مردہ مخلوق کو خالق کا شریکِ اقتدار سمجھنے کا نام "شرک" ہے یہ ایک عالمگیر باطل نظریہ ہے۔ خالق اور مخلوق میں تقسیمِ اقتدار کے لیے نہ کوئی ثبوت موجود ہے اور نہ ہی کوئی دلیل پیش کی جاسکتی ہے۔ یہ اِنسان کی توہم پرستی، عجوبہ پسندی اور جاہلانہ تخیل کی پیداوار ہے۔ مشرکانہ تصوّرات کے علمبردار عام طور پر جُھوٹ بولتے ہیں، دھوکہ دیتے ہیں اور اِنسانی جذبات سے کھیلتے ہیں۔ یہ طبقہ بزرگوں کی تعظیم کے نام سے اُن کی پرستش کو رائج کرتا ہے اور عقیدت مندی کے بہانے ان کی اصل تعلیمات سے دُور ہٹاتا ہے۔

مشرک طبقہ کسی چیز کو حقیقت کے آئینہ میں دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ واقعات کو اسباب کا نتیجہ قرار نہیں دیتا بلکہ قوموں کی ذلت وپستی اور محکومی اور غلامی کو تقدیر کے غلط مفہوم کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور اصلاح وتعمیر کے سب منصوبوں کو مشرکانہ تصرفات کے غلط عقائد کی نذر کر دیتا ہے۔ مدعائے بیان یہ ہے کہ شرک کا مرض شرفِ انسانی کے لیے موت کا سامان مہیّا کرتا ہے، انسانی فکر وعمل کا رُخ غیر فطری راستوں کی طرف پھیر دیتا ہے اور اس سے ایسے معاشرتی امراض جنم لیتے ہیں جو انسانی معاشرے کو جہنم زار بناتے اور آخرت کی تباہی کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔

(پروفیسر) امین جاوید رحمۃ اللہ علیہ،

۴۵۳۔ ماڈل ٹاؤن، سیالکوٹ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# عبادت اور اس کی تین اقسام

ہر مذہب میں کچھ ایسے آداب و رسوم پائے جاتے ہیں جن کو عبادت، پرستش اور پوجا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

**زبانی عبادت:** کسی کے نام کے بھجن پڑھنا، دُعائیں مانگنا، مصیبت کے وقت کسی کے نام کی دُہائی دینا، کسی کے نام کا وِرد وظیفہ کرنا، کام شروع کرنے سے پہلے کسی کا نام لینا، کسی کو بگڑی بنانے والا اور حاجت رَوا، اور مشکل کشا کہنا، کسی کے نام کی قسم کھانا وغیرہ زبانی قِسم کی عبادات ہے۔

**بدنی عبادت:** کسی کو رکوع و سجدہ کرنا، کسی سے فیض حاصل کرنے کے لیے اپنی بعض خواہشات کو ترک کرنا، اور برکت حاصل کرنے کے لیے اپنے جسم یا جامہ یا جائیداد پر کسی کا نام یا نِشان قائم کرنا وغیرہ بدنی قِسم کی عبادت ہے۔

**مالی عبادت:** کسی کے نام کی نذر و نیاز دینا، منت ماننا، کسی کے نام کی کھیتی یا جانور پالنا، کسی مقام کو متبرک سمجھ کر اس کی زیارت کرنے جانا، اور اس سفر کو باعث برکت تصوّر کرنا، وہاں میلہ لگانا، چراغاں کرانا، غسل دینا، غلاف چڑھانا، خون کے چھینٹے دینا، بھینٹ چڑھانا، خاص قسم کا لباس پہن کر حاضری دینا، حجامت بنوانا، اور کسی مقام کے پانی کو مقدس جان کر استعمال کرنا، وہاں کے جانوروں کا شکار نہ کرنا، اور درختوں کی کٹائی اور استعمال کو حرام سمجھنا وغیرہ مالی قسم کی عبادت ہے۔[1]

**عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے:** اسلام بھی ان چیزوں کو عبادت ہی سمجھتا ہے لیکن ہر قسم کی عبادت کا حقدار صرف اللہ پاک کو قرار دیتا ہے۔ اسلام کے علاوہ دوسرے ہر مذہب میں غیر اللہ کی عبادت کا عام رواج ہے۔ چنانچہ تاریخِ مذاہب کا بنظرِ غائر مطالعہ کرنے

---

[1] یعنی اِن رسوم میں بدن اور مال دونوں کا دخل ہے، لیکن تغلیب اور واقعاتی مناسبت سے مالی عبادت میں شمار کیا گیا ہے۔ (ح ن ا)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



سے ثابت ہوتا ہے کہ مذہب پسند لوگوں نے جن جن چیزوں کو عبادت کا حقدار سمجھا وہ صرف بزرگوں کی مورتیاں اور بُت ہی نہیں ہیں بلکہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔ ان کی چند مشہور قسمیں آئندہ صفحات میں بیان کی جاتی ہیں۔

## بناوٹی خُداؤں کی مشہور اقسام

نادان انسان نے جن جن چیزوں کی عبادت کی ہے وہ اگرچہ بے شمار ہیں لیکن اُن کی چند مشہور اقسام یہ ہیں:

① ۔**مظاہر قدرت:** گمراہ انسان نے خُوبصورت پتھروں ، کارآمد جانوروں ، سرسبز درختوں، بلند بالا پہاڑوں، بہتے ہوئے ندی نالوں، وحشی درندوں، مہلک بیماریوں، آتش فشاں پہاڑوں اور بہت سے دیگر ''مظاہر قُدرت'' کی بھی پرستش کی ہے۔

② ۔**فلکیات:** اور بعض لوگوں میں سُورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کرنے کا رواج ہے۔

③ ۔**انبیائے کرام:** اور بعض اقوام انبیاء علیہم السلام کی عبادت بھی کرتی ہیں۔ کفارِ عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور یہود حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت عُزیر علیہ السلام اور عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے۔

④ ۔**اولیائے عظام:** اور بعض لوگ اللہ کے پاکباز بندوں کی عبادت کرتے رہے ہیں بخاری، مسلم، نسائی، ابن خُزیمہ اور احمد نے روایت کیا ہے؛

حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس میں تصاویر تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [1]

---

[1] (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ حدیث ۴۱۷، ۴۲۴، ۱۲۷۶، ۳۶۶۰ و صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۶۶ حدیث ۱۲۰۹ و سنن نسائی جلد ۱ صفحہ ۲۶۰ حدیث ۷۸۳ و صحیح ابن خزیمہ رقم ۷۹۰ و مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۵۱ حدیث ۲۴۲۹۷)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



" ان لوگوں کا یہ حال تھا کہ اگر اُن میں کوئی نیک مرد ہوتا تو اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر کو مسجد بنا لیتے یہ قیامت کے روز بدترین مخلوق ہوں گے۔"

⑤۔ **جنّات:** اور بعض جاہل لوگ جن اور بھوت پریت کی عبادت کرتے تھے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ﴾ (سورۃ سباء آیت ۴۱)

"بلکہ یہ جنوں کی عبادت کرتے تھے اور اُن میں سے اکثر اُن پر ایمان لائے ہوئے تھے۔"

⑥۔ **بادشاہ اور سلاطین:** ہندوستان اور ملک چین اور جاپان میں بادشاہوں اور فرمانرواؤں کی پرستش کرنے کا رواج صدیوں تک جاری رہا ہے۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ بادشاہ کا جسم جنت کی مٹی سے تیار ہوتا ہے اور اس کا درشن کرنا موجبِ ثواب ہے۔

⑦۔ **فرشتے:** کفارِ عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں خیال کرتے اور اُن کی عبادت کرتے تھے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ﴾ (سورۃ السبا آیت ۴۰)

"اور جس روز اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے سوال کرے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟۔"

⑧۔ **بزرگوں کے بُت:** اور بعض لوگ اپنے بزرگوں کے بُت بنا کر پُوجتے تھے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (سورۃ الانعام آیت ۷۴)

"اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تو بتوں کو خدا بنا کر پُوجتا ہے، میں تجھ کو اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھ رہا ہوں"۔

⑨۔ **بزرگوں کی قبریں اور خانقاہیں:** اور اکثر لوگ بزرگوں کی قبروں کو پُوجتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں پر لعنت فرمائی:

((۔۔۔۔۔لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



"اللہ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنالیا تھا" ❶

⑩۔ **بزرگوں کے نشانات اور آستانے:** ہندوؤں، بدھوں اور عیسائی لوگوں میں بزرگوں نشانات اور یادگاروں کو پوجنے کا بھی بڑا رواج ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ﴾ (سورۃ المائدۃ آیت ۳)

"اور جو جانور استھانوں پر ذبح کیا جائے اس کا کھانا حرام ہے۔"

اس کے علاوہ مشرک قومیں اور چیزوں کی عبادت بھی کرتے ہیں لہٰذا یہ بات غلط ہے کہ شرک صرف بُت پُوجنے کا نام ہے۔ ورنہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سُورج، چاند، ستاروں اور گنگا، جمنا وغیرہ کی عبادت کرنے والے مشرک نہیں ہیں۔

## ہر قسم کا شرک حرام ہے

**شرک بہت بڑا ظلم ہے:** ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (سورۃ لقمٰن آیت ۱۳)

"یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہے تھے تو انھوں نے کہا "بیٹا" اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، یقیناً شرک بہت بڑا ظُلم ہے"۔

❀ ظلم کے اصل معنی ہیں کسی کا حق مارنا اور انصاف کے خلاف کام کرنا شرک اس وجہ سے ظُلمِ عظیم ہے کہ آدمی اُن ہستیوں کو اپنے خالق اور رازق اور منعم کے برابر لا کھڑا کرتا ہے جن کا نہ اس کے پیدا کرنے میں کوئی حصّہ نہ اس کو رزق پہنچانے میں کوئی دخل اور نہ ان نعمتوں کے عطا کرنے میں کوئی شرکت جن سے یہ فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ پھر آدمی پر اس کے خالق کا یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کرے مگر وہ دوسروں کی بندگی کر کے اللہ تعالیٰ کا حق مارتا ہے۔ اور آدمی جب دوسروں کی عبادت کرتا ہے تو اپنے ذہن و جسم اور زمین و آسمان کی بہت

---

❶ (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ :۴۴۶ حدیث:۱۲۶۵، ۱۳۲۴ و صحیح مسلم جلد:۲ صفحہ:۶۷ حدیث:۱۲۱۲ و مسند احمد جلد: ۳ صفحہ:۳۷۴ حدیث:۱۸۸۴)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



سی چیزوں کو استعمال کرتا ہے حالانکہ یہ چیزیں اللہ وحدہٗ لاشریک کی پیدا کردہ ہیں اور ان میں سے کسی چیز کو اُس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت میں استعمال کرنے کا اُسے کوئی حق نہیں ہے۔

**شرک ناقابلِ معافی گناہ ہے:** ارشاد ہوتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا﴾

(سورۃ النساء آیت ۱۱۶)

"اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی معافی نہیں ہے اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے؟ اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دُور نِکل گیا"۔

**مشرک کے لیے جنت حرام ہے:** ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (سورۃ المائدۃ آیت ۷۲)

"یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے کہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا ربّ بھی ہے اور تمہارا ربّ بھی جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے جنّت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا"۔

**مُشرک کی سب نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں:** ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (سورۃ الزمر آیت ۶۵)

"اور آپ کی طرف اور آپ سے پہلے گزرے ہوئے تمام نبیوں کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔"

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



❀ یعنی شرک کرنے والے کے کسی عمل کو عمل صالح قرار نہیں دیا جائے گا اور جو شخص بھی شرک کے ساتھ اور کاموں کو نیک کام سمجھتے ہوئے کرے گا، اُن کا کوئی وزن نہ ہو گا اور اُس کی پوری زندگی برباد ہو کر رہ جائے گی۔

✳✳✳✳✳

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# مُشرک معاشرے کے عقائد

**ملحد:** جو شخص خُدا کی ذات کو نہ مانتا ہو اُس کو ملحد کہا جاتا ہے اُردو زبان میں اُس کو دہریہ کہتے ہیں۔

**مشرک:** جو شخص خُدا کی ذات کو مانتا ہو لیکن اس کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی حِصّہ دار ٹھہراتا ہو اُسے مشرک کہا جاتا ہے۔

**موحد:** جو شخص خدا کی ذات کو مانتا ہو اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو حصّہ دار نہ ٹھہراتا ہو اُسے موحد کہا جاتا ہے۔

① ۔ کفارِ عرب خُدا کو مانتے تھے مگر کارخانہ قدرت میں اُس کو تنہا مالک نہیں سمجھتے تھے۔

② ۔ یہودی لوگ بھی خُدا کو مانتے تھے لیکن ان کا خُدا خاندانی خُدا تھا جس نے ہر چیز کو بنی اسرائیل کے لیے پیدا کیا اور اس کے بعد وہ تھک کر آرام کرنے لگا۔

③ ۔ عیسائی لوگ بھی خدا کو مانتے تھے لیکن اس کے ساتھ وہ یہ بات بھی کہتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو پیدا کرنے کے بعد مخلوق کی حاجت روائی اور مشکل کشائی اُس نے مسیح علیہ السلام کے سپُرد کر دی اور معطل ہو کر خود بیٹھ گیا۔

④ ۔ ایرانیوں نے دو خُدا تسلیم کیے تھے ایک کا نام "**اہرمن**" اور دُوسرے کا نام "**یزداں**" تھا یہ دونوں خُدا مل کر خُدائی کا کاروبار چلاتے تھے۔

⑤ ۔ ہندوؤں کا خُدا اوتاروں کے رُوپ میں جلوہ گر ہو کر لاکھوں خُدا بن گیا تھا اور ان کے نزدیک برہما، مہیش اور بشن تینوں نے مل کر خدائی کا کاروبار آپس میں تقسیم کر لیا تھا۔

⑥ ۔ اور بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ خُدا کو اپنا نظامِ حکومت چلانے کے لیے مختلف مددگاروں، درباریوں اور مشیروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

⑦ ۔ اور بعض لوگ اس بات کے قائل تھے کہ اللہ پاک کو اپنے بندوں سے ایسی محبّت ہو جاتی ہے جو عشق کی حد تک جا پہنچتی ہے اور وہ اللہ پاک کے اِرادوں پر اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں جس طرح معشوق اپنے عاشق کے معاملات میں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



⑧۔ اور بعض لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ اللہ پاک اپنے مقبول بندوں سے رشتہ داری قائم کر لیتا ہے۔

⑨۔ اور بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ہر چیز اللہ کی ذات کا حِصّہ ہے۔

⑩۔ اور بعض لوگ یہ بات کہتے تھے کہ عبادت گزار بڑی بڑی ریاضتوں کے بعد خُدا کی ذات میں جذب ہو جاتا ہے اور اس کی عبودیت بالکل الوہیّت کے قالب میں ڈھل جاتی ہے۔ اور بعض لوگ عابد اور معبود کے تعلق کو اور اور الفاظ میں بھی بیان کرتے تھے۔

❀ الغرض ہر مشرک قوم نے خُدا کا جو جو تصور بھی پیش کیا ہے وہ ناقص، غیر معقول اور اللہ کی شان کے خلاف ہے۔

✱✱✱✱✱

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# قرآن مجید میں خُدا کا تصوّر

①۔ اللہ پاک ہر چیز کا خالق، مالک، رازق اور بادشاہ ہے۔

②۔ اللہ کی ذات واجب الوجود ہے، اور وہ تمام صفاتِ کمالیہ کا مالک ہے۔

③۔ اللہ کی ذات ہر عیب، ہر کمزوری اور ہر ضرورت سے پاک ہے۔

④۔ اللہ کی ذات بے مثل اور بے نظیر ہے اور اُس کا اِدراک کرنے سے ہر عقل عاجز ہے۔

⑤۔ اللہ کی ذات، صفات، حقوق اور اختیارات میں کوئی شریک نہیں ہے۔

**ذات میں شرک:** خُدا کی ذات میں شریک کرنے کا یہ مطلب ہے کہ کسی ہستی کو "**جوہرِ الوہیّت**" میں خُدا کا حصّہ دار ٹھہرایا جائے جس طرح کہ عیسائیوں نے تثلیث کا عقیدہ اختیار کیا اور "**مشرکینِ عرب**" نے فرشتوں کو خُدا کی بیٹیاں قرار دیا۔

**صفات میں شرک:** اللہ کی صفات میں شریک کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خدائی صفات جیسی کہ وہ خُدا کے لیے ہیں ویسا ہی اُن کو کسی دُوسرے کے لیے تسلیم کیا جائے مثلاً کسی ہستی کو ان معنوں میں سمیع و بصیر سمجھنا جن معنوں میں اللہ "سمیع و بصیر" ہے۔ اور کسی کو ان معنوں میں رؤف و رحیم سمجھنا جن معنوں میں اللہ رؤف و رحیم ہے اور مشکل کشا سمجھنا جن معنوں میں اللہ پاک حاجت رَوا اور مشکل کشا ہے۔

**اختیارات میں شرک:** اللہ پاک کے اختیارات میں شریک کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خُدا ہونے کی حیثیت سے جو اختیارات اللہ کے لیے خاص ہیں اُن کو کسی دُوسرے کے لیے بھی تسلیم کیا جائے مثلاً یوں کہا جائے:

①۔ کہ جس طرح اللہ پاک ہر چیز کے وجود اور عدم کے اسباب پیدا کرتا ہے اسی طرح کوئی دُوسرا بھی کر سکتا ہے۔

②۔ اور جس طرح اللہ پاک ہر چیز کے وجود اور عدم کے اسباب فراہم کرتا ہے اسی طرح کوئی دوسرا بھی کر سکتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



③۔ اور جس طرح اللہ پاک ہر چیز کے وجود اور عدم کے اسباب کو نتیجہ خیز بناتا ہے اسی طرح کوئی دوسرا بھی کر سکتا ہے۔

④۔ اور جس طرح اللہ پاک ہر چیز کے وجود اور عدم کے اسباب میں بسط اور قبض پیدا کرتا ہے اسی طرح کوئی دُوسرا بھی کر سکتا ہے۔

**حقوق میں شرک:** اللہ پاک کے حقوق میں شریک کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خُدا ہونے کی حیثیت سے جو حقوق اللہ پاک کے لئے خاص ہیں۔ اُن میں کسی اور کو بھی حصّہ دار ٹھہرایا جائے۔ مثلاً ہر قسم کی زبانی، بدنی اور مالی عبادت اللہ کا حق ہے۔ اس میں کسی نبی، ولی، فرشتہ، جن اور دیوتا کو حصّہ دار سمجھنا خُدا کے حقوق میں شرک ہو گا۔

*****

## خالق اور مخلوق کی صِفات میں کوئی اشتراک نہیں

اللہ کی صفات بیان کرنے کے لیے قرآن مجید نے بعض جگہ ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن کا انسان پر بھی اطلاق ہوتا ہے مثلاً حفیظ، علیم، روف، رحیم، سمیع اور بصیر وغیرہ قِسم کے الفاظ اللہ اور انسان دونوں کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

پاکباز بندے خصوصاً اولیائے کرام اللہ کی بعض صفات میں شریک ہیں۔ اُن کے اور اللہکے درمیان فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ اللہ پاک ذاتی اور مستقل طور پر ان صفات کا مالک ہے اور اولیائے کرام عطائی اور عارضی طور پر!

**جواب:** یہ ایک عالمگیر غلط فہمی ہے۔ خالق اور مخلوق کی صفات میں جو الفاظ مشترک طور پر استعمال کیے گئے ہیں ان میں صرف لفظی اشتراک ہے معنوی نہیں۔ کیونکہ خُدا کی صفات کی حقیقت کچھ اور ہے اور انسانی صِفات کی حقیقت اور، ان دونوں میں اتنا ہی فرق ہے جتنا خالق اور مخلوق کی ذات میں ہے مثال کے طور پر آپ سمیع اور بصیر کے الفاظ کو لیجئے۔

### ❁ اللہ کے سمیع ہونے اور انسان کے سمیع ہونے کا ایک معنی نہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



①۔ انسان جب سُنتا ہے تو صرف بلند آواز کو سُنتا ہے لیکن اللہ پاک بلند اور پست ہر آواز کو یکساں سُنتا ہے۔

②۔ اور انسان جب سُنتا ہے تو ایک حد تک سُنتا ہے لیکن اللہ پاک کے سُننے کی کوئی حد اور نہایت نہیں۔

③۔ اور انسان جب سُنتا ہے تو ایک وقت میں صرف ایک آواز ہی صحیح طور سے سُن سکتا ہے لیکن اللہ پاک اپنی کروڑوں کی مخلوق کی فریادوں کو بیک وقت سُنتا، سمجھتا اور قبول کرتا ہے۔

④۔ اور انسان جب سُنتا ہے تو زمانہ حال کی آوازوں کو سُنتا ہے لیکن اللہ پاک زمانہ حال، ماضی اور مستقبل کی تمام آوازوں کو سُنتا ہے۔

⑤۔ اور انسان جب سُنتا ہے تو حالتِ بیداری میں سُنتا ہے اُونگھ، نیند اور غفلت کی حالت میں نہیں سُن سکتا۔ لیکن اللہ پاک اِن کمزوریوں سے پاک ہے۔

⑥۔ اور انسان جب سُنتا ہے تو صرف گونج اور گرج کو سُنتا ہے لیکن اللہ پاک دلوں کی دھڑکن اور چیونٹی کے چلنے کی آواز بھی سُنتا ہے۔

⑦۔ اور انسان کا سُننا دوسروں کی مثل ہوتا ہے لیکن اللہ پاک کا سُننا بے مثل اور بے نظیر ہے۔

❀ الغرض انسان کے سُننے اور خُدا کے سُننے میں اور بھی بے شمار فرق ہیں لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ جس طرح خُدا سُنتا ہے ٹھیک اسی طرح سے انسان بھی سُن سکتا ہے اور ان دونوں کے سُننے میں صرف عارضی اور دائمی یا صرف ذاتی اور عطائی کا ہی فرق ہے۔

## ❀ اللہ کے دیکھنے اور انسان کے دیکھنے کا ایک معنی نہیں ہے:

کیونکہ انسان جب دیکھتا ہے تو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے لیکن خدا کے دیکھنے کی حقیقت نامعلوم ہے کہ وہ کس طرح سے دیکھتا ہے۔

①۔ اِنسان جب دیکھتا ہے تو صرف سامنے والی چیزوں کو دیکھتا ہے لیکن اللہ پاک ہر طرف دیکھتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



②۔ اور انسان جب دیکھتا ہے تو صرف ظاہر چیزوں کو دیکھتا ہے لیکن اللہ پاک ظاہر اور چھُپی ہوئی ہر چیز کو دیکھتا ہے۔

③۔ اور انسان جب دیکھتا ہے تو ایک حد تک دیکھ سکتا ہے لیکن اللہ پاک کے دیکھنے کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے۔

④۔ اور انسان جب دیکھتا ہے تو صرف رنگ و شکل کو دیکھتا ہے لیکن اللہ پاک رنگ و شکل کے علاوہ دلوں کے جذبات اور ذہنوں کے تصوّرات کو بھی دیکھتا ہے۔

⑤۔ اور انسان جب دیکھتا ہے تو کسی چیز کی موجودہ رنگ و شکل کو دیکھتا ہے لیکن اللہ پاک ہر دور کی ہر چیز کے ہر رنگ و شکل کو ہر آن دیکھتا ہے۔

⑥۔ اور انسان کا دیکھنا دوسرے انسانوں کی مثل ہوتا ہے لیکن اللہ پاک کا دیکھنا بے مثل اور بے نظیر ہے اسی طرح انسان کے دیکھنے اور اللہ کے دیکھنے میں اور بھی بہت سی فرق ہیں لہٰذا یہ بات قطعی طور سے غلط ہے کہ انسان کے دیکھنے اور خُدا کے دیکھنے میں صرف ذاتی اور عطائی کا فرق ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ انسانی کمالات اور خُدائی کمالات میں کوئی بھی معنوی اشتراک نہیں دونوں کے معانی بھی جُدا جُدا اور دونوں کے حقائق بھی الگ الگ ہیں۔

## ذاتی اور عطائی کی تقسیم ایک مغالطہ ہے

قرآن مجید کی صریح آیات سے جب ثابت کیا جاتا ہے کہ خُدا ہونے کی حیثیت سے جو صفات، کمالات اور اختیارات اللہ پاک کے لیے خاص ہیں اُن میں کوئی ہستی ذرّہ برابر بھی شریک نہیں تو بعض لوگوں کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ان آیات میں ذاتی کمال کی نفی ہے نہ کہ عطائی کی۔

چنانچہ جب یہ آیت پڑھ کر سُنائی جاتی ہے کہ اللہ کے بغیر کوئی غیب دان نہیں تو اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ذاتی طور پر تو کوئی بھی غیب نہیں جانتا صرف اللہ پاک کے عطا کرنے سے غیب جانتا ہے۔

اور جب یہ آیت پڑھ کر سنائی جاتی ہے کہ اللہ پاک کے بغیر کوئی بھی انسان کے نفع و نقصان کا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



مالک نہیں ہے تو اس کا بھی یہی جواب دیا جاتا ہے کہ ذاتی طور پر تو کوئی مالک نہیں البتہ عطائی طور پر ضرور مالک ہے۔

**جواب:** یہ ایک باطل تاویل اور شرمناک مغالطہ ہے۔اس کا رد کرنے کے لیے ہم پہلے تو "**کفارِ عرب**" کے مذہب اور بنیادی عقائد پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ کفارِ عرب اور یہود و نصاریٰ غیر اللہ کے کمالات کو ذاتی خیال کرتے تھے یا کہ عطائی سمجھتے تھے تو پھر دوسرا سوال یہ پیدا ہو گا کہ قرآن مجید نے غیر اللہ کے جس جس کمال کی نفی کی ہے اس سے مراد کونسا کمال ہے؟

❀ گزارش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اگر کفارِ عرب غیر اللہ کے کمالات کو ذاتی خیال کرتے تھے تو ان آیات میں ذاتی کمال کی نفی ہو گی اور اگر عطائی خیال کرتے تھے تو عطائی کی نفی ہو گی۔ کیونکہ قرآن مجید اس بُرائی کی نشاندہی کرتا ہے جس کا قوم میں وجود ہو اور جس برائی کا وجود ہی نہ ہو اس کی نشاندہی کرنے اور نفی کرنے سے کیا حاصل؟ اب ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کفارِ عرب اور یہود و نصاریٰ کے بنیادی عقائد کیا تھے۔ ✳✳✳✳✳

## کفارِ عرب کا مذہب

① ۔ کفارِ عرب اللہ پاک کو مانتے تھے اور اُس کی عبادت بھی کرتے تھے، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (سورۃ العنکبوت، آیت ۶۱)

"اور اگر آپ ان لوگوں سے سوال کریں کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے تابع کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے! پھر یہ کدھر دھوکہ کھا رہے ہیں۔"

② ۔ کفارِ عرب اپنے بناوٹی خداؤں کی عبادت خدا سمجھ کر نہیں بلکہ وسیلہ جان کر کرتے تھے ارشاد ہوتا ہے: ﴿...وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى...﴾ (سورۃ الزمر، آیت ۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



”... اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اولیاء یعنی کارساز بنا رکھے ہیں وہ یہ بات کہتے ہیں کہ ہم اِن کی عبادت اس لیے کرتے ہیں تاکہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں....“

③۔ کفارِ عرب غیر اللہ کی عبادت اس لیے کرتے تھے تاکہ وہ اللہ کی بارگاہ میں ان کے لیے سفارش کریں، ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ...﴾ (سورۃ یونس، آیت ۱۸)

”یہ لوگ اللہ کے سوا اُن کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع اور یہ بات کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔“

④۔ کفارِ عرب اپنے بناوٹی خُداؤں کو صرف خشکی پر حاجت رَوا اور مشکل کشا جانتے تھے اور سمندروں میں صرف اللہ پاک کو، ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾

(سورۃ العنکبوت، آیت ۶۵)

”یہ لوگ جب کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے صرف اُسی سے دُعائیں کرتے ہیں۔ پھر جب اللہ پاک انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یکایک یہ شرک کرنے لگتے ہیں۔“

❀ اِن آیات کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ مشرکین عرب انبیاء، اولیاء، ملائکہ، جنات اور دیگر بناوٹی خُداؤں کو محض وسیلہ سمجھ کر پُوجتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرتے ہیں۔

⊙ گزارش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ مشرکینِ عرب کا اپنے بناوٹی خداؤں کے متعلق یہ عقیدہ تھا کہ یہ ذاتی طور پر نہ روزی دے سکتے ہیں نہ بیماریوں سے شفاء دے سکتے ہیں اور نہ اولاد دے سکتے ہیں۔ البتہ اللہ کے ہاں سفارش کر کے ہمارے کام کروا کر سکتے ہیں۔ یہاں یہ نکتہ خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سفارش کرنے والا اُس کام کی سفارش کرتا ہے جسے ذاتی طور پر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



نہ کر سکتا ہو اور جو کام ذاتی طور پر کر سکتا ہو۔ اس کے لیے دوسرے کے پاس جا کر سفارش کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

⑤۔ حدیث میں آتا ہے مشرکینِ عرب بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے یہ الفاظ پڑھتے تھے:

((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ)) ❶

"میں حاضر ہو گیا ہوں میرے اللہ میں حاضر ہو گیا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، سوائے اُس شریک کے جو تیرا اپنا ہے تو اُس کا بھی مالک ہے اور جو اُس کے اختیارات ہیں اُس کا بھی تُو ہی مالک ہے۔"

**خلاصہ:** پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ کفارِ عرب کا خُدا کی ذات پر ایمان تھا اور دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے بناوٹی خُداؤں کو خُدا نہیں بلکہ وسیلہ جانتے تھے۔ اور تیسری آیت سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے بناوٹی خداؤں کو سفارشی سمجھتے تھے۔ اور چوتھی آیت سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے بناوٹی خداؤں کے اختیارات صرف خشکی پر سمجھتے تھے۔

❀ اور حدیثِ پاک کے الفاظ سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے بناوٹی خداؤں کے اختیارات کو اللہ کی طرف سے عطائی جانتے تھے۔

اسی طرح یہود کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عُزیر علیہ السلام کو ذاتی طور پر کوئی اختیار نہیں لیکن خُدا کا بیٹا ہونے کی وجہ سے عطائی اختیارات رکھتے ہیں۔

اور عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضرت مریم علیہا السلام کو خُدا کی بیوی ہونے کی وجہ سے کچھ اختیارات ملے ہوئے ہیں۔

⦿ الغرض ہر مشرک قوم اپنے بزرگوں کے کمالات کو عطائی ہی جانتی ہے اور آج تک کسی قوم نے اپنے بزرگوں کے کمالات کے ذاتی ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

---

❶ (صحیح مسلم جلد ۴، صفحہ ۸، حدیث ۲۸۷۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



”آپ کہہ دیجیے بیشک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العلمین کے لیے ہے۔“ 1 (سورۃ الانعام آیت ۱۶۲)

# طاغوت، صنم، تِمثال، وَثن، نُصُب

**طاغوت:** قرآن مجید کی زبان میں طاغوت سے مراد وہ بندہ ہے جو بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خود آقائی اور خُداوندی کا دم بھرے اور خدا کے بندوں سے اپنی بندگی اور غلامی کرائے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾ (سورۃ النساء آیت ۶۰)

”اے نبی پاک آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم اس کتاب پر ایمان لائے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اور اُن کتابوں پر جو آپ سے پہلے نازل ہوئیں مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا شیطان انہیں راہِ راست سے بھٹکا کر بہت دُور لے جانا چاہتا ہے۔“

❀ اس آیت سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ طاغوت سے مراد وہ حاکم ہے جو قانونِ خداوندی کے سوا کسی دُوسرے قانون سے فیصلہ کرتا ہو اور اللہ پاک کے اقتدارِ اعلیٰ کو نہ مانتا ہو اور اللہ کے حکم کو آخری سند نہ سمجھتا ہو۔

**صنم، تمثال:** جب مٹی یا پتھر یا لکڑی یا دھات وغیرہ سے کسی چیز کا جسم بنایا جائے تو عربی زبان میں اُس کا نام صنم اور تمثال اور فارسی زبان میں بُت اور ہندی زبان میں مورتی ہوتا ہے۔ ہر مشرک سوسائٹی میں بزرگوں کے بُت بنا کر پُوجنے کا عام رواج ہے اور جب اُن لوگوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ ان بتوں کو کیوں پُوجتے ہیں یہ تو بے جان اور بے شعور چیزیں ہیں

1 اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کام کسی اور کے لیے ہوں تو شرک ہے جیسا کہ اِس سے بعد والی آیت میں فرمایا: ﴿لَا شَرِيْكَ لَهٗ﴾ (سورۃ الانعام، آیت ۱۶۳)۔ (م ش ح)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



تو ان کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ہم ان ''بتوں'' کو نہیں بلکہ در حقیقت اُن بزرگوں کو پُوجتے ہیں جن کے تشخص کو ظاہر کرنے کے لیے یہ بُت بنائے گئے ہیں۔

❀ یعنی ہندو لوگ جب رام چندر کے بت کے پاس جا کر دُعا کرتے ہیں تو اپنے خیال میں وہ ''بُت'' سے نہیں بلکہ رام چندر سے دُعا کرتے ہیں اور اِسی طرح عیسائی لوگ جب حضرت مسیح علیہ السلام کے بُت کے پاس کھڑے ہو کر مرادیں مانگتے ہیں تو اپنے خیال میں وہ اُس ''بُت'' سے نہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام سے فریاد کرتے ہیں۔

❀ اِسی طرح جو لوگ قبروں کے پاس جا کر مرادیں مانگتے ہیں وہ قبر سے نہیں بلکہ حقیقت میں قبر سے مراد مانگتے ہیں۔ بُت پرستی اور قبر پرستی میں حقیقت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ گزارش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ جب ایک عیسائی عورت حضرت مریم علیہا السلام کے بُت کے پاس جا کر اولاد مانگتی ہے تو اسے آپ شرک ٹھہراتے ہیں کہ اس نے بُت پرستی کی ہے اور اگر یہی عورت حضرت مریم علیہا السلام کی قبر کے پاس جا کر دُعا کرے تو اس صورت میں اسے مشرک کیوں نہ ٹھہرایا جائے۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں دُعا تو حضرت مریم علیہا السلام سے کی گئی ہے، فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ پہلی صُورت میں مریم علیہا السلام کے بُت کو وسیلہ دُعا بنایا گیا ہے اور دوسری صُورت میں قبر کو یعنی مریم علیہا السلام کا بُت بھی وسیلہ ہے اور قبر بھی، نہ تو بُت مقصود بالذات ہے نہ قبر، بلکہ مقصود بالذات تو مریم علیہا السلام سے دُعا مانگنا ہے اور غیر اللہ سے دُعا مانگنا چونکہ شرک ہے لہٰذا مریم علیہا السلام کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر (اُن سے) دُعا مانگنا بھی شرک ہے۔

**وثن کی جمع اَوثان:** اللہ تعالیٰ کے علاوہ جب کسی چیز کی پُوجا ہونے لگے تو عربی زبان میں اُس کا نام ''وثن'' ہوتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

((اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ ...)) [1]

''اے اللہ میری قبر وثن نہ ہونے پائے کہ اس کی عبادت ہو۔''

---

[1] (مؤطا امام مالک جلد: ۲ باب: جامع الصلاۃ صفحہ ۲۴۱ حدیث: ۵۹۴)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



❀ حضور پاک ﷺ کے اِس اِرشاد سے ثابت ہوا کہ جب کسی بزرگ کی "قبر شریف" کو لوگ پُوجنا شروع کر دیں تو اس کی قبر والی حیثیت ختم ہو جاتی ہے اور اس کا نام قبر کے بجائے "وثن" ہو جاتا ہے اور جو لوگ بزرگوں کی قبروں کو وثن بنا دیتے ہیں۔ اُن پر نبی پاک ﷺ نے لعنت کی ہے ، ارشاد ہوتا ہے: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ)) ❶

"اللہ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے اُنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا"۔

❀ اسی طرح جب کسی بزرگ کی مسند یا گدی یا چھڑی یا کپڑے یا کسی اور چیز کو مشرکانہ تقدس کا درجہ دے کر پُوجا جائے اور اس کو غیر اللہ کی نذر و نیاز کے لیے مخصوص کر دیا جائے تو اس کا نام بھی وثن ہو گا۔

ہماری زبان میں اس کو استھان، مقدس مقام اور آستانہ کے لفظ سے پُکارا جاتا ہے۔

**نُصُب:** جب بزرگوں کے کسی نِشان اور یادگار کو مشرکانہ تقدّس دے کر پُوجا جائے اور بطورِ نشان کے وہاں پتّھر نصب کر دیا جائے تو اس کا نام نصب ہو گا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿... وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ...﴾ (سورۃ المائدہ آیت ۳)

"وہ جانور جو کسی آستانہ پر ذبح کیا جائے اُس کو کھانا حرام ہے۔"

✻✻✻✻✻

# اللہ تعالیٰ کے کام

**①۔ زندگی اور موت اللہ دیتا ہے:** ارشاد ہوتا ہے:

﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ آیت ۲۸)

---

❶ (صحیح بخاری کتاب الجنائز جلد:۱ صفحہ:۴۴۶ حدیث:۱۳۲۴، ۱۲۶۵ و مسلم: جلد:۲ صفحہ:۶۷ حدیث:۱۲۱۲، ۱۲۱۴ و مسند احمد جلد: صفحہ:۴۷۳ حدیث:۱۸۸۴)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



"تم اللہ سے کس طرح کفر کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تم کو زندگی عطا کی، پھر وہی تم کو موت دے گا، پھر وہی تمہیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا، پھر اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے"۔

② ۔بیماروں کو شفاء دیتا ہے: ارشاد ہوتا ہے:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (سورۃ النمل آیت ۶۲)

"وہ کون ہے جو بے قرار ہونے والے کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے جب وہ دُعا مانگتا ہے؟ اور کون ہے جو بیماروں کی تکلیف دُور کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تم کو زمین میں خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی یہ کام کرنے والا ہے؟۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام یوں کہا کرتے تھے:

﴿وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾ (سورۃ الشعراء آیت ۸۰)

"اور میں جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے۔"

③ ۔بے اولادوں کو اللہ ہی اولاد دیتا ہے: ارشاد ہوتا ہے:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ لا اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ج وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۹، ۵۰)

"اللہ ہی زمین اور آسمان کی بادشاہی کا مالک ہے جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جُلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے وہ سب کچھ جانتا اور ہر چیز پر قادر ہے"۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ پاک سے دُعا کرتے ہیں:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۰۰)

"اے پروردگار مجھے بیٹا عطا کر جو نیک لوگوں سے ہو۔"

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**④۔ ہر چیز کو روزی اللہ دیتا ہے:** ارشاد ہوتا ہے: ﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴾

(سورۃ النحل آیت ۷۳)

"اور وہ اللہ کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے اُن کی روزی کا ذرّہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی انہیں روزی پیدا کرنے اور تقسیم کرنے کی طاقت ہے۔"

**⑤۔ عزّت اور ذِلّت اللہ دیتا ہے:** ارشاد ہوتا ہے:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

(سورۃ آلِ عمران آیت ۲۶)

"فرما دیجئے اے اللہ اے ملک کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے، جسے چاہے عزّت بخشے اور جسے چاہے ذلیل کر دے بھلائی تیرے پاس ہے بیشک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے"۔

**⑥۔ آرام اور تکلیف دیتا ہے:** ارشاد ہوتا ہے:

﴿مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (سورۃ فاطر آیت ۲)

"اللہ جس رحمت کا دروازہ بھی لوگوں کے لیے کھولے اُسے کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو وہ بند کرے اُس کو اللہ کے بعد کوئی دوسرا کھولنے والا نہیں اور وہ زبردست ہے اور حکمتوں والا ہے"۔

**⑦۔ گناہوں کو معاف اللہ ہی کرتا ہے:** ارشاد ہوتا ہے: ﴿نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝﴾ (سورۃ الحجر آیت ۴۹،۵۰)

"(اے نبی)! میرے بندوں کو خبر دے کہ میں بہت زیادہ معافی دینے والا اور رحمت کرنے والا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میرا عذاب نہایت دردناک عذاب ہے"۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



⑧۔ **بچھڑے ہوئے عزیزوں کو اللہ ہی ملاتا ہے:** ﴿وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۝﴾ (سورۃ یوسف آیت ۱۰۰)

"انھوں (حضرت یوسف علیہ السلام) نے اپنے والدین کو اُٹھا کر اپنے تخت پر بٹھایا اور اس پر وہ بے اختیار ہو کر سجدے میں گر پڑے یُوسف علیہ السلام نے کہا اے ابا جان! یہ میرے اُس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا اُس کا احسان ہے کہ اُس نے مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لا کر مجھ سے ملایا حالانکہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال چکا تھا واقعہ یہ ہے کہ میرا رب پوشیدہ تدبیروں سے اپنی مشیّت پُوری کرتا ہے، بیشک وہ علیم اور حکیم ہے۔"

*****

# حاجت رَوا اور مُشکل کُشا صرف اللہ پاک ہے

جب کوئی انسان کسی ہستی سے دُعا کرتا ہے تو اس کے ذہن میں دو مقاصد میں سے کوئی ایک مقصد ہوتا ہے۔

- **کسی حاجت کو پُورا کرنا۔**
- **کسی مصیبت کو ٹالنا مثلاً ایک شخص جب یہ دُعا کرتا ہے ؎**

امداد کُن، امداد کُن! — در دین و دُنیا شاد کُن

از بندِ غم آزاد کُن! — یا پیر عبد القادر

تو اُس کے سامنے یہ مقصد ہوتا ہے کہ جناب پیر عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ اُس کی امداد کریں، دُنیا اور آخرت کی مرادیں پوری کریں اور غموں سے آزاد کریں اور خوشحالی عطا فرمائیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**ایک دُوسرا شخص جب یہ دُعا کرتا ہے ۔**

بگرداب بلا افتاد کشتی مدد کُن یا معین الدین چشتی!

تو اس کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اُس کی کشتی کو پار کریں اور اُسے مصائب سے نجات دیں۔

**اور ایک تیسرا شخص جب یہ دُعا کرتا ہے ۔**

ز مہجوری بر آمد جانِ عالم ترحم یارسول اللہ ترحم (مولانا جامی)

تو اُس کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ رسُولِ اکرم ﷺ وصل فرمائیں اور دیدار کے مشتاقوں کو شرفِ باریابی بخشیں دیں۔

**اور ایک چوتھا شخص جب یہ دُعا کرتا ہے ۔**

"اے یسُوع مسیح خُدا کے بیٹے مجھے فرزند عنایت فرما۔"

تو اُس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اُس کی اولاد والی حاجت کو پُورا کریں۔

**اور ایک پانچواں شخص جب یہ دُعا کرتا ہے ۔**

"اے رام چندر جی مہاراج مُجھ پر کرپا کر۔"

تو اُس کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ رام چندر جی مہربانی کریں۔ اُس کی مرادیں پوری اور مُشکلوں کو دُور کریں۔

❀ اِن سب کے برعکس ایک (موحد) شخص جب مخلوق سے نہیں بلکہ خالق سے دُعا کرتا ہے تو اُس کا بھی یہ مقصد ہوتا ہے کہ اللہ پاک اُس کی مرادیں پُوری کرے اور اُسے مشکلات سے محفوظ فرمائے۔ یہی شخص حق پر ہے اور مخلوق سے دُعائیں کرنے والے سب کے سب راہِ راست کو بھُول چکے ہیں۔

اِس کے بعد ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اِنسانی حاجات کیا کیا ہیں ؟ اور اللہ کے علاوہ دُوسرے بزرگ انہیں پُورا کرنے سے کیوں عاجز ہیں ؟ اور انسانی مصائب کیا کیا ہیں ؟ اور اللہ کے علاوہ دُوسرے بزرگ اُن کو دُور کرنے سے کیوں قاصر ہیں ؟

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# انسانی حاجات اور مصائب کیا کیا ہیں؟

**اِنسانی حاجات:** یُوں تو اِنسانی حاجات بے شمار ہیں اور انسانی مصائب بھی لاتعداد لیکن بنظرِ غائر دیکھا جائے تو اِنسان کی بنیادی حاجتیں صرف آٹھ ہیں:

① ـ زندگی کی حاجت ② ـ تندرستی کی حاجت ③ ـ مال و دولت کی حاجت

④ ـ اہل و عیال کی حاجت ⑤ ـ دوست واحباب کی حاجت ⑥ ـ آزادی کی حاجت

⑦ ـ عزت واقتدار کی حاجت ⑧ ـ نیکی اور پاکبازی کی حاجت

اِنسان کی باقی تمام حاجات انہی آٹھ کے اِرد گرد گھومتی ہیں اور بالواسطہ یا بلاواسطہ انہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

- اِنسانی حاجات اچھی طرح سے پُوری ہوں تو نفع ہوتا ہے۔
- اور جب کسی کام میں نفع حاصل ہو تو آرام ہوتا ہے۔
- اور جب اِنسان کو آرام حاصل ہو تو خوشی ہوتی ہے۔
- اور جب خوشی حاصل ہو تو اُسے خوش بختی اور کامیابی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

❀ الغرض اِنسانی حاجت کا پورا ہونا یا آرام ہونا یا خوشی ہونا، یا کامیاب اور خوش نصیب ہونا ایک ہی مفہوم کی مختلف تعبیریں ہیں۔

**اِنسانی مصائب:** اِنسانی حاجات اگر اچھی طرح سے پُوری نہ ہوں یعنی اُن کے پورا ہونے میں کوئی خلل واقع ہو مثلاً موت واقع ہو جائے، یا کوئی بیماری پُھوٹ پڑے یا مال و دولت ضائع ہو جائے یا دوست واحباب سے جُدائی ہو جائے یا غلامی کی زنجیریں پڑ جائیں یا شکست ہو جائے یا نامہ اعمال سیاہ ہونے لگے تو اِن تمام حالتوں میں انسان کو نقصان ہوتا ہے۔

اور جب نقصان ہو تو انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور جب تکلیف ہو تو انسان کو غم ہوتا ہے۔ اور جب انسان غمگین ہو جائے تو اُس کو بد نصیبی اور ناکامی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



❀ الغرض کسی حاجت کا پُورا نہ ہونا، یا نقصان ہونا، یا غمگین ہونا، یا ناکام و بدنصیب ہونا ایک ہی مفہوم (مصیبت) کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسانی حاجات کو کون پُورا کرتا ہے اور کس طرح پُورا کرتا ہے۔ اور انسانی مصائب کو کون دُور کرتا ہے۔ اور کس طرح سے کرتا ہے؟

یعنی نفع و نقصان، دُکھ سُکھ، خُوشی غمی، کامیابی اور ناکامی، خوش نصیبی اور بد نصیبی کس ذات کے ہاتھ میں ہے اور اس غرض کے لیے کس کے آگے دستِ دُعا پھیلایا جائے؟

⊙ اِن سوالوں کا جواب چنداں مشکل نہیں ہے کیونکہ ہم روز مرّہ کے واقعات میں اِس اَمر کا مشاہدہ کررہے ہیں کہ انسان کی ہر حاجت کے پُورا کرنے اور ہر مشکل کو دُور کرنے کے لیے اللہ پاک نے خاص خاص اسباب پیدا کیے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ جس ذات کے ہاتھ میں اسباب کی باگ ڈور ہے وہی ہستی اس قابل ہے کہ اُس سے دُعائیں مانگی جائیں۔

گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رازق اور داتا وہی ذات ہو سکتی ہے زمین جس کے قبضہ میں ہو، سُورج جس کے ہاتھ میں ہو، ہوا جس کے حکم سے چلتی ہو، بارش جس کے تابع ہو اور موسم جس کے فرمان سے تبدیل ہوتے ہوں۔ اور جس ہستی کے دستِ تصرّف میں اِن چیزوں کی حکومت نہ ہو وہ نہ حاجت روا ہو سکتی ہے نہ مُشکل کُشا۔

## کیا اِنسان حاجت رَوا اور مُشکل کُشا ہو سکتا ہے؟

**سوال:** بُھوکے کو روٹی کھلانے والا، پیاسے کو پانی پلانے والا اور ننگے کو کپڑا دینے والا اِن کی حاجتوں کو پُورا کرتا ہے اور زخمی کو پٹی باندھنے والا، مریض کو دوائی دینے والا اور قیدی کو چھُڑانے والا ان کی تکلیفوں کو دُور کر دیتا ہے۔ اس قسم کے واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کی حاجت پوری کر سکتا ہے اور اس کی تکلیف بھی دُور کر سکتا ہے تو جب ایک عام انسان دُوسرے کی حاجت روائی اور مُشکل کُشائی کر سکتا ہے تو پھر اولیائے کرام کو حاجت رَوا اور مُشکل کُشا سمجھنا کیوں شِرک قرار دیا گیا ہے!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**جوابِ اوّل:** ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایک انسان دوسرے کی حاجت بھی پوری کر سکتا ہے اور مُشکل بھی دُور کر سکتا ہے چنانچہ موچی جوتا تیار کرتا ہے اور لوگوں کی حاجت روائی کرتا ہے۔ درزی کپڑا سیتا ہے اور حاجت روائی کرتا ہے، نائی بال بناتا ہے اور حاجت روائی کرتا ہے اسی طرح سے بھنگی کوڑا اُٹھاتا ہے اور مشکل دُور کرتا ہے اور مزدُور بوجھ اُٹھاتا ہے اور تکلیف دُور کرتا ہے۔

اور یہ سلسلہ صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ دُھوپ میں جلنے والے کی سرسبز درخت مشکل دُور کرتا ہے اور سفر کرنے والے کی اُونٹ، گھوڑا اور گدھا تکلیف دُور کرتا ہے اور کپڑا سینے والے کی سُوئی مدد کرتی ہے، کاغذ کُترنے والے کی قینچی مدد کرتی ہے۔ اور اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ دُنیا کی ہر چیز کسی نہ کسی طرح سے انسان کی حاجت کو پُورا کرنے اور تکلیفوں کو دُور کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن اِن چیزوں کو حاجت روا اور مُشکل کُشا کہنا غلط ہے۔ یہ سب کی سب چیزیں حاجت روائی اور مُشکل کُشائی کے اسباب ہیں۔

حاجت روا اور مُشکل کُشا وہ ذات ہے جس نے اِن تمام اسباب کو پیدا کیا اور اپنے اپنے کام پر لگایا۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ اولیائے کرام کا تخلیقِ کائنات میں کوئی حِصّہ ہے تو اس کے بعد وہ اُن کے حاجت رَوا اور مُشکل کُشا ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ لیکن جب فرش سے عرش تک ہر چیز اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے تو پھر دوسروں کی کارسازی کا عقیدہ ایک سفید جھوٹ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

**جوابِ دوم:** یہ سوال نہیں بلکہ حقیقت میں ایک مغالطہ ہے۔ ہندوؤں، بُدھوں اور دیگر مُشرک قوموں نے اپنی جگہ یہ عقیدہ بنالیا ہے کہ اللہ بھی حاجت روا اور مشکل کُشا ہے اور اولیاء کرام بھی حاجت روا اور مشکل کُشا ہیں۔ اِن دونوں کے درمیان فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ اللہ پاک ذاتی اختیارات سے کام کرتا ہے اور اولیائے کرام عطائی اختیارات سے۔ یہ لوگ اولیائے کرام کو "**ماذون**" کہتے ہیں یعنی اللہ پاک نے اِن کو حاجت روائی اور مُشکل کُشائی کا اِذن دے دیا ہے اور وہ اللہ کے اِذن سے سے لوگوں کی فریادرسی، دستگیری اور مُشکل کُشائی کرتے رہتے ہیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



یہ عقیدہ باطل اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔

☆ اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے ہم قرآن مجید سے ایک تمثیل ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم انسانی کاموں کی حقیقت اور اِنسانی اَمداد کی نوعیت اور خُدائی کاموں کی حقیقت اور خُدائی اَمداد کی نوعیت کا فلسفہ بیان کریں گے اور ثابت کریں گے کہ اولیائے کرام حاجت روائی اور مُشکل کُشائی کے معاملہ میں اللہ پاک کے ہر گز شریک نہیں ہیں۔

# قرآنی تمثیل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۬ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۝ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝﴾ (سورۃ القصص آیت ۲۳، ۲۴)

ترجمہ ”مدین کے پانی پر جب آپ پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے (جانوروں کو) روکتی ہوئی دکھائی دیں، پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے، وہ بولیں کہ جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں، پس آپ نے خود ان جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف ہٹ آئے اور کہنے لگے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔“

**مفہوم اور تفسیر:** کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین پہنچے تو وہاں پانی پر لوگوں کا ایک مجمع دیکھا جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور اُن سے الگ دو عورتیں چپ چاپ کھڑی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی مصیبت تو بُھول گئے اور انسانی ہمدردی سے مجبُور ہو کر پُوچھا کہ خاتونِ محترم آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم نہ تو مردوں میں جا سکتی ہیں اور نہ پانی کھینچ سکتی ہیں۔ جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہو جائیں گے تو حوض

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



میں جو پانی بچ جائے گا وہ ہم اپنے جانوروں کو پلائیں گی کیونکہ ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ترس آیا اور ایک دُوسرا کنواں جو قریب تھا اور اُس پر ایک بھاری پتھر رکھا ہُوا تھا جس کو بہت سے آدمی مِل کر اُٹھاتے تھے آپ نے تنہا اُس کو اُٹھایا اور اُن کے جانوروں کو پانی پلایا۔"

❀ اس واقعہ پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن عورتوں کو اپنے جانوروں کو پانی پلانے کی حاجت درپیش تھی اور ان کی یہ حاجت پوری ہوئی، اب دیکھنا یہ ہے کہ اِن کی یہ حاجت کِس طرح پوری ہوئی اور اس میں کون کون سا عامل کار فرما ہے اور ہر عامل کا اس میں کیا کیا اور کتنا کتنا حصّہ ہے؟ چنانچہ ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ان جانوروں کی پیاس پانی نے بجھائی کیونکہ پانی پیاس بجھانے کا قدرتی سبب ہے۔

⊙ اور ہم یہاں یہ بات بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کی پیاس موسیٰ علیہ السلام نے بجھائی کیونکہ آپ نے پتھر اُٹھا کر پانی کھینچا تھا۔ اور ہم یہاں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اِن کی پیاس اللہ پاک نے بجھائی کیونکہ پانی پیدا کرنے والا اور پانی میں پیاس بجھانے کی قوت پیدا کرنے والا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرنے والا اور ان میں پانی کھینچنے کی قوت پیدا کرنے والا اللہ پاک ہے۔

❀ الغرض پانی پیاس بجھانے کا سبب قریب ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پیاس بجھانے کے سببِ بعید ہیں۔ اور اللہ پاک ان اسباب کا پیدا کرنے والا ہے۔

**خلاصہ:** حاجت روا اور مُشکل کُشا صرف اللہ پاک ہے کیونکہ وہی تمام اسباب کا پیدا کرنے والا اور ساز گار بنانے والا ہے۔ لیکن ایک انسان جب کسی کے کام آتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک وسیلہ اور سبب کے طور پر کام کرتا ہے وہ کسی چیز کا پیدا کرنے والا اور حالات کو ساز گار بنانے والا نہیں ہوتا۔

## اِنسانی کام

اللہ پاک نے انسان کو چند روزہ زندگی گزارنے کے لیے ایک خوبصورت اور مفید جسم عطا کیا ہے۔ اس کے بعض افعال اضطراری اور بعض بعض اختیاری ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**اضطراری افعال:** اللہ پاک نے اپنی حیرت انگیز قُدرت سے انسانی جسم میں نظامِ فکر، نظامِ احساس، نظامِ جذبات، نظامِ تنفس، نظامِ نشوونما اور بے شمار دوسرے نظام پیدا کیے ہیں۔ دِل، دماغ، معدہ، جگر، پھیپھڑے اور دیگر اعضاء اپنا اپنا کام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے فعل و انفعال، تاثیر و تاثر، حرکت و سکون اور بناؤ بگاڑ میں انسان کا اپنا کوئی دخل نہیں ہے۔ ان کے سب افعال اضطراری ہیں اور اللہ کے حکم سے جاری ہیں۔

**اختیاری افعال:** اللہ پاک نے انسان کو اپنے بیرونی اعضاء کے استعمال میں کسی قدر آزادی عطا فرمائی ہے چنانچہ ہر انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اپنی ٹانگوں، اپنے ہاتھوں، اپنی آنکھوں، اپنے کانوں اور دیگر اعضاء کو کسی نیک کام کے لیے استعمال کرے یا بُرے کے لیے۔ اِن سے اپنا ذاتی کام لے یا دوسروں کی امداد کرے۔

**اِنسانی امداد:** ہر انسان اپنے جسم اور جسمانی قوتوں سے اپنی امداد بھی کر سکتا ہے اور دُوسروں کی بھی۔ اور جب دُوسروں کی امداد کی جاتی ہے تو واقعات میں اس کی بیشمار صورتیں ہوتی ہیں لیکن پورا غور و فکر کرنے کے بعد ہم اِس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس کی استقرائی قِسمیں صرف تین ہیں۔

**پہلی قِسم، انتقالِ قبضہ:** جب انسان کے پاس کوئی روپیہ، پیسہ، روٹی، کپڑا یا کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہو۔ وہ دوسروں کو دے کر اُن کی امداد کر سکتا ہے اب سوچنا یہ ہے کہ دوسروں کو دینے کی کیا حقیقت؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان جو چیز بھی دوسروں کو دیتا ہے وہ اس کا خالق نہیں ہے خالق تو صرف اللہ کی ذات ہے البتہ انسان اس پر قابض ہے اور جب انسان اپنے قبضہ سے دستبردار ہو کر اسی پر کسی دوسرے کا قبضہ کرا دیتا ہے تو اس انتقالِ قبضہ کو انسانی امداد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

**دوسری قِسم خدمت:** اِنسانی امداد کی دوسری قِسم "خدمت" ہے یعنی اللہ پاک نے ہر انسان کو یہ قوت عطاء کی ہے کہ وہ اپنے جِسم اور جسمانی قوتوں سے اپنا کام کرے یا دوسروں کا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



مزدوری، سپاہی، ڈاکٹر اور انجینئر اپنا اپنا کام بھی کرتے ہیں اور دوسروں کا بھی، مزدور کارخانہ میں کام کرتا ہے۔ سپاہی فوج میں کام کرتا ہے۔ ڈاکٹر آپریشن کرتا ہے، نائی حجامت بناتا ہے، اس قِسم کی خدمات کو بھی اِنسانی امداد کا نام دیا جاتا ہے۔

**تیسری قِسم راہنمائی:** ہر صاحبِ عِلم و ہُنر کو اللہ پاک نے یہ قوت عطا کی ہے کہ اپنا عِلم و فن دوسروں کو سِکھا سکے۔ لیکن یہ سکھلائی عطائی طور پر نہیں بلکہ مشق کرانے سے بروئے کار لائی جاتی ہے، شاگرد مشق کرتا ہے اور اُستاد اس کی راہنمائی کرتا ہے اور جب اُستاد یہ کام کرتا ہے تو اسے بھی اِنسانی امداد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

**خلاصہ:** گزارش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ انسانی امداد کی استقرائی قسمیں صرف تین ہیں۔ اپنے قبضہ سے دستبردار ہو کر کسی دوسرے کا قبضہ کرانا، اپنے جسم اور جسمانی قوتوں سے کسی دوسرے کی خدمت کرنا، اپنے عِلم و فن کی روشنی میں دُوسروں کی راہنمائی کرنا۔ لہٰذا جُوتا بنوانے کے لیے موچی کی خدمات حاصل کرنا، حجامت بنوانے کے لیے نائی سے مدد لینا اور کوڑا کرکٹ اُٹھوانے کے لیے بھنگی کا محتاج ہونا جائز ہے کیونکہ یہ سب انسانی کام ہیں اور انسانی کاموں میں انسان سے مدد لینا بھی جائز ہے اور مدد دینا بھی جائز ہے۔

## اللہ کے کاموں کی حقیقت

جب کوئی بے اولاد عورت اللہ پاک سے اولاد کے لیے دُعا کرتی ہے کہ: اے مولا کریم! مجھے فرزند عطاء فرما تو اس کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ اللہ پاک بنا بنایا بیٹا اس کی گود میں ڈال دے بلکہ اُس کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ اللہ پاک ایسے حالات پیدا کرے کہ قانونِ قدرت کے مطابق اس کے ہاں بچّہ پیدا ہو اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اللہ پاک نے اس کی دُعا قبول کی ہے۔

اور جب کوئی بھوکا آدمی اللہ پاک سے دُعا کرتا ہے کہ "اے خُداوندا! مجھے روٹی عنایت فرما" تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ پاک پکی پکائی روٹی آسمان سے نازل کر دے بلکہ اس کا بھی یہی مطلب ہوتا ہے کہ اللہ پاک ایسے حالات پیدا کرے کہ اسے روٹی نصیب ہو، اور اسی طرح جب کوئی ننگا آدمی اللہ پاک سے دُعا کرتا ہے کہ "اے اللہ مجھے لباس عطاء فرما، تو اس کا بھی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ پاک آسمان کی طرف سے کپڑا بھیج دے گا بلکہ یہ مقصد ہوتا ہے کہ اللہ پاک ایسے اسباب پیدا کرے کہ اسے کپڑا مل جائے۔

❀ الغرض ہر دُعا کرنے والا جب بھی دُعا کرتا ہے تو اس کا یہی اِرادہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک اس کی مراد کے حسبِ حال اسباب کو ساز گار بنائے لہٰذا دُعا کی جامع مانع تعریف یوں کی جائے گی۔

**دُعا کی تعریف:** اللہ کی بارگاہ میں کسی کام کے حسبِ حال اسباب کو ساز گار بنانے کے لیے فریاد کرنے کا نام دعا مانگنا ہے اور اسباب کو ساز گار بنانا چونکہ اللہ کا کام ہے، لہٰذا اِس کے لیے اولیائے کرام سے دُعا کرنا صریح شرک ہو گا۔

## اَسباب کی حقیقت اور اقسام

دُنیا عالِم اسباب ہے یہاں ہر کام کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اور ہر سبب کوئی نہ کوئی نتیجہ پیدا کرتا ہے مثلاً سورج روشنی پیدا کرنے کا سبب ہے، آگ جلانے اور گرم کرنے کا سبب ہے اور برف ٹھنڈک حاصل کرنے کا سبب ہے۔

اگر سوال کیا جائے کہ یہ چیزیں اپنا اپنا مطلوبہ اثر کیوں پیدا کرتی ہیں تو اس کا یہی جواب ہو گا کہ اللہ پاک نے انہیں ایسا کرنا کا حکم دیا ہے اور انہیں اِن آثار کا سبب بنایا ہے۔ اسی کا نام قانونِ قدرت ہے اور اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں یعنی روٹی جس طرح مردِ مومن کی بھوک دُور کرتی ہے اسی طرح کافر کی اور تلوار جس طرح ابو جہل کا سر قلم کرتی ہے اسی طرح عاشقانِ رسول کا بھی۔

اور اگر یہاں یہ سوال کیا جائے کہ کیا یہ چیزیں اللہ کی امداد کا مظہر ہیں تو اس کا بھی یہی جواب ہو گا کہ جی ہاں! یہ چیزیں اللہ کی امداد کا مظہر، اُس کی قدرت کا نشان اور اس کی کارسازی کا وسیلہ ہیں۔

❀ یعنی اللہ پاک نے بھوکے کو یہ حکم دیا ہے کہ روٹی کھائے اور روٹی کو یہ حکم دیا ہے کہ اس کی بُھوک دور کرے، اس نے پیاسے کو یہ حکم دیا ہے کہ پانی پیئے اور پانی کہ یہ حکم دیا ہے کہ اس کی پیاس بجھائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اسی طرح اللہ پاک نے انسان کی ہر حاجت کو پُورا کرنے اور ہر مشکل کو دُور کرنے کے اسباب پیدا کیے ہیں چنانچہ انسان کی ہر حاجت اور ہر مشکل اللہ کے پیدا کردہ اسباب سے پُوری ہوتی ہے۔

**اسباب کی اقسام:** اللہ پاک انسان کی مختلف ضرورتوں کو مختلف اسباب سے پُورا کرتا ہے چنانچہ اسباب کی بے شمار اقسام ہیں۔

**آفاقی اسباب:** اللہ پاک انسان کی بعض ضرورتوں کو آفاقی اسباب سے پُورا کرتا ہے مثلاً اللہ پاک نے انسان کی رہائش کے لیے زمین کو، روشنی کے لیے سُورج، چاند اور ستاروں کو، سانس لینے کے لیے ہوا کو سبب بنایا ہے اور یہ ضرورتیں انہی اسباب سے پوری ہوتی ہیں۔

**طبعی اسباب:** اللہ پاک انسان کی بعض حاجتوں کو طبعی اسباب سے پورا کرتا ہے مثلًا اللہ پاک نے آنکھوں کو دیکھنے کے لیے، کانوں کو سُننے کے لیے، ناک کو سونگھنے کے لیے، ٹانگوں کو چلنے کے لیے، اور ہاتھوں کو پکڑنے کے لیے سبب بنایا ہے۔ چنانچہ جس شخص کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنی آنکھوں سے کام لیتا ہے اور جس کو چلنے کی ضرورت ہو وہ ٹانگوں سے کام لیتا ہے اسی طرح جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کے حسبِ حال اسباب اختیار کرتا ہے۔

**خارجی اسباب:** اللہ پاک انسان کی بعض ضرورتوں کو خارجی اَسباب سے پُورا کرتا ہے چنانچہ جس شخص کو بُھوک لگتی ہے وہ روٹی کھاتا ہے۔ جس کو پیاس لگتی ہے وہ پانی پیتا ہے اور جس کو سردی لگتی ہے وہ کپڑا پہنتا ہے۔

**مصنوعی اسباب:** اللہ پاک انسان کی بعض ضرورتوں کو مصنوعی ہتھیاروں سے پُورا کرتا ہے چنانچہ جس شخص کو کپڑا سینے کی ضرورت ہوتی ہے وہ سُوئی کا استعمال کرتا ہے اور جسے لکھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ قلم کو اور جسے پھاڑنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ کلہاڑے کو استعمال کرتا ہے۔

**شرعی اسباب:** اللہ پاک نے انسان کی اُخروی نجات کے لیے ایمان اور اعمالِ صالحہ کو سبب بنایا ہے اسی طرح انسان کی معاشی، معاشرتی، تمدنی اور سیاسی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



بھی اللہ پاک نے اسباب پیدا کیے ہیں۔ جو قوم جس قسم کے اسباب و وسائل اختیار کرتی ہے اسی قسم کے انجام و عواقب سے دوچار ہوتی ہے ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو      از مکافات عمل غافل مشو

## ترکُ الاسباب جہل (اَسباب کو ترک کرنا جہالت ہے)

دُنیوی معاملات ہوں یا اُخروی ان کو بُروئے کار لانے کے لیے اُن اسباب کا اختیار کرنا فرض ہو گا جو اللہ پاک نے اُن کے لیے پیدا کیے ہیں اور اگر کوئی شخص **"قانونِ قُدرت"** کو نظر انداز کر کے کامیابی حاصل کرنا چاہے تو وہ یقیناً ناکام ہو گا۔

ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾ (سورۃ النجم آیت ۳۹)

"نہیں ہے واسطے انسان کے مگر جو کچھ وہ کوشش کرے۔"

❀ یعنی اگر کوئی شخص........روٹی نہ کھائے اور دُعا کرے کہ اُس کی بُھوک دُور ہو!

........اور پانی نہ پیئے اور دُعا کرے کہ اُس کی پیاس دُور ہو۔

........اور آنکھیں نہ کھولے اور دُعا کرے کہ اُسے دیکھنا نصیب ہو۔

........اور جو کی کاشت کرے اور دُعا کرے کہ اُسے گندم نصیب ہو۔

........اور نکاح نہ کرے اور دُعا کرے کہ اُسے اولاد نصیب ہو۔

تو اس قسم کی احمقانہ دُعاؤں کو اللہ پاک ہر گز قبول نہ کرے گا۔ ایسا ہونا عادتاً محال اور قانونِ قُدرت کے خلاف ہے۔ اِسی طرح جو شخص:

........کتاب و سُنّت پر عمل نہیں کرتا اور دُعا کرتا ہے کہ اسے شفاعت نصیب ہو۔

........اور گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا اور دُعا کرتا ہے کہ اسے جنّت نصیب ہو۔

تو اس قِسم کا شخص پرلے درجے کا احمق اور نادان سمجھا جائے گا کیونکہ ایسا ہونا شرعاً محال ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام نے اَسباب و وسائل کو ہر گز ترک نہیں کیا چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی، حضرت داوٗد نے زرہیں تیار کیں، حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنگی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



گھوڑے پالے، حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے دفاعی دیوار تعمیر کی اور آنحضرت ﷺ نے زرہ زیب تن فرمائی، تلوار چلائی، صف بندی کی، مورچے بنائے اور خندقیں کھودیں اور وہ تمام اسباب ووسائل اختیار کیے جن کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے۔

قانونِ قدرت کی ہمہ گیری اور سلسلہ اسباب کی اثر آفرینی کا صحیح تصور پیش کرنے کے لیے قرآن مجید نے جنگِ اُحد کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔

❀ یہ جنگ شوال ۳ ہجری میں ہوئی تھی دُشمن کی تعداد پانچ ہزار تھی جن میں سات سو زِرہ پوش تھے اور اسلامی لشکر کی نفری صرف ایک ہزار تھی۔ جن میں تین سو منافق تھے جو تھوڑی دُور جانے کے بعد واپس پلٹ گئے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ پہاڑی دَرّے پر متعین کر دیا اور انہیں تاکید کی کہ درّہ کو کسی حالت میں نہ چھوڑیں۔ فرمایا:

((اَنْ يَلْزَمُوْا مَرْكَزَهُمْ وَاَلَّا يُفَارِقُوْهُ وَلَوْ رَؤَوُا الطَّيْرَ تَتَخَطَّفُ الْعَسْكَرَ))

”وہ اپنے مرکز پر ڈٹے رہیں، اگر وہ دیکھیں کہ پرندے ہماری بوٹیاں نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ سے نہ ٹلیں۔“ (زاد المعاد لابن قیم رحمۃ اللہ علیہ، جلد ۳، باب: فصل في غزوة أحد، صفحہ ۱۷۲) [1]

”لڑائی شروع ہوئی تو ابتدائی حملہ میں مسلمانوں نے دُشمن کے دانت کھٹے کر دیئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں دُشمن کے آٹھ علمبردار یکے بعد دیگرے مارے گئے، دُشمن میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا اور مسلمانوں نے مالِ غنیمت اِکھٹا کرنا شروع کر دیا، ان کو دیکھ کر تیر انداز بھی درّہ چھوڑ کر اسی کام میں مصروف ہو گئے۔ چالاک دُشمن نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور درّہ کی طرف سے دوبارہ حملہ کر دیا، اس سے اسلامی لشکر کو سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔ ستّر جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس حملہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ دُشمن نے ذاتِ اقدس ﷺ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ پتھروں، تیروں اور تلواروں کی بارش ہونے لگی، حملہ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ لوہے کی خَود کی کڑیاں چہرہ مبارک کی ہڈیوں

[1] انظر صحیح البخاری رقم (۳۰۳۹)، مسند احمد ۴/ ۲۹۳۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



کو توڑتی ہوئی دُور تک زخم کر گئیں۔ سر مبارک پر اتنا گہرا زخم تھا کہ خون تھمنے میں نہ آتا تھا پتھروں کی بوچھاڑ سے دانت مبارک شہید ہو گئے۔" حضورِ پاک ﷺ کیونکہ "قُتِلَ مُحَمَّدٌ" "محمد ﷺ قتل ہو گئے ہیں۔" ❶

حالات کی سنگینی، زخموں کی شِدّت، عزیزوں کی المناک موت اس کے عزم وثبات پر ہرگز اثر انداز نہیں ہوئی وہ اپنی مٹھی بھر پراگندہ، غم رسیدہ، اور خستہ حال فوج کو للکارتا ہوا حکم دیتا ہے: ((اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ)) ❷

چشمِ زدن میں شمعِ رسالت کے پروانے دوبارہ جمع ہو جاتے ہیں۔ جاں نثاری اور حُبِ مُصطفیٰ کا کٹھن اِمتحان شروع ہو جاتا ہے۔ دربارِ رسالت سے حکم جاری ہوتا ہے کہ دُشمن نے میرا محاصرہ کر لیا ہے: ((مَنْ یَّرُدُّھُمْ عَنِّیْ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَھُوَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ)) ❸

"جو شخص دُشمن کا محاصرہ توڑے گا اُس کے لیے جنت ہے۔"

انصاری نوجوان یکے بعد دیگرے کٹ کٹ کر آپ ﷺ کے قدموں پر گرنے شروع ہو جاتے ہیں اور اپنے پیارے رسول ﷺ سے یہ کہہ کر شہید ہو رہے ہیں: (فُزْتُ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ) "ربِّ کعبہ کی قسم! میں نہایت کامیابی سے دُنیا چھوڑ رہا ہوں" ❹

سالارِ اعظم ﷺ کی بے مثال شجاعت، صبر وثبات حُسنِ تدبّر اور سپاہیانہ مہارت سے لڑائی کا پانسہ دوبارہ پلٹ جاتا ہے اور اللہ پاک حضُورِ انور ﷺ کو فتح وکامرانی سے نوازتا ہے۔

## مقامِ غور:

① ۔ جنگِ اُحد میں لڑنے والی فوج کے وہ کمانڈر تھے جن کی ہیبت وجلال سے بلند وبالا پہاڑ لرز جاتے تھے، جن کی ضرب سے دریاؤں کی روانی رُک جاتی تھی، جن کے اشارے سے مہتاب

---

❶ (مسند احمد بن حنبل جلد ۱، صفحہ ۲۸۷، حدیث ۲۶۰۹)

❷ (تفسیر طبری جلد ۷، صفحہ ۲۵۵)

❸ صحیح مسلم رقم (۴۶۴۱)(۱۷۸۹)، مسند احمد (۲۱/۴۴۳:۱۴۰۵)والفظ لہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

❹ (صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، جلد ۳، صفحہ ۱۰۳۱، حدیث ۲۶۴۷، ۲۶۵۹، ۲۸۹۹، ۳۸۶۰۔۳۸۶۵، ۳۸۶۸۔۳۸۷۰، مسلم، جلد ۶، صفحہ ۴۵، حدیث ۵۰۲۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



دو نیم ہو جاتا تھا اور جن کی مشتِ خاک صفوں کی صفیں اُلٹ سکتی تھیں۔

(۲)۔ اور اس فوج کے سپاہی وہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم تھے جن کی پارسائی پر آسمانوں کے فرشتے رشک کرتے تھے جن کی تربیت "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم" کے زیرِ سایہ ہوئی، جن کا نعرہ شاہی درباروں میں زلزلہ پیدا کر دیتا اور جن کی سطوت و شوکت اللہ کی تقدیر بن آتی تھی۔

(۳)۔ درّہ چھوڑنے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔

(۴)۔ درّہ چھوڑنے کی غلطی چند بزرگوں سے سرزد ہوئی لیکن اس کا نقصان پُوری قوم کو اُٹھانا پڑا کیونکہ قومی کوتاہی پوری قوم کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

(۵)۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی امداد اور نُصرت کا وعدہ صرف اُن لوگوں کے لیے ہے جو شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی پیروی کرتے ہیں، درہ پر قائم رہنا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا اور اس حکم کی تکمیل میں ذرہ سی لغزش نے پوری قوم کو نقصان پہنچایا حالانکہ وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے لیکن ان کی موجودگی اُس نقصان کو نہ روک سکی جو سُنّت کی خلاف ورزی سے پیدا ہونے والا تھا۔

## اَسباب پر بھروسہ کرنا کفر ہے

جب کوئی شخص اپنے کام کے حسبِ حال اَسباب اختیار کرے اور پُوری جانفشانی سے محنت کرے تو اس کے بعد یہ ضروری نہیں کہ کامیاب بھی ہو جائے بلکہ اُسے دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ پاک کامیابی عطاء فرمائے کیونکہ اسباب کو بارآور کرنا اور محنت کو نتیجہ خیز بنانا اللہ کا کام ہے۔ اگر کوشش کرنے کے بعد انسان یہ سمجھنے لگے کہ اب میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا تو کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ انسان کا کام صرف کوشش کرنا ہے اور اس کوشش کو نتیجہ خیز بنانا اللہ کا کام ہے۔ گزارش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص اولاد کا طالب ہے اس کا فرض ہے کہ نکاح کرے اگر نکاح نہ کرے بلکہ صرف دعاؤں کے زور سے اولاد حاصل کرنا چاہے تو دُنیا اُسے پاگل قرار دے گی کیونکہ اسباب کا ترک کرنا جہالت ہے۔ لیکن نکاح کرنے کے بعد وہ سمجھ لے کہ اُسے اولاد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ضرور نصیب ہو گی تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اسباب پر بھروسہ کرنا کفر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۞ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۞﴾

"کیا کبھی تُم نے یہ غور کیا ہے کہ یہ نُطفہ جو تم ڈالتے ہو اُس سے بچہ تم بناتے ہو یا اُس کے بنانے والے ہم ہیں۔" (سورۃ الواقعہ آیت ۵۹،۵۸)

یعنی اِنسان کا کام نکاح کرنا ہے لیکن بچہ بنانا اللہ کا کام ہے اس میں کسی دوسری ہستی کو کچھ دخل نہیں ہے۔

**خلاصہ:** انسان کی ہر حاجت کے پُورا ہونے اور ہر مُشکل کے دُور ہونے کے مختلف اسباب ہوتے ہیں چونکہ ہر قسم کے اسباب کی باگ ڈور اللہ کے ہاتھ میں ہے لہٰذا حاجت رَوا اور مُشکل کُشا صرف اُس کی ذات ہے۔

❀ الغرض حاجت رَوا اور مُشکل کُشا وہ ہستی ہے جو کسی حاجت کے پُورا ہونے اور مُشکل کے دُور ہونے کے اسباب پیدا اور فراہم کرے۔ حاجت روا اور مشکل کشا وہ ہستی ہے جو حاجت کے پورا ہونے اور مشکل کے دور ہونے کے اسباب میں بسط و قبض پیدا کرے۔ لیکن انسان جب کسی کے کام آتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک وسیلہ اور سبب کے طور پر کام کرتا ہے۔ اور وہ کسی چیز کا پیدا کرنے والا نہیں ہوتا۔ پیدا کرنے والا صرف خُدائے وحدہٗ لا شریک ہے۔ ﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝﴾ (سوۃ الزمر آیت ۶۲)

"اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (سورۃ الانعام آیت ۱۷)

"اور اگر اللہ آپ کو کسی قسم کا دُکھ پہنچائے تو اُس کے سوا کوئی نہیں جو اُس دُکھ سے بچا سکے اور اگر وہ آپ کے لیے کسی بھلائی کا اِرادہ کرے، وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔"

اور یہ بھی ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



الرَّحِيمُ﴾ (سورۃ یونس آیت ۱۰۷)

"اور اگر اللہ آپ کو کسی قسم کا دُکھ پہنچائے تو اُس کے سوا کوئی نہیں جو اس دُکھ سے بچا سکے اور اگر وہ آپ کے لیے کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں، وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور وہ غفور رحیم ہے"۔

اور یہ بھی ارشاد ہوتا ہے:

﴿قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا﴾ (سورہ جن آیت ۲۱)

"(اے نبی) لوگوں سے فرمایئے کہ میں تمہارے لیے کسی بُرے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا۔" اور یہ بھی ارشاد ہوتا ہے:

﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا...﴾ (سورۃ یونس آیت ۴۹)

"(اے نبی) فرمایئے کہ میں اپنی جان کے لیے بھی کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔"

❀ اِن آیات میں اللہ پاک نے نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا ہے کہ آپ اِعلان کریں کہ میں اپنے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں اور تمہارے نفع و نقصان کا بھی، وہی ہوتا ہے جو منظورِ خُدا ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾

"آیا وہ کون ہے جو خستہ حال مخلوق کی دُعاء سُنتا ہے جب وہ دُعاء مانگتا ہے اور وہ کون ہے جو مُشکل کُشائی کرتا ہے؟ اور تم کو زمین میں کون خلیفہ بناتا ہے، کیا ہے کوئی اور خُدا اللہ کے ساتھ؟ تم لوگ تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو۔" (سورۃ النمل آیت ۶۲)

اس آیتِ پاک میں اللہ پاک نے تین سوال اُٹھائے ہیں:

① ۔ جب کوئی شخص بے قرار اور ہر طرف سے مایوس ہو کر دُعاء مانگتا ہے تو اُس کی دُعا کو سننے والا اور قبول کرنے والا کون ہوتا ہے؟

② ۔ جب کوئی شخص کسی مصیبت کے چکر میں آجاتا ہے تو اس کا مُشکل کُشا اور تکلیف دُور کرنے والا کون ہوتا ہے؟

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



③۔ تم کو زمین میں آباد کرنے کے بعد تمہاری حاجتوں کو پُورا کرنے کا سامان کون پیدا کرتا ہے؟

❀ یہ تین سوال کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خود ہی جواب دیا کہ یہ تینوں کام تو میں خود کرتا ہوں یعنی میں ہی دُعاء قبول کرنے والا ہوں اور میں ہی مُشکل دُور کرنے والا ہوں اور میں ہی زندگی کے تمام سامان پیدا کرنے والا ہوں۔ میرے سوا دوسرا کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔

⊙ اور ذرا سوچ سمجھ کر جواب دو کہ جب یہ تینوں کام تو اللہ کے کرنے کے ہیں اور تم یہ چیزیں دُوسروں سے مانگ کر اُن کو اللہ کا شریک کیوں ٹھہراتے ہو۔

اور اس آیتِ پاک سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جو کوئی کسی بزرگ سے دُعاء مانگتا ہے وہ گویا اُسے اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے اور جو کوئی کسی بزرگ کو مُشکل کُشا کہتا ہے وہ گویا اُسے خُدا سمجھتا ہے۔

## سوال اوّل: اگر کوئی آدمی کسی امیر شخص سے پیسہ مانگے تو کیا یہ شِرک ہوگا؟

**جواب:** یہ شرک نہیں ہے کیونکہ امیر شخص کے پاس پیسہ موجود ہے اور وہ دوسرے کو پکڑا سکتا ہے اور پکڑنا پکڑانا چونکہ انسانی کام ہے اس لیے انسانی کاموں میں کسی انسان سے مدد لینا جائز ہے۔

## سوال دوم: اگر کوئی آدمی مسجد میں یا کسی اور جگہ بیٹھ کر اللہ پاک سے پیسہ مانگے تو کیا جائز ہوگا؟

**جواب:** جی ہاں یہ جائز ہے کیونکہ سوال کرنے والے کا یہ مقصد ہے کہ اللہ پاک ایسے اسباب پیدا کرے کہ اسے پیسہ مِل جائے اور اسباب کا پیدا کرنا چونکہ اللہ کا کام اس لیے اللہ کے کاموں میں اللہ پاک سے سوال کرنا جائز ہے۔

## سوال سوم: اگر کوئی آدمی کسی فوت شدہ بزرگ سے غائبانہ یا اُس کی قبر یا بُت یا آستانے کے پاس جا کر پیسہ مانگے تو یہ کیا جائز ہے؟

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**جواب:** اس قسم کا سوال اور دُعاء کرنا شرک ہے کیونکہ جس بزرگ سے پیسہ مانگا گیا ہے اس کے پاس پیسہ نہیں ہے اور سوال کرنے والے کا یہ مقصد ہے کہ یہ بزرگ ایسے اسباب پیدا کریں کہ اسے پیسہ نصیب ہو جائے اور اسباب کا پیدا کرنا چونکہ اللہ کا کام ہے اس لیے اللہ والے کام غیر اللہ سے کرانے کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے۔

**سوال چہارم: ایک شخص اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرتا ہے کہ اے اللہ مجھے پٹی باندھ دے کیا یہ جائز ہوگا؟**

**جواب:** یہ بات ہرگز جائز نہیں کیونکہ پٹی باندھنا بندوں کا کام ہے اور بندوں والے کام کا اللہ سے مطالبہ کرنا نادانی ہے۔

## لوگ شرک کیوں کرتے ہیں؟

معاشی، معاشرتی، تمدّنی اور سیاسی بے اعتدالیوں اور بدعنوانیوں کی تحریک زیادہ تر طبعی رجحان سے پیدا ہوتی ہے چوری کرنے والے شراب پینے والے، نشہ کرنے والے اور عصمت دری کرنے والے اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ ہم غلط کار ہیں مگر لالچ، طمع، عیش پسندی، سہل انگاری اور سُستی کی وجہ سے جو بھی کرتے ہیں، کیے جاتے ہیں، حالانکہ ان کی اندر کی آواز اور ضمیر کی پُکار اُن کو ملامت کرتی ہے کہ اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور یہ اس لیے ہوتا ہے کہ گناہ کا راستہ آسان، نشاط انگیز اور طبعی رجحان کے موافق ہوتا ہے اور نیکی کا راستہ دُشوار گُزار، کٹھن، اور طبعی رُجحان کے خلاف ہوتا ہے۔ لیکن غلط عقائد اور اوہام کی تاریکیوں میں سفر کرنے والے کسی طبعی رجحان کی وجہ سے نہیں بلکہ علمی بے مائیگی کی وجہ سے غلط سمتوں کی طرف گامزن ہوتے ہیں اور اُن میں اکثر مخلص، نیکی پسند اور شریف لوگ ہوتے ہیں مگر اس بات کا کیا علاج کہ پانی سے مکھن نِکالنے والا خواہ کتنا مخلص اور شریف ہو، ناکام اور نامراد ہی ہو گا اور دُودھ سے مکھن نکالنے والا اگرچہ کاہل اور کم عقل ہی کیوں نہ ہو کسی نہ کسی حد تک اپنی مُراد پانے میں کامیاب ہو گا، ارشاد ہوتا ہے: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ○ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



"(اے نبی) اِن سے فرمائیے کیا ہم تمھیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سے زیادہ ناکام و نامراد کون لوگ ہیں؟ وہ لوگ جن کی محنت و کوشش اور دوڑ دھوپ دُنیا میں ضائع ہوتی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ ہم نیکیاں کر رہے ہیں۔" (سورۃ الکھف آیت ۱۰۳،۱۰۴)

یعنی جو لوگ دُنیا میں شرک و بدعت کرتے ہیں وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نیک کام کر رہے ہیں حالانکہ جس کام کو اُنھوں نے نیکی سمجھ رکھا ہے وہ کتاب و سُنّت کی رُو سے بدترین گناہ ہے۔

مذہب پسند طبقہ نے عقائد و نظریات کے بارے میں جو ٹھوکر کھائی ہے اس کے بنیادی اَسباب صرف تین ہیں:

- **خُدا کا غلط تصوّر**
- **عبادت کا غلط تصوّر**
- **عابد و معبود کے تعلق کا غلط تصوّر**

❀ کتاب کے آئندہ حِصّہ میں ہم بڑی محنت، دیانتداری اور شائستگی سے کتاب و سُنّت کی ترجمانی کا پُورا پُورا حق ادا کریں گے اور واضح کریں گے کہ اللہ کے رسولوں نے شرک کا رَدّ کرنے میں کیا کیا ارشاد فرمائے اور شرک کے کیا کیا اَسباب بیان کیے ہیں۔ (اِنْ شَاءَ اللہ)

ہمارے بیان کی یہ نمایاں خصُوصیات ہوں گی کہ ہم پوری قوت سے کتاب و سُنّت کی ترجمانی کریں گے اور نہایت بیباکی سے غلط عقیدت کا رَدّ کریں گے اور اِس بات کی پروانہ کریں گے کہ کون کیا کہتا ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ ہی سے ہم اس کام کی توفیق طلب کرتے ہیں۔)

✳✳✳✳✳

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# خالق و مخلوق میں رشتہ داری

بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی عبادت و پرستش میں ترقی کرتا ہے اور اس کو اللہ کا قُرب نصیب ہو جاتا ہے تو اللہ اس سے پیار کرنے لگتا ہے اور یہ پیار مردوں سے بیٹوں کی طرح اور عورتوں سے بیوی اور بیٹیوں کی طرح ہوتا ہے، اور یہ پاکباز ہستیاں اللہ تعالیٰ سے اس طرح کام لیتی ہیں جس طرح بیٹا اپنے باپ سے اور بیوی اپنے خاوند سے کام لیتی ہے۔ اس قسم کے لوگ اللہ کے ہاں سفارش کر کے لوگوں کی مرادیں پوری کرا سکتے ہیں اور ان کی عبادت عین اللہ کی عبادت اور ان سے دُعائیں مانگنا عین اللہ سے دعائیں مانگنا ہے۔ اللہ پاک نے اِس باطل عقیدے کی بڑی سختی سے تردید کی اور فرمایا: ﴿وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا﴾ (سورۃ جن آیت ۳)

"اور یہ کہ بہت بلند ہے ہمارے رب کی شان، اُس نے کسی کو بیوی یا بیٹا نہیں بنایا۔"

اور ایک دُوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـــُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰــتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (سورۃ التوبۃ آیت ۳۰)

"اور یہودی کہتے ہیں کہ عُزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں کی طرح (مشابہت کر رہے ہیں) جو ان سے پہلے کافر ہوئے تھے اِن پر اللہ کی مار ہو، یہ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں۔"

اور ایک تیسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ (سورۃ المائدۃ آیت ۱۸)

"اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ فرمایئے تو پھر وہ خُدا تمہارے گناہوں پر تمہیں عذاب کیوں کرتا ہے؟ دَر حقیقت تم بھی ویسے ہی انسان ہو جیسے اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



انسان خُدا نے پیدا کیے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ زمین اور آسمان اور جو کچھ اِن کے درمیان ہے اسی کی مِلک (ملکیت) ہے اور اُسی کی طرف جانا ہے۔"

اور اسی طرح ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَفَاَصۡفٰىكُمۡ رَبُّكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰۤـئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِيۡمًا﴾ (سورۃ بنی اسرآءیل آیت ۴۰)

"(کیسی عجیب بات ہے کہ) تمہارے ربّ نے تو تمھیں بیٹے عطاء کیے اور خود اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا، بڑی جھوٹی بات ہے جو تم لوگ زبان سے نکالتے ہو۔"

## خالق اور مخلوق میں معاشقہ

بعض لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ جب کوئی انسان اللہ پاک کی بہت زیادہ عبادت کرتا ہے اور ہر طرف سے مُنہ پھیر کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اُس سے پیار کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیار بڑھتے بڑھتے عشق کی حد تک جا پہنچتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اُس بندے کا عاشق اور بندہ معشوق بن جاتا ہے چنانچہ اکثر بے مایہ واعظوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ؎

"محمد پہ عاشق خُدا ہو گیا۔"

اللہ تعالیٰ کو عاشق قرار دینے کے بعد اُسے روایتی عاشقوں کی صف میں کھڑا کر دیا گیا کہ جس طرح عام عاشق اپنے محبُوب کی ہر ادا کو پسند کرتے ہیں اور اس کی مرضی کے تابع ہوتے ہیں اور اس کی ہر جائز بات کو ماننے پر مجبُور ہوتے ہیں اِسی طرح اللہ پاک اپنے بیشمار معشوقوں کے آگے بے بس اور مُطیع فرمان ہو جاتا ہے اور وہ جو سفارش بھی کریں اللہ پاک کو اُسے مانے بغیر اور کوئی چارا نہیں ہوتا۔

یہ عقیدہ باطل ہے اور اللہ کی بارگاہ میں گستاخی ہے۔ قرآن و سُنت میں اللہ تعالیٰ کے لیے عاشق کا لفظ کسی ایک جگہ بھی استعمال نہیں ہوا۔ کیونکہ عشق ایک عیب ہے اور اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، اور عِشق ایک مرض ہے۔ اور اللہ کی ذات ہر مرض سے پاک ہے، عربی لغت کی مشہور کتاب قاموس میں ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اَلْجُنُوْنُ فُنُوْنٌ وَالْعِشْقُ مِنْ فَنِّهٖ يَسْتَجْلِبُهُ الْمَرْءُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِاسْتِحْسَانِ بَعْضِ الصُّوَرِ وَالشَّمَائِلِ۔ (1)

ترجمہ: "جنون کی بہت سی قسمیں ہیں، اور عشق بھی جنون کی ایک قسم ہے، اس مرض کو انسان اپنے نفس پر بعض صورتوں اور عادتوں کو پسند کر لینے سے وارد کر لیتا ہے۔"

چنانچہ ایک دانشور کا قول ہے: "کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا۔"

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد جلد سوم کے صفحہ ۱۵۱ میں فرماتے ہیں:

هٰذَا مَرَضٌ مِنْ اَمْرَاضِ الْقَلْبِ مُخَالِفٌ لِسَائِرِ الْاَمْرَاضِ فِيْ ذَاتِهٖ وَاَسْبَابِهٖ ...۔ (2)

ترجمہ: یہ (عشق) دِل کی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے اور یہ اپنی ذات اور اسباب کے لحاظ سے دوسری بیماریوں سے بہت مختلف ہے۔"

عاشق کے دِل و دماغ پر ہمیشہ پریشانی اور بے قراری کی کیفیت طاری رہتی ہے اور وہ بیم و رجاء کے دو پاٹوں میں پستا رہتا ہے۔ عرب کا ایک مشہور مقولہ ہے:

وَمَا فِي الْاَرْضِ اَشْقٰى مِنْ مُحِبٍّ وَاِنْ وَجَدَ الْهَوٰى حُلْوَ الْمَذَاقِ
تَرَاهُ بَاكِيًا فِيْ كُلِّ حِيْنٍ مَخَافَةَ فُرْقَةٍ اَوْ لِاشْتِيَاقِ
فَيَبْكِيْ اِنْ نَاَوْا، شَوْقًا اِلَيْهِمْ وَيَبْكِيْ اِنْ دَنَوْا، حَذَرَ الْفِرَاقِ (3)

"دُنیا میں عاشق سے بڑھ کر کوئی بد نصیب نہیں۔ اگرچہ عشق بازی کو کتنا ہی مزیدار خیال کرے۔ تم عاشق کو ہر وقت روتا ہوا پاؤ گے اشتیاقاً یا جدائی کے ڈر سے۔ وصل کے وقت تو اُسے جُدائی کا تصوّر پریشان کرتا ہے اور جُدائی کے وقت اُسے معشوق کی یاد ستاتی رہتی ہے۔"

مختصر یہ کہ عشق کا جذبہ کسی مُشکل الحصول ضرورت کے احساس کی پیداوار ہے اور اللہ کی ذات ہر ضرورت اور اشکال سے پاک ہے۔ اللہ پاک کو اپنی مخلوق کا عاشق کہنا جہالت ہے اور اُس کی بارگاہ میں گستاخی ہے۔ اللہ پاک اپنی مخلوق سے عشق بازی نہیں کرتا، وہ بے نیاز ہے

---

(1) (رحمۃ للعالمین صفحہ ۵۶۹)
(2) (زاد المعاد ۴/۲۴۴۔ ط الرسالۃ)
(3) (اغاثۃ اللهفان ۱/۶۳۔ ط الرسالۃ دار عالم الفوائد دیوان الحماسۃ ۲/۶۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اور ہر ضرورت و احتیاج سے بلند تر ہے۔

عابد و معبود کا تعلق بیان کرنے کے لیے قرآن مجید اور حدیث پاک میں محبت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ محبّت نفس کے صحیح میلان اور عشق نفس کے غلط میلان کا نام ہے۔ لیکن اللہ کی محبت اپنے مبدأ کے لحاظ سے مخلوق کی محبّت سے مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ کی محبت اُس کی دوسری صفات کی طرح بے مثل اور انسانی فہم وادراک سے خارج ہے۔

اللہ کے محبوب اُس کی بارگاہ میں شوخیاں نہیں کرسکتے۔ اُس کی اجازت کے بغیر نہیں بولتے اور اُس کی بارگاہ میں کوئی نامناسب سفارش اور ناپسندیدہ مطالبہ پیش نہیں کرتے بلکہ اُس کی ہیبت و جلال سے لرزہ براندام رہتے ہیں، ارشادِ الٰہی ملاحظہ ہو: ﴿لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ﴾ (سورۃ الانبیاء آیت ۲۷،۲۸)

"اللہ کے محبوب اُس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور اُس کے حکم پر چلتے ہیں، اللہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے پیچھے ہے اور وہ اُسی کے حق میں سفارش کرتے ہیں جس پر وہ راضی ہو اور وہ اُس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔"

## دُنیوی خوشحالی معیارِ حق نہیں

عام مشرک لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے مذہب اور عقیدہ کو پسند کرتا ہے انہیں دُنیا میں خوشحال بناتا ہے اور اُن پر اپنی نعمتوں کی بارش کرتا ہے۔ اور جن لوگوں کی رَوش کو ناپسند کرتا ہے ان کو غریب اور مسکین بنا دیتا ہے اور وہ دُنیا میں خستہ حال ہو جاتے ہیں۔ یہ خیال باطل ہے، امیری اور غریبی، خوشحالی اور بدحالی اللہ کے راضی یا ناراض ہونے کا معیار نہیں ہے، قرآن مجید نے واضح فرمایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے سرداروں نے یہ کہہ کر ہی اُن کی تعلیم و ہدایت قبول کرنے سے اِنکار کیا تھا کہ اِن پر ایمان لانے والے غریب لوگ ہیں: ﴿قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ﴾ (سورۃ الشعرآء آیت ۱۱۱)

"قوم نے جواب دیا کہ ہم تجھ پر ایمان لائیں! تیری تابعداری تو رَذیل لوگوں نے کی ہے۔"

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**فرعون کا عقیدہ:** فرعون کو بھی یہی غلط فہمی تھی ارشاد ہوتا ہے:﴿وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ○ فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ﴾

(سورۃ الزخرف، آیت ۵۱، ۵۲، ۵۳)

”اور فرعون نے اپنی قوم میں پُکار کر کہا کہ میری قوم! کیا میں مُلکِ مصر کا بادشاہ نہیں ہوں اور کیا یہ نہریں میرے نیچے نہیں بہ رہی ہیں کیا تم لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ میں بہتر ہوں یا یہ ذلیل شخص جو اپنی بات بھی کھول کر بیان نہیں کر سکتا۔ (اگر یہ خُدا کا رسُول ہے) تو کیوں نہ اس پر سونے کے کنگن اُتارے گئے یا فرشتوں کا ایک دستہ اس کے لیے کیوں نہ آیا؟۔“

⊙ فرعون کا یہ مطلب ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہوتے تو دُنیا میں خوشحال ہوتے اور میں اگر جھوٹا ہوتا تو مجھ پر نعمتوں کی بارش نہ ہوتی۔

**کفارِ مکّہ کا عقیدہ:** کفارِ مکّہ کا یہ بھی خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو مال و دولت دیتا ہے اسی بات پہ دیتا ہے کہ ان کے دین اور مذہب کو اچھا جانتا ہے اس لیے قرآن مجید عرب کے دو مشہور شہروں مکّہ اور طائف میں سے کسی بڑی ہستی پر نازل ہونا چاہیے تھا۔

ارشادِ الٰہی ملاحظہ ہو: ﴿وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ﴾ (سورۃ الزخرف، آیت ۳۱) ”اور وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن دونوں شہروں کے بڑے آدمیوں میں سے کسی پر کیوں نہ نازل کیا گیا؟۔“

❀ مطلب یہ ہے کہ اگر خُدا نے کوئی رسُول بھیجنا ہوتا تو وہ ہمارے اِن مرکزی شہروں میں کسی بڑے آدمی کو اِس کے لیے منتخب کرتا، رسول بنانے کے لیے اللہ کو ملا بھی تو وہ شخص جو یتیم پیدا ہُوا۔ جس کے حِصّے میں کوئی میراث نہ آئی اور جس نے بکریاں چرا کر جوانی گزاری ہے۔

اللہ پاک نے اس باطل (عقیدہ) کا رد کیا، ارشاد ہوتا ہے:

﴿اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ﴾ (سورۃ الزخرف، آیت ۳۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



”کیا آپ کے ربّ کی رحمت کے تقسیم کرنے والے یہ لوگ ہیں؟“

❀ یعنی میری نبوت میری رحمت ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں اور اُن لوگوں کو یہ غلط فہمی کیوں پیدا ہوئی کہ محمدّ ﷺ چھوٹا آدمی ہے۔ مکّہ اور طائف کے جن بڑے آدمیوں کی طرف یہ اشارہ کر رہے ہیں تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ وہ بڑے نہیں بلکہ اللہ کا نبی ہی اُن سے بڑا ہے۔

نام لیوا جس کے شاہنشاہ عالم کے ہُوئے
جانشین قیصر کے وارث مسندِ جم کے ہوئے

## سوال: اللہ شرک سے کیوں نہیں روکتا؟ اور بعض لوگ یہ بات بھی کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ہمارا مسلک ناپسند ہے تو پھر ایسا کیوں کرنے دیتا ہے؟

**جواب:** ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (سورۃ النحل، آیت ۳۵)

”اور مشرک یہ بات کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اُس کے سوا کسی اور کی عبادت کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے ایسے ہی بہانے اِن سے پہلے کے لوگ بناتے رہے ہیں، کیا رسُولوں پر صاف صاف بات پہنچا دینے کے سِوا اور بھی کوئی ذمہ داری ہے؟۔“

⊙ یہ استدلال عِلم و عقل کے سراسر خلاف ہے ورنہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ دُنیا میں جس قدر بھی گناہ ہو رہے ہیں وہ سب کے سب اللہ پاک کو پسند ہیں لہٰذا قانون اور اخلاق کو اِن پر پابندی عائد کرنے کا کوئی حق نہیں اور یہ غلط فہمی اس لیے پیدا ہوئی کہ اُنہوں نے اللہ کی مشیّت اور اللہ کی رِضا کو یکساں سمجھ لیا حالانکہ اِن دونوں میں بڑا فرق ہے۔

**اللہ کی مشیّت:** اللہ کی مشیّت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو نیکی اور گناہ دونوں کام کرنے کی آزادی عطا کی ہے، چور جب چوری کرنے نکلتا ہے اور نمازی جب نماز کے لیے نکلتا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ہے تو دونوں فریق اللہ کی عطاء کردہ آنکھوں، کانوں، ہاتھوں، پاؤں اور دِل و دماغ کو آزادی سے اِستعمال کرتے ہیں۔

اللہ پاک نہ تو چور پر فوری گرفت کرتا ہے اور نہ ہی نمازی کو فوری اِنعام دِیتا ہے، اگر اللہ پاک ایسا کرتا تو نیکی اور گُناہ دُونوں جَبرِی عمل بن جاتے اور اللہ پاک ایسا کرنا پسند نہیں کرتا کیونکہ جَبر و اِکراہ سے کرائی جانے والی نیکی اور گناہ پر جَزا و سزا دینا عدل و اِنصاف کے خلاف ہے۔ لہٰذا چور اور نمازی دونوں کو اپنا اپنا کام کرنے کی آزادی دی گئی ہے تاکہ جو چاہیں سو کریں اِن کے کاموں میں اللہ کی طرف سے کوئی رُکاوٹ نہیں ڈالی جاتی، قرآن مجید اس حقیقت کو اللہ کی "مشیّت" سے تعبیر کرتا ہے۔

**اللہ کی رضا:** اللہ پاک نیکی کو پسند اور گناہ پر غضبناک ہوتا ہے۔ البتہ اللہ کی "غضب و رِضا" کا تصوّر اِنسانی غضب و رِضا سے قطعی مختلف ہوتا ہے، دونوں کی حقیقت جُدا جُدا ہے۔ اِنسانی غضب و رِضا ایک جذباتی اور اِنفعالی کیفیت کا نام ہے اور خُداوندی غضب و رِضا بے مِثل اور بے نظیر ہے اور اللہ پاک کی دُوسری صفات کی طرح انسانی حیطۂ اِدراک سے باہر ہے۔

**خوشحالی اور بدحالی اللہ کی آزمائش ہے:** قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ تو دُنیا کی خوشحالی اللہ کے راضی ہونے کا نشان ہے اور نہ ہی خستہ حالی اللہ کے ناراض ہونے کی علامت ہے بلکہ اللہ پاک اِنسان کو مال و دولت اور عزّت و اِقتدار دے کر بھی اور فقر و فاقہ اور غلامی دے کر بھی آزماتا ہے، مال و دولت دے کر یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ کِس حد تک خُدا کا شکر گُزار ہے اور تکلیف دے کر آزمانا چاہتا ہے کہ وہ کِس حد تک صبر و قناعت سے کام لیتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ﴾

"مگر اِنسان کا یہ حال ہے کہ اس کا ربّ جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو اُسے عزّت و نعمت دیتا ہے تو اِنسان کہتا ہے کہ میرے ربّ نے میری عزّت بنائی ہے اور جب وہ اُس کو دُوسرے طریقے سے آزمائش میں ڈالتا ہے اور اُس پر رزق تنگ کر دیتا ہے تو انسان کہتا ہے کہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کر دیا ہے"۔ (سورۃ الفجر، آیت ۱۵،۱۶)

**خُلاصہ:** جن لوگوں نے خُوشحالی اور بدحالی کو حق و باطل کا معیار ٹھہرایا ہے اُن کے نزدیک توحید اور شِرک میں سے جو مسلک بھی انسان کو فائدہ پہنچائے وہ حق اور جو ایسا نہ ہو وہ باطل ہے قرآن مجید اس قِسم کے لوگوں کو منافق اور بے ایمان ٹھہراتا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴾ (سورۃ الحج، آیت ۱۱)

"اور کچھ لوگ اللہ کی عبادت ایک کِنارہ پر ہو کر کرتے ہیں پھر اِس کے بعد اگر کوئی فائدہ ہو تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی آزمائش درپیش ہو تو پھر جاتے ہیں، انہوں نے اپنی دُنیا اور آخرت دُونوں کو برباد کر دیا اور یہ کُھلا نقصان ہے۔"

**تفسیر:** "ہجرت کے بعد کچھ لوگ مدینہ منورہ میں آکر آباد ہو گئے، ان کی یہ حالت تھی کہ اسلام لانے کے بعد جو شخص خوب تندرست ہوتا اور کاروبار میں ترقی کرتا اور اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا یا اُسے کسی قسم کا اور فائدہ حاصل ہوتا تو کہتا تھا کہ اسلام اچھا دِین ہے اِس کی برکتوں سے ہم خوش ہو گئے، اور جس کو اسلام لانے کے بعد اتفاق سے بیماری ہو جاتی یا جسے کاروبار میں نقصان ہوتا یا لڑکی پیدا ہوتی یا اور کوئی نقصان ہوتا تو وہ کہتا تھا کہ اسلام اچھا دین نہیں ہے اور اِس کے بعد بعض لوگ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جاتے تھے۔" [1] ✳✳✳✳✳

## نظریۂ توسّل

کفارِ عرب اللہ پاک کو مانتے اور اُس کی عبادت بھی کرتے تھے اور اِس کے علاوہ وہ اولیاء، انبیاء، فرشتوں، جنات اور مختلف دیوی دیوتاؤں کو بھی مانتے اور اُن کی عبادت کیا کرتے تھے۔ لیکن اُن ہستیوں کی وہ خُدا سمجھ کر نہیں بلکہ "وسیلہ" سمجھ کر پُوجتے تھے، ملاحظہ ہو:

[1] تفسیر ابن کثیر ۵/۴۰۱ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، وانظر صحیح البخاری رقم (۴۷۴۲)۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**پہلی دلیل:** ﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (سورۃ العنکبوت، آیت ۶۱)

"اور اگر تم اِن لوگوں سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کِس نے پیدا کیا ہے اور چاند اور سُورج کو کِس نے کام پر لگایا ہے تو یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر یہ کِدھر دھوکہ کھا رہے ہیں۔"

**دوسری دلیل:** ﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾

"اور اگر تم اِن سے پوچھو کہ کِس نے آسمان سے پانی برسایا اور اِس کے ذریعے مُردہ پڑی زمین کو زندہ کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ یہ کام اللہ نے کیا کہو الحمد للہ بلکہ ان کے اکثر (لوگ) بے عقل ہیں۔" (سورۃ العنکبوت، آیت ۶۳)

**تیسری دلیل:** ﴿قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ﴾ (سورۃ المؤمنون، آیت ۸۸،۸۹)

"(اے نبی) ان سے ارشاد فرمایئے کہ بتاؤ ہر چیز پر کِس کی بادشاہی ہے اور کون ہے وہ جو پناہ دیتا ہے اور اُس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا، یہ لوگ ضرور کہیں گے کہ یہ بات تو اللہ کے لیے ہے فرما دیجئے کہ پھر تم کو کیا جادو کیا جاتا ہے؟۔"

**چوتھی دلیل:** ﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ (سورۃ یونس، آیت ۳۱)

"(اے نبی) آپ اِن لوگوں سے پوچھیں کہ تم کو آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے اور سُننے اور دیکھنے کی قوتیں کِس نے پیدا کیں اور کون مُردہ سے زندہ اور زندہ سے مُردہ نکالتا ہے اور کون اِس نظمِ عالم کی تدبیر کرتا ہے تو یہ لوگ ضرور کہیں گے کہ یہ سب کام اللہ کرتا ہے پھر تم ڈرتے کیوں نہیں۔"

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



❀ اِن آیات سے ثابت ہوا کہ کفارِ عرب اور یہود اور نصاریٰ سب اللہ کو مانتے اور اُس کی عبادت کرتے تھے لیکن اُن کی عبادت خالص خُدا کے لیے نہ تھی بلکہ اُس کے ساتھ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت عُزیر علیہ السلام، حضرت مسیح علیہ السلام اور دیگر بزرگوں کو بھی شاملِ عبادت کرتے تھے۔

⊙ اُن سے دُعائیں کرتے، نذر و نیاز دیتے، اُن کی قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے، میلے لگاتے اور دُور دراز کا سفر کر کے زیارت کرنے آتے اور سلامی دیتے تھے۔ اور جب اِن سے سوال کیا جاتا کہ آپ غیر اللہ کی عبادت کیوں کرتے ہیں یہ تو شرک ہے تو وہ یُوں کہا کرتے تھے کہ: یہ بڑے بڑے بزرگ ہیں اللہ کی بارگاہ میں اِن کی سُنی جاتی ہے اِنہیں راضی کر لیا جائے تو اللہ راضی ہو جاتا ہے، یہ مہربان ہو جائیں تو اللہ مہربان ہو جاتا ہے۔ ہم لوگ اِن کو خدا سمجھ کر نہیں پُوجتے بلکہ انہیں اللہ کے بندے ہی سمجھتے ہیں اور اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ خیال کرتے ہیں۔ یہ بزرگ ہماری دُعائیں اللہ تک پہنچاتے ہیں اور اِنہی کی مہربانیوں سے اللہ پاک ہماری دُعاؤں کو سُنتا اور قبول کرتا ہے۔ اللہ پاک نے اِس باطل عقیدے کا رد کیا اور فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ﴾ (سورۃ الزمر، آیت ۳)

”اور وُہ لوگ جنہوں نے اللہ کے سِوا اولیاء پکڑے ہیں وہ یُوں کہتے ہیں کہ ہم اِن کی عبادت اِس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب کر دیں اللہ اِن کے درمیان یقیناً ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔“

❀ اِس آیتِ پاک سے سات باتیں ثابت ہوتی ہیں:

① ۔ کفارِ عرب اللہ پاک کو مانتے تھے لیکن اُس کے ساتھ وہ مختلف فوت شدہ بزرگوں کی عبادت بھی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کی رِضا حاصل کرنے کا وسیلہ ہیں۔

② ۔ کسی بزرگ کو وسیلہ سمجھ کر پُوجنا یا مستقل خُدا سمجھ کر پوجنا دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں ہی شرک اور حرام ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



③۔ غیر اللہ کی عبادت اللہ کی رِضا کا وسیلہ نہیں ہو سکتی کیونکہ غیر کی عبادت شِرک ہے اور شِرک کرنے سے خُدا کی رِضا نہیں بلکہ غضب نازل ہوتا ہے۔

④۔ اللہ پاک اپنے بندوں کی فریاد ہر وقت سُنتا ہے، ہر زبان میں سُنتا ہے، اُس کے دروازے پر کوئی سنتری اور چوبدار نہیں اور اُس کی بارگاہ میں عرضی پیش کرنے کے لیے کوئی وکیل اور ترجمان نہیں۔ وہ سب کی عرضیاں براہِ راست سُنتا اور قبول کرتا ہے۔

⑤۔ جن لوگوں نے اولیاء اور انبیاء کو وسیلہ بنانے کا فن ایجاد کیا ہے وہ کسی ایک بزرگ کے وسیلہ بنانے پر کبھی اکٹھے نہیں ہو سکے، اُن میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے، بلکہ ہر ملک ہر شہر اور ہر بستی میں جُدا جُدا بزرگوں کو وسیلہ بنایا جاتا ہے اور آئے دن اِن کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

⑥۔ اللہ پاک نے کبھی یہ حکم نہیں دیا اور اُس کے رسولِ پاک ﷺ نے بھی یہ حکم نہیں دیا اور خود اِن بزرگوں نے بھی یہ حکم نہیں دیا کہ ہماری عبادت کرو اور اسے اللہ کی رضا کا وسیلہ بناؤ۔

⑦۔ اور اللہ پاک نے یہ حکم بھی نہیں دیا کہ دُعا مانگتے وقت فوت شدہ بزرگوں کو وسیلہ بناؤ۔ ہاں اگر کوئی بزرگ زندہ ہو اور ہمارے سامنے موجود ہو اور ہمارے حق میں دُعا کرنے پر رضا مند ہو تو اُس کو شریکِ دُعاء کرنا مسنون ہے۔

⊙ لیکن وہ بزرگ جو دفن کر دیئے گئے ہیں وہ ہماری دُعاؤں کو نہیں سُن سکتے اور بفرضِ محال اگر سُنتے ہیں تو ہمیں اِس بات کا عِلم نہیں کہ وہ ہمارے لیے دُعا کرنا اور سفارش کرنا پسند بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ اِس کے لیے تیار ہی نہ ہوں۔ جب تک سفارشی کی رضا مندی اور آمادگی کا عِلم نہ ہو، اُس کو سفارشی سمجھنا اور وسیلہ بنانا بیہودگی ہے۔

❀ گزارش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ جو لوگ دفن شدہ بزرگوں کو غائبانہ یا اُن کی قبروں پر جا کر "وسیلہ" بناتے ہیں۔ اُن کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں جس سے ثابت ہو کہ یہ بزرگ "وسیلہ" بننے کے لیے تیار بیٹھے ہیں، ان لوگوں نے جھوٹ مُوٹ ہی یہ فرض کر لیا ہے کہ وہ ہماری دُعاؤں کو خُدا کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**سوال: اس آیت پاک کا کیا مطلب ہے:**

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوٓا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾ (سورۃ المائدۃ، آیت ۳۵)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔"

❀ اِس آیت میں ہر مومن کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی رِضا اور اُس کی محبّت حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کرے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وسیلہ کیا ہے؟ اس کا جواب بھی قرآن مجید سے سُننا چاہیے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (سورۃ آلِ عمران آیت ۳۱)

"(اے نبی) فرما دیجئے کہ اگر تم کو اللہ سے محبّت کرنا ہو تو میری پیروی کرو اللہ تُم سے محبّت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہوں کو بھی معاف فرمائے گا وہ غفور رحیم ہے۔"

❀ اس آیتِ پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے جس وسیلہ کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے وہ اُس کے حبیب ﷺ کی پیروی ہے۔ جو لوگ اِس کو چھوڑ کر کوئی دُوسرا وسیلہ تلاش کرتے ہیں گمراہ ہیں۔

## اللہ تعالیٰ کو وسیلے کی ضرورت نہیں

مشرک قوموں نے اللہ کی بارگاہ کو اِنسان کے شاہی درباروں پر قیاس کیا ہے حالانکہ اِن دونوں میں کوئی بھی وجہ اِشتراک نہیں، بادشاہوں کو اپنی سلطنت کا نظام چلانے کے لیے مددگاروں اور اہل کاروں کی ضرورت ہوتی ہے وہ اکیلے اِس ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکتے اِس لیے اپنا ہاتھ بٹانے کے لیے مختلف محکموں کے سربراہ اور انچارج مقرر کرتے ہیں۔

لیکن اللہ کی ذات ہر قسم کی کمزوریوں اور ضرورتوں سے پاک ہے، وہ کائنات کی غیر محدود سلطنت کا نظام خود کرتا ہے اور اکیلا کرتا ہے اسے تھکان نہیں ہوتی، اُس پر نیند اور غفلت طاری نہیں ہوتی، اُسے کھانے پینے اور آرام کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور کسی سے مشورہ کرنے، اِجازت لینے اور سوچنے کی حاجت نہیں ہوتی وہ اپنی ذات اور صفات میں بے مثل اور بے نظیر ہے۔ لہٰذا خُدا کی بادشاہی کو دُنیا کے درباروں پر قیاس کرنا اور اُسے درباریوں اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



مصاحبوں کا محتاج سمجھنا پرلے درجے کی حماقت اور گستاخی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

"پس اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کرو، اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔" (سورۃ النحل آیت ۷۴)

❀ یعنی اللہ تعالیٰ کو دُنیا کے بادشاہوں، راجوں اور مہاراجوں پر قیاس نہ کرو کہ جس طرح اُن کے مصاحبوں کے بغیر کوئی شخص اُن تک اپنی عرضی نہیں پہنچا سکتا اِسی طرح اللہ کے متعلق بھی یہ گمان کرنے لگو کہ وہ اپنے شاہی محل میں فرشتوں، اولیاء، اور دُوسرے دوستوں کے درمیان گھرا بیٹھا ہے اور کسی کا کوئی کام اُن کے وسیلہ کے بغیر نہیں ہو سکتا ایسا سوچنا غلط اور خُدا کی بارگاہ میں گستاخی ہے۔

## وسیلہ بنانا شرک ہے

گزشتہ زمانہ کے مشرک لوگ بھی اللہ پاک کی عبادت براہِ راست نہیں بلکہ مختلف بزرگوں کے توسل سے کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کی بارگاہ میں رَسائی حاصل کرنے کا وسیلہ ہیں اور یہ اُس کے غضب کو ٹھنڈا کر سکتے ہیں:

﴿فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا ❶ اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ﴾ (سُورۃ الاحقاف، آیت ۲۸)

"پھر اُن ہستیوں نے ان کی کیوں مدد نہ کی جن کو خُدا کے عِلاوہ انہوں نے وسیلہ سمجھ کر خُدا بنا رکھا تھا۔ بلکہ وہ اِن سے کھوئے گئے اور یہ تھا ان کے بناوٹی اور جھوٹے عقیدوں کا انجام جو انہوں نے خود گھڑ رکھے تھے۔"

❀ یعنی جن ہستیوں کی پختہ قبریں اس لیے بنائی گئیں کہ مرنے کے بعد یہ ہماری مُشکل کُشائی کرتے ہیں اور جن بزرگوں کے نام کی نذر و نیاز اِس لیے دی جاتی تھی کہ یہ قبر میں دفن ہونے

---

❶ لفظ قربان کی تشریح: قُرْبَانُ الْمَلِكِ مَنْ يُتَقَرَّبُ بِخِدْمَتِهِ اِلَى الْمَلِكِ وَ يُسْتَعْمَلُ ذٰلِكَ لِلْوَاحِدِ وَالْجَمْعِ۔ "جن لوگوں کی خدمت و خوشامد کرنے سے شاہی درباروں میں رسائی حاصل ہو، انہیں قُربان کہا جاتا ہے اور یہ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔" (غریب القرآن للاصفہانی، جلد ا، صفحہ ۳۹۹)۔(ح ن ا)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



کے بعد ہمارے فریاد رس ہیں اور جن دیوتاؤں کے نعرے اِس لیے لگائے جاتے تھے کہ یہ ہماری دستگیری کریں گے جب خُدا کا عذاب آیا تو یہ اِن کے کسی کام نہ آسکے کیونکہ مشرکانہ کی پوری عمارت ہی جُھوٹ پر کھڑی کی گئی ہے یعنی یہ بات بھی جھوٹ ہے کہ مرنے والا بزرگ دُنیا والوں کی فریاد سُنتا ہے اور یہ بات بھی جُھوٹ ہے کہ اِن کی دربارِ خداوندی میں پہنچ ہے اور یہ بات بھی جُھوٹ ہے کہ اِنہیں لوگوں کی قِسمت بنانے اور بگاڑنے کا اختیار ہے اور یہ بات بھی جُھوٹ ہے کہ اِن کی پرستش کرنے سے خُدا پاک راضی ہو جاتا ہے۔

سیّد رشید رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر المنار جلد سوم صفحہ ۱۱۹ میں لکھتے ہیں کہ جنگِ عظیم کے بعد جب شہر بخارہ کے مسلمانوں کو بتایا گیا کہ سوشلسٹ فوج اِس شہر پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں تو اُنہوں نے قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق اس کے دفاع کا کوئی انتظام نہ کیا اور کہنے لگے کہ: اِنَّ شَاهَ نَقْشَبَنْدَ هُوَ حَامِیْ هٰذِهِ الْبِلَادِ فَلَنْ یَسْتَطِیْعَهَا اَحَدٌ؟ ”شاہ نقشبند اس علاقے کے محافظ ہیں لہٰذا اِس کو کوئی دُشمن فتح نہیں کر سکتا۔“

تاریخ شاہد ہے کہ بالشویکوں نے ۱۹۲۰ء میں مسلمانوں کے علاقے پر حملہ کیا، مساجد کو مسمار کیا، عُلماء کو قتل کیا، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا اور مسلمانوں کی طویل عرصہ عظمت کو خاک میں ملایا اور آج ساٹھ سال گزر جانے کے باوجود مسلمان اپنے دُشمن سے گلو خلاصی نہیں کرا سکے۔ اسی طرح فرانس نے جب ایران پر چڑھائی کی تو ایرانی مسلمان اُس کے دفاع کے لیے تیار نہ ہوئے اور ایک مشہور بزرگ حضرت ادریس رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ اِس بزرگ کی روحانی امداد سے دُشمن کے ہتھیار بیکار، فوج خوف زدہ اور مورچے تباہ ہو جائیں گے لہٰذا ہم لوگوں کو کسی قِسم کی کاروائی کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ✳✳✳✳✳

# جہالت

نادان اِنسان نے جب اُونچے اُونچے پہاڑوں، سرسبز درختوں، کارآمد جانوروں، بہتے ہوئے ندی نالوں، چمکتے ہوئے ستاروں اور گردش کرتے ہوئے سورج اور چاند کو دیکھا کہ اِس کی ضرورتیں اور زندگی کا سامان پیدا کر رہے ہیں تو اِنہیں مستقل خُدا اور حاجت روا سمجھ کر اِن کی پرستش

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



کرنے لگا اور اِن کے حقیقی خالق کو بھول گیا یہ اِس کی نادانی اور جہالت تھی۔

اور اسی طرح انسان نے جب وحشی درندوں، موذی جانوروں، آتش فشاں پہاڑوں اور وبائی بیماریوں کی تباہ کاریوں کا مشاہدہ کیا تو خوف زدہ ہو گیا اور اپنی جہالت سے یہ خیال کیا کہ یہ چیزیں اپنے ذاتی تصرّف اور اختیار سے انسان کو نقصان پہنچارہی ہیں اور یہ خُدا ہیں۔ اِنسان نے وبائی بیماریوں کو جب دیوی اور دیوتا سمجھا اور اُن سے ڈرنے لگا تو اُس نے مختلف بیماریوں کے بُت اور آستانے بنا کھڑے کیے اور اُن کے شر سے بچنے کے لیے اُن پر بھینٹ چڑھائی اور طرح طرح کی بیہودہ حرکتیں کیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کو جس چیز میں بھی کوئی فائدہ نظر آیا یا نقصان کا خطرہ محسوس ہوا تو اُسی کو اُس نے خُدا بنا لیا اور اس کی پرستش کرنے لگا یہاں تک کہ دیویوں اور دیوتاؤں کی تعداد حد وشمار سے باہر ہو گئی۔ اور اسی طرح انسان نے جب انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات اور کمالات کو دیکھا تو یہاں بھی اپنی نادانی سے یہ عقیدہ بنا لیا کہ اِنہیں خُدائی کاموں میں دخل اور اختیار ہے اور یہ حاجت روائی اور مُشکل کُشائی میں اللہ کے ساتھ حِصّہ دار ہیں۔ اللہ پاک نے اِن سب عقائد کا رَدّ کیا اور انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے حسبِ ذیل احکام نازل کیے۔

**ہر چیز اللہ کے قبضہ ٔ قُدرت میں ہے:** دینِ اسلام نے انسان کو سب سے پہلا یہ سبق پڑھایا کہ کائنات میں کوئی چیز بھی ذاتی طور پر انسان کے نفع اور نقصان کی مالک نہیں بلکہ مٹی کا ایک ایک ذرہ، پانی کا ایک ایک قطرہ اور درختوں کا ایک ایک پتا اُس ذات کے قبضہ قدرت میں ہے جس نے اِنہیں پیدا کیا اور زندگی بخشی، ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (سورۃ یٰس، آیت ۸۳)

”پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور تم اُسی کی طرف پلٹائے جانے والے ہو“۔

❀ یہ سورج، چاند اور ستارے اور یہ خوبصورت زمین اور پانی یہ بلند و بالا پہاڑ کارخانۂ عالم کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



پُرزے ہیں، ایک آئین اور نظام کے پابند ہیں اور اللہ کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ﴾ (سورۃ یٰس، آیت ۳۷، ۴۰)

"اور اُن کے لیے ایک اور نشانی رات ہے ہم اُس کے اُوپر دن ہٹا دیتے ہیں تو اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور سورج وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے یہ زبردست علیم ہستی کا باندھا ہوا حساب ہے اور چاند اِس کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ اُن سے گُزرتا ہُوا وہ پھر کھجور کی خشک شاخ کی مانند رہ جاتا ہے۔ نہ سُورج کے بس میں یہ ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دِن سے پہلے آسکتی ہے سب ایک ایک فلک میں تَیر رہے ہیں۔"

❀ یعنی دِن رات کا اُلٹ پھیر سُورج چاند کی گردش ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ جاری ہے اِس میں خُدا کی ہستی اور اُس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں۔

**اِنسان سب مخلوق سے افضل ہے:** اِسلام نے اِنسان کو دُوسرا سبق یہ دیا ہے کہ وہ اپنی پیدائش کے لحاظ سے سب مخلوق سے افضل ہے اور ہر چیز کا درجہ اِنسان سے کمتر ہے اور ہر چیز کِسی نہ کِسی طریقے سے اِنسان کی خدمت اور چاکری کے فرائض سر انجام دے رہی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا﴾ (سورۃ بنی اِسرآءیل آیت ۷۰)

"اور ہم نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی اور اِنہیں خشکی اور تری میں سواریاں عطا کیں اور اِن کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فضیلت دی" ۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند

❀ یعنی یہ ایک کُھلی حقیقت ہے کہ اِنسان کو یہ بزرگی اور اِقتدار کسی جن، فرشتے اور ستارے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



نے عطاء نہیں کیا اور نہ ہی کسی نبی اور ولی کے توسّل سے حاصل ہوا ہے یقیناً یہ اللہ کی بخشش اور اُس کا کرم ہے پھر اِس سے بڑھ کر حماقت اور جہالت کیا ہو سکتی ہے کہ اِنسان اِس مرتبے پر پہنچ کر اللہ کے بجائے اُس کی مخلوق کی پرستش کرے۔

**اللہ کے سوا اِنسان کا کوئی معبود نہیں:** اِسلام نے اِنسان کو تیسرا یہ سبق دیا ہے کہ کائنات میں سے کوئی چیز بھی اِنسان کا آقا اور معبود نہیں ہے۔ بلکہ آقا اور معبود وہ ذات ہے جس نے اِن چیزوں کو پیدا کیا اور زندگی و بقاء عطاء کی۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (سورۃ حٰم السجدۃ، آیت ۳۷)

"اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں یہ رات اور دِن اور سورج اور چاند اور نہ سجدہ کرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اُس اللہ کو جس نے اِنہیں پیدا کیا اگر فی الواقع تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو۔"

بعض لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ پاک سُورج اور چاند کی شکل میں ظاہر ہوا ہے اور یہ سب چیزیں اس کے نُور کا مظہر ہیں۔ اللہ پاک نے اِس باطل عقیدے کا ردّ کیا اور فرمایا کہ یہ چیزیں اُس کی قُدرت کا مظہر ہیں، اُس کے نور کا مظہر نہیں ہیں، اِن پر غور کرنے سے اللہ کی ہستی اور اُس کی توحید کا علم حاصل ہوتا ہے۔

**انبیائے کرام علیہم السلام بھی اللہ کے بندے ہیں:** اِسلام نے انسان کو چوتھا یہ سبق پڑھایا کہ کوئی نبی، ولی، شہید، فرشتہ، اور دیوی دیوتا اِنسان کا معبود نہیں، اُس کا حاجت رَوا اور مُشکل کُشا نہیں بلکہ اللہ کے بندے اور اُس کی مخلوق ہیں: ﴿اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا﴾ (سورۃ مریم آیت ۹۳)

"آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اُس کے حضور میں بندوں کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں۔"

انبیائے کرام علیہم السلام کا درجہ بہت بلند ہے وہ سب سے افضل مخلوق ہیں۔ لیکن اللہ پاک نے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



نبی کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ کسی کو اپنا بندہ کہہ کر پکارے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾

(سورۃ آلِ عمران، آیت ۷۹)

"کسی اِنسان کو اِس بات کی اجازت نہیں کہ اللہ تو اس کو کتاب، حکومت اور نبوت عطاء کرے اور وہ لوگوں سے یہ بات کہے کہ اللہ کے بجائے میرے بندے بن جاؤ وہ تو یہی کہے گا کہ سچے ربّانی بن جاؤ جیسا کہ اس کتاب کا تقاضا ہے جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔"

❀ اس آیت کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ کوئی شخص بھی کسی کا بندہ نہیں ہو سکتا بلکہ سب کے سب اللہ کے بندے یعنی اُس کے پیدا کیے ہوئے اور مطیع فرمان ہیں۔

**معجزہ اللہ کا فعل ہوتا ہے:** اسلام نے پانچواں سبق یہ دیا ہے کہ معجزہ نبی کا فعل نہیں بلکہ اللہ کا فعل ہوتا ہے اور اُس کو نبی کی تائید کے لیے بطور نشان کے ظاہر کیا جاتا ہے اور کوئی معجزہ نبی کے اختیار اور مرضی سے نہیں بلکہ اللہ کی مرضی اور ارادے سے ظاہر ہوتا ہے: ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ﴾ (سورۃ الرعد، آیت ۳۸)

"اور آپ سے پہلے بھی ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور اُن کو ہم نے بیوی بچوں والا ہی بنایا تھا اور کسی رسول کی بھی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے اِذن کے بغیر کوئی معجزہ دکھا تا ہر دور کے لیے ایک کتاب ہے"۔

❀ قرآن مجید معجزے کو آیت کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے چنانچہ کفار نے حضور پاک ﷺ سے مطالبہ کیا کہ موسیٰ علیہ السلام ید بیضاء اور عصا کا معجزہ لائے تھے حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ وہ اَندھوں کو بینا اور کوڑھیوں کو تندرست کر دیتے تھے اور حضرت صالح علیہ السلام نے اُونٹنی کا معجزہ دکھایا تھا آپ کو بھی کوئی معجزہ دکھانا چاہیئے۔

اللہ پاک نے اِس سوال کا یہ جواب دیا کہ معجزہ نبی کی اپنی طاقت اور اختیار سے ظاہر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی مرضی اور اختیار سے ظاہر ہوتا ہے، لہٰذا اللہ پاک جو معجزہ چاہے گا اور جب چاہے گا ظاہر کر دے گا۔ یہ اُس کی اپنی مرضی ہے اِس میں پیغمبر کا کیا دخل ہے معجزہ تو خدا کا فعل ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:﴿فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ (سُورۃ الانفال، آیت ۱۷)

"پس حقیقت یہ ہے کہ تُم نے اُنہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُن کو قتل کیا اور تُو نے نہیں پھینکا جب تُو نے پھینکا تھا بلکہ اللہ نے پھینکا تھا۔"

❀ اس آیت میں اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب مسلمانوں اور کفار کے لشکر ایک دُوسرے کے مدِّمقابل ہوئے تو حضُورِ پاک ﷺ نے مٹھی بھر ریت "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ" کہتے ہوئے دُشمن کی طرف پھینکی اور اس کے ساتھ ہی آپ کے اشارے سے مُسلمان یکبارگی دُشمن پر ٹوٹ پڑے اور اُس کو عبرتناک شکست دی۔[1]

اِس واقعہ میں حضورِ پاک ﷺ کا ریت پھینکنا معجزہ ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کثیر تعداد دُشمن کو قتل کرنا ایک کرامت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ ریت اگرچہ نبی ﷺ کے ہاتھوں سے پھینکی گئی اور دُشمن اگرچہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں قتل ہوئے ہیں لیکن نہ تو ریت پھینکنا نبی ﷺ کا فِعل ہے اور نہ قتل کرنا صحابہ کا فعل بلکہ یہ دونوں اللہ کے فعل ہیں اور مسلمانوں کی تائید کے لیے ظاہر ہوئے ہیں۔ اس حقیقت کو سورۃ بنی اِسرآءیل میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:﴿وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۙ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۙ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ (سورۃ بنی اِسرآءیل، آیت ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳)

[1] انظر صحیح مسلم جلد ۵، صفحہ ۱۶۹، حدیث ۴۷۱۹)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



”اور انہوں نے کہا ہم تیری بات ہر گز نہیں مانیں گے جب تک کہ تو ہمارے لیے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دے یا تیرے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور تو اُس میں نہریں رواں کر دے یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اُوپر گرا دے جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے یا خُدا اور فرشتوں کو رو در رو ہمارے سامنے لے آئے یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ تو ہمارے اُوپر ایک کتاب نہ اُتار لائے جسے ہم پڑھیں، آپ اِن سے فرما دیجئے میرا پروردگار شریکوں سے پاک ہے کیا میں ایک رسُول اور اِنسان کے سِوا کچھ اور ہوں۔“

❀ کفّارِ مکہ نے حضورِ پاک ﷺ سے معجزہ طلب کیا ہے اور اُس کی چھ صُورتیں پیش کی ہیں اور اِس بات کا اقرار کیا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی معجزہ بھی آپ ظاہر کر دیں تو ہم آپ کو اللہ کا رسُول مان لیں گے۔ قرآن مجید نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اِن کو بتا دیں کہ چشمے جاری کرنا، باغ اگانا، سونا پیدا کرنا اور فرشتوں پر حکومت کرنا کسی اِنسان کا کام نہیں بلکہ اللہ کا کام ہے اور میں نے یہ دعویٰ ہر گز نہیں کیا کہ میں خُدا ہوں، قادرِ مطلق ہوں اور جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ بلکہ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ میں خُدا کے اَحکام کی تبلیغ کرنے والا ایک اِنسان ہوں اور تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے کہ نبی خدائی اختیارات کا مالک ہوتا ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ ✱✱✱✱✱

## رسم پرستی

عام لوگوں میں شرک پھیلنے کا ایک عام سبب رَسم و رواج کی پیروی ہے کیونکہ جس طرح ہر ملک میں مختلف قسم کی معاشی، معاشرتی، تمدنی اور سیاسی رسُوم پائی جاتی ہیں اِسی طرح مذہب کے نام سے بھی بہت غلط اور مشرکانہ رسُوم پائی جاتی ہیں۔

یہود و نصاریٰ، ہندو، بُدھ اور دیگر مُشرک اقوام میں یہ رواج ہے کہ اپنے اپنے بزرگوں کا یومِ پیدائش، یومِ وفات بڑی دُھوم دَھام سے مناتی ہیں، اُن کے نام کی نذر و نیاز دیتی ہیں، اُن کے عالیشان مقبرے تعمیر کرتی ہیں۔ اُن کو حاجت رَوا اور مُشکل کُشا سمجھ کر اُن سے دعائیں کرتی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ہیں حالانکہ یہ سب کام صریح شرک ہیں۔ کسی آسمانی کتاب سے اِن کا کوئی ثبوت نہیں مِلتا اور نہ ہی اِس کے لیے کوئی عِلمی دلیل پیش کی جا سکتی ہے۔

اور جب اِن سے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ یہ کام کیوں کرتے ہیں تو وہ اِس کا یہی جواب دیتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا ہمارے خاندان، ہماری قوم اور ہمارے ملک کے لوگ یہ کام کرتے ہیں لہٰذا ہم بھی اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ قرآن مجید اِس گناہ کی یُوں نشاندہی کرتا ہے: ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ﴾

”اور جب اِن لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اُس چیز کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کی تو جواب دیتے ہیں ہم تو اُس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، اچھا اِن کے باپ دادا نے اگر عقل سے کچھ بھی کام نہ لیا ہو اور راہِ ہدایت نہ پائی ہو تو کیا پھر بھی یہ انہی کی پیروی کیے چلے جائیں گے۔“ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۷۰)

اور ایک دوسرے مقام میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ﴾ (سورۃ لقمٰن آیت ۲۱)

”اور جب اُن لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اُس چیز کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کی تو کہتے ہیں کہ ہم تو اُس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، کیا یہ اُنہی کی پیروی کریں گے خواہ شیطان اُن کو دوزخ کی آگ ہی کی طرف کیوں نہ بُلاتا رہا ہو۔“

❀ یعنی جن لوگوں نے نبیوں، ولیوں، فرشتوں اور مختلف فرضی دیویوں اور دیوتاؤں کو اللہ کی صفات میں شریک کیا ہے اُن کے پاس اِس کے سِوا اور کوئی دلیل نہیں کہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے خاندان اپنی قوم اور اپنے ملک سے محبّت ہوتی ہے اور وہ اِس میں پیدا ہونے والی ہر رَسم و رواج کو بھی محبّت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اُسے پسند کرتا ہے اور اُن سے موافقت کرنا چاہتا ہے۔ اور جو لوگ رَسم و رواج کی معاشی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



، معاشرتی اور اِقتصادی خرابیوں کو دیکھ کر ترک کرنا چاہتے ہیں اُن پر لعن طعن کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور اُنہیں طرح طرح کی باتوں سے بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، خاص کر وہ رُسوم جو مذہب کے نام سے جڑ پکڑ لیتی ہیں اُن کے خلاف آواز اُٹھانا تو اِنسان کو مذہب سے خارج کر دیتا ہے کیونکہ اِس سے پیشوایانِ مذہب کے پیٹ کا مسئلہ سامنے آجاتا ہے جسے کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

قرآن مجید نے رسم ورواج کی پیروی کے خلاف دو طرح سے گرفت فرمائی ہے:

① ۔ ہر شخص ہر خاندان اور ہر قوم کے باپ دادا کا حق پر ہونا کچھ ضروری نہیں۔ جن لوگوں نے زمین میں فساد پھیلایا۔ خونریزیاں کیں اور حق وانصاف کے خلاف عَلمِ بغاوت بلند کیا آخر وہ بھی تو کسی کے باپ دادا ہی تھے۔ کیا اُن کی اولاد اُن کے کارناموں پر فخر کر سکتی ہے اور انہیں واجبُ الاِتباع قرار دے سکتی ہے ہر گز نہیں۔

اگر پُرانے رُسوم ورواج پر سب لوگ کاربند ہوتے اور اصلاح کی کوشش نہ کرتے تو موجودہ معاشی سہولتوں سے یکسر محروم رہ جاتے کیونکہ قدیم زمانے کے باپ دادا صرف جانوروں پر سواری کرتے تھے ہاتھ کی چکی سے آٹا بناتے تھے اور لباس کے لیے جانوروں کی کھال اور بال استعمال کرتے تھے۔

اُس وقت نہ سڑکیں تھیں نہ نہریں نہ ریل گاڑیاں نہ موٹریں نہ ورکشاپ نہ مشینیں نہ ہسپتال نہ ڈاک خانے اور نہ پریس نہ اخباریں اِن حیرت انگیز ایجادات کی تحریک اُس وقت پیدا ہوئی جب باپ دادا والے پُرانے وسائل کو ناکارہ یا غلط سمجھ لیا گیا اور اِن کا نعم البدل تلاش کرنے کی تڑپ پیدا ہوئی۔ اِن باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ جو رُسوم وعادات غلط اور غیر معقول ہوں دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ اِنہیں چھوڑ دیا جائے، کسی کام پر محض اس لیے چمٹے رہنا کہ اِس کا رواج ہو چکا ہے اِنسانی کمزوریوں میں سے ایک بہت بڑی کمزوری ہے۔

② ۔ مذہبی رُسوم وعادات کے بارے میں قرآن مجید نے اِرشاد فرمایا ہے کہ اِن میں شیطان کا عمل دخل ہوتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ نادان اِنسان مشکل طریقِ کار کے مقابلہ میں آسان پروگرام کو پسند کرتا ہے اور مشقّت کے بجائے آرام پر خوش ہوتا ہے لہٰذا اِنسان کو گمراہ کرنے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



کے لیے وہ چند مُشرکانہ رسُوم کا ایک آسان، دِلکش اور مختصر سا ڈھانچہ مذہب کے نام سے کھڑا کر دیتا ہے اور لوگوں کو دھوکا دیتا ہے کہ جو مقصد تُم توحید کے کٹھن، دُشوار گُزار اور لمبے راستے سے حاصل کرنا چاہتے ہو وہ اِس سے بھی حاصل ہو جائے گا۔

☆ توحید کا راستہ مُشکل ہے کیونکہ یہ اِنسان سے کچھ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے، وہ فکری اور عملی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی دعوت دیتا ہے اور اِس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر کامیابی چاہتے ہو تو اپنے نفس کو ہر قسم کی بُری خواہشوں سے پاک کرو اور اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہو تو پوری زندگی اُس کے حکموں کے تابع کرو اور ظاہر بات ہے کہ یہ مشکل، محنت طلب اور صبر آزمانہ راستہ ہے ۔

چوں میگویئم مُسلمانم بلرزم  چہ دانم مشکلات لا الہ را

ترجمہ: میں جب اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں تو کانپ اُٹھتا ہوں کیونکہ لا اِلہ کہنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اور اس کے برعکس شیطان یُوں کہتا ہے کہ تم کو کِسی تکلّف کی ضرورت نہیں زحمت اُٹھانے کی حاجت نہیں تم فلاں فلاں بزرگوں سے اپنے تعلقات قائم کرو، اُن کی حمد و ثنا کے ترانے گاؤ، اُن کے نام کی نذر و نیاز پیش کرو اُن سے دُعائیں مانگو اُن کے ہیکل اور یادگاریں تعمیر کرو اُن کے توسل اور شفاعت سے تمہاری ہر مُراد پوری ہو گی اور ہر مصیبت ٹل جائے گی اور ظاہر بات ہے کہ یہ راستہ آسان بھی ہے دلچسپ بھی ہے اور مختصر بھی ۔

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

**رسم و رواج کو سرمایہ دار لوگ قائم رکھتے ہیں:** سرمایہ دار لوگ اپنی دولت کی نمائش کے لیے مختلف رسم و رواج ایجاد کرتے ہیں۔ اور اپنا رُعب جماتے ہیں، غریب لوگ اُن کی نقل کرتے ہیں اور پھر رسم و رواج کا بندھن اُن کے لیے وبالِ جان بن جاتا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ﴾ (سورۃ الزخرف، آیت ۲۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



"اسی طرح تم سے پہلے جس بستی میں ہم نے کوئی رسُول بھیجا (جس نے لوگوں کو گناہوں کے بُرے انجام سے ڈرایا) تو اُس بستی کے سرمایہ دار طبقہ نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم اِنہی کے نقشِ قدم کی پیروی کرنے والے ہیں۔"

**تَشْرِیح:** رسم و رواج کی پیروی میں سرمایہ داروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اُن کی سرداری قائم ہوتی ہے غریب طبقہ اِقتصادی طور سے تباہ ہو جاتا ہے اور نہایت رُسوا کُن شرطوں پر سرمایہ داروں کی غلامی قبول کرتا ہے۔ غریب لوگ اگر رسم و رواج کے بندھن سے آزاد ہو کر دانشمندی کے راستے پر چلنا شروع کر دیں، اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں اور اپنے خلاف ہونے والی زیادتیوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائیں تو یہ بات سرمایہ داروں کو کسی صُورت میں گوارا نہیں ہوتی لہٰذا یہ لوگ رسم و رواج کی حوصلہ افزائی کر کے معاشرے کو ہر حالت میں تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

**رسم ورواج کو توڑنا بہادروں کا کام ہے:** ماحول کی موافقت اور معاشرے کی تقلید انسان کو اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے اور وہ اُس کے خلاف سوچنے سمجھنے اور کوئی قدم اُٹھانے کی زحمت بہت کم گوارا کرتا ہے، اِس سِلسلہ میں عرب کا ایک مشہور شاعر (دُرَید ابن صِّمَہ) اپنی بے بسی کو یُوں بیان کرتا ہے ؎

وَهَلْ اَنَا اِلَّا مِنْ غَـزِيَّةَ اِنْ غَوَتْ غَوَيْتُ

وَاِنْ تَـرْشُدْ غَزِيَّةُ اَرْشُدِ [1]

ترجمہ: میں تو قبیلہ غزیّہ کا ایک فرد ہوں اگر وہ کوئی غلط راستہ اختیار کرے تو میں بھی غلط راستے پر چلوں گا اور اگر وہ صحیح راستہ پر چلے تو میں بھی اُسی پر چلوں گا۔

ہندوستان کا راجپوت اپنی روایتی شجاعت کے باوجود "ستی" کی رسم کے خلاف آواز بلند کرنے کی جُرات نہ کر سکا یعنی ہندو لوگوں میں یہ رواج تھا کہ خاوند کے مرنے کے بعد اُس کی تندرست بیوی کو بھی خاوند کی لاش کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا، اُس غیوّر قوم کے کسی فرد میں

[1] (لسان العرب، جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۳، ۱۴۰، دار صادر۔ بیروت)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



حوصلہ نہ تھا کہ اِس سفاکی کے خلاف بول سکے جب یہاں آفتابِ ہدایت طلوع ہوا تو اُس نے قوت کے زور سے اُس رسم کو قانوناً بند کر دیا۔

اِسی طرح صدیوں سے مصری لوگ اِس باطل عقیدے پر جمے ہوئے تھے کہ جب پانی کا دیوتا ناراض ہو جائے تو دریائے نیل کا پانی خشک رہتا ہے اور ملک میں قحط رُونما ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا تو کسی نوجوان دوشیزہ کو آراستہ پیراستہ کر کے دریا میں ڈال دیتے اور پانی کے دیوتا کی بھینٹ چڑھاتے، یہ بدنصیب لڑکی چند ڈبکیاں کھانے کے بعد ڈوب مرتی اور ''رسم پرست'' ساحلِ دریا پر کھڑے ہو کر تماشہ دیکھتے اور جشن منانے میں مشغول ہوتے تھے اِس ظالمانہ مذہبی تقریب کا نام ''عروسِ نیل'' کی رسم تھا اور جب اِسلام کے بہادر بادشاہ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے مصر پر قبضہ کیا تو تلوار کے زور سے اِس رسم کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا ۔

اے شیخ بہت اچھی مکتب کی فضا لیکن بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلمانی

اور اِسی طرح سرزمینِ عرب میں لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کا عام رواج تھا کوئی بھی بہادر عرب اس رسم کو مٹانے کے لیے تیار نہ تھا اور جب رحمتِ عالم ﷺ اِس ملک میں پیدا ہُوئے تو اِس ظلم کو بیک آواز ختم کر دیا، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ۝ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ﴾ (سورۃ التکویر، آیت ۸،۹)

''اور جب زِندہ دَر گور ہونے والی لڑکی کے متعلق پُوچھا جائے گا کہ اِس کو کِس جُرم میں قتل کیا گیا ہے؟''

اِسی طرح مُشرک قوموں میں اپنی اولاد کو ذبح کرنے اور بزرگوں کے آستانوں پر بھینٹ چڑھانے کا بہت رواج تھا۔ اِس رسم کو شیطان نے بڑے خوشنما اور دِل فریب طریقے سے رائج کیا تھا۔

مُشرک لوگ اُس اِنسان کُشی کو بزرگوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے سب سے بڑا وسیلہ سمجھتے تھے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



فَذَرۡهُمۡ وَمَا یَفۡتَرُوۡنَ﴾ (سورۃ الانعام، آیت ۱۳۷)

"اسی طرح بہت سے مُشرکوں کے لیے اُن کے شریکوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنا خوشنما بنادیا ہے تاکہ انہیں تباہ کریں اور اُن پر اُن کے دین کو مشتبہ بنادیں اور اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسانہ کرتے لہٰذا اُنہیں چھوڑ دو کہ اپنی افترا پردازیوں میں لگے رہیں۔"

❀ اس آیت میں شُرکاء سے مُراد وُہ ہستیاں نہیں ہیں جن کی وہ عبادت کرتے تھے بلکہ شرکاء سے مُراد وُہ مذہبی پیشوا ہیں جنہوں نے قتل جیسے گناہ کو نیکی بنا کر پیش کیا، اُنہیں خُدا کا شریک اس لیے کہا گیا ہے کہ جِس طرح عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے اِسی طرح دِینی نوعیت کے ضابطے اور قانون بنانا بھی اللہ کا حق ہے، جو شخص کسی اور ہستی کو یہ حق دیتا ہے وہ گویا اُسے اللہ کا شریک بناتا ہے۔ قرآن مجید کی زبان میں اِس قسم کے شُرکاء کو لفظ "طاغوت" کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔

قریشِ مکّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے تھے اور اِنہی کے دین کی پیروی کرنے کے دعویدار تھے اِس بناء پر اُن کا یہ خیال تھا کہ جس دین کی وہ پیروی کر رہے ہیں وہ خُدا کا پسندیدہ دین ہے اُنہیں یہ عِلم نہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بعد پیدا ہونے والے علماء مشائخ اور قبائل کے سرداروں نے اپنی طرف سے کئی خود ساختہ رسموں کو اَصل دین میں داخل کر دیا ہے اور اَصلی دین کا حُلیہ بگاڑ دیا ہے کیونکہ اُن کے پاس اِیسا کوئی ریکارڈ نہ تھا جس سے تقابل کرکے وہ دین کے اَصلی احکام اور نئی رسُوم وبدعات میں فرق کر سکیں۔

**خلاصہ:** الغرض ہر قوم اور ہر ملک میں مذہب کے نام سے بہت سی باطل، غیر معقول اور مُشرکانہ رَسمیں پائی جاتی ہیں۔ اِسلام اُن تمام رسُوم کو مٹا کر اللہ وحدہٗ لاشریک کی بندگی میں لانا چاہتا ہے۔ ✲✲✲✲✲

## مفاد پرستی

شِرک پھیلنے کا ایک عام سبب مذہبی پیشواؤں کا مفاد پرستانہ طرزِ عمل ہے چنانچہ کتابِ مُقدس

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہُود اور نصاریٰ کے مذہب میں توحید کے مٹنے اور شِرک پھیلنے کی ذمہ داری اُن کے عُلماء ومشائخ پر عائد ہوتی ہے۔ یہ لوگ بظاہر پرہیز گار، عبادت گُزار اور صُوفی نظر آتے تھے لیکن باطن میں بے دین، نفس پرست اور لالچی تھے اور اُنہوں نے اپنی نمائشی پرہیز گاری کو مال ودولت جمع کرنے کا ایک ذریعہ بنایا ہوا تھا، ملاحظہ ہو نیا عہد نامہ متی کی انجیل باب ۲۳:

”اے رِیاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔“

”اے ریاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو اور دِکھاوے کے لیے اپنی نماز کو طول دیتے ہو۔“

”اے ریاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس کہ ایک کو مُرید کرنے کے لیے تری اور خشکی کا سفر کرتے ہو اور جب وہ مُرید ہو چکتا ہے تو اُسے اپنے سے دُونا جہنم کا فرزند بناتے ہو۔“

”اے ریاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس کہ تم سفیدی پھری ہُوئی قبروں کی مانند ہو جو اُوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اَندر مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری پڑی ہیں۔

”اے ریاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس کہ نبیوں کی قبریں بناتے ہو اور راست بازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو۔“

❀ مندرجہ بالا عبارت سے پانچ باتیں ثابت ہوتی ہیں:

① ۔ بنی اسرائیل کے عُلماء ومشائخ نے دُنیا طلبی اور جاہ پسندی کے لیے ”پیری مریدی“ کا سِلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ اور وہ اپنے اپنے مُریدوں کا حلقہ وسیع کرنے کے لیے بڑی بھاگ دوڑ کرتے تھے۔

② ۔ اُنہوں نے اپنی گدیوں کو مستحکم کرنے کے لیے بزرگوں کے عالیشان مقبرے تعمیر کیے ہوئے تھے۔

③ ۔ وہ حرام خوری میں اِتنے بے باک تھے کہ کسی بیوہ عورت کا جھونپڑا بھی اُن کی دستبرد سے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



محفوظ نہ تھا۔

④۔اُنہوں نے اپنی عظمت اور بزرگی کا رُعب جمانے کے لیے پرہیزگاری کے مختلف نمائشی طریقے اختیار کیے تھے۔

⑤۔اُنہوں نے عامۃُ الناس کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا اور اپنے جال میں پھنسایا کہ اُن کے توسّل کے بغیر خدائے پاک تک رسائی ممکن نہیں ۔

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے

پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے ہٹا دو! (علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

**دِین کے نام سے دُنیا کمانا:**......دِین کے نام سے دُنیا کمانے کا کاروبار صرف بنی اسرائیل تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر مُشرک قوم کے مذہبی پیشوا اِسی ڈگر پر چلتے آئے ہیں، واقعات شاہد ہیں کہ ہندوؤں، بُدھوں اور دیگر مُشرک قوموں نے ہر شہر اور ہر بستی میں بزرگوں کے نام کے بے شمار اِستھان بنا رکھے ہیں اور یہ مختلف مذہبی پیشواؤں کی سرپرستی میں چلتے ہیں اِن پر سال بہ سال مقررہ تاریخوں پر میلے لگائے جاتے ہیں اور اِن سے حاصل ہونے والی آمدنی سرپرست خاندان کے افراد میں ایک طے شدہ اصُول کے ساتھ تقسیم ہوتی ہے۔

اور ظاہر بات ہے کہ جس نِسبت سے کسی آستانے کی رونق میں اِضافہ ہو گا اُسی نسبت سے وہاں آمدنی ہو گی۔ اِس لیے اِن آستانوں کے سرپرست اپنے میلے کی رونق بڑھانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ اور اس میں کشش اور جاذبیت پیدا کرنے کے لیے ہر ممکن طریقہ اختیار کرتے ہیں چنانچہ غریبوں اور گداگروں میں کھانا مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

وَرزش اور کھیل سے دِلچسپی رکھنے والوں کے لیے کھیلوں کا اِنتظام کیا جاتا ہے۔ تجارت پیشہ لوگوں کے لیے مال منڈیوں کا بندوبست کیا جاتا ہے، اوباش طبقہ کے لیے رَقص وسَرود کی محفلیں گرم ہوتی ہیں، نشہ خوروں اور قمار بازوں پر کوئی پابندی نہیں ہوتی اور مذہب پسندوں کو بزرگوں کے قصّے سنا کر بے وقوف بنایا جاتا ہے الغرض میلے کی رونق بڑھانے کے لیے وہ تمام نفسیاتی حربے اِختیار کیے جاتے ہیں جن سے رَائے عامہ کا رُخ اپنی طرف پھیرا جا سکے۔ اور یہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ساری کارروائی کاروباری نقطۂ نگاہ سے سرانجام دی جاتی ہے ؎

زاغوں کے تصرّف میں عقابوں کے نشیمن

میلے کے دِنوں میں استھانوں کے سرپرست اور اُن کے ایجنٹ نہایت غلو مُبالغہ آرائی اور چرب زبانی سے جھوٹے افسانے گھڑ گھڑ کر اُس بزرگ کے کمالات بیان کرتے ہیں اور حاضرین کو نذر و نیاز پیش کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور اُنہیں یقین دِلاتے ہیں کہ اُن کی تمام دُعائیں قبول اور سب مُرادیں پُوری ہو جائیں گی۔ چنانچہ جو لوگ دَیوی کا درشن کرنے آتے ہیں وہ ہر قِسم کی نقدی، غلہ، جانور، کپڑے، کھانے اور انواع و اقسام کے تحفے بھینٹ چڑھاتے ہیں اور بعض عقیدت مندان آستانوں کا قُرب حاصل کرنے کے لیے دکانیں، مکانات، مزروعہ زمینیں اور جاگیریں وقف کر دیتے ہیں۔ ہر گدی نشین کا برسرِ اقتدار طبقہ سے گٹھ جوڑ ہوتا ہے اِس سے دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ گدی نشینوں کو تو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اُن کی سرکار و دربار میں رسائی ہو جاتی ہے اور برسرِ اقتدار لوگوں کو اُن کے اثر و رسُوخ سے عوام کو بے وقوف بنانے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ سچ فرمایا علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

خُداوندا یہ تیرے سادہ دِل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سُلطانی بھی عیاری

رہبر عالم ﷺ مذہبی پیشواؤں کے عادات و اطوار کو خُوب جانتے تھے اور آپ کو یقین تھا کہ میری اُمّت میں بھی اِس قِسم کے عُلماء و مشائخ پیدا ہوں گے اِس لیے آپ نے فرمایا: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَالَ رَسُوْلُ اللهِ اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ نَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ. كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِيْ ((الْخَطَايَا)) [1]

---

[1] رواہ ابن ماجہ (جلد ۱/ ۹۳، حدیث: ۲۵۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمّت میں عن قریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دِین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں گے اور قرآن مجید پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم (بدعنوان) اہل کاروں اور افسروں کے پاس اس لیے جاتے ہیں تاکہ دُنیوی فائدے حاصل کریں اور ہم اپنے دین کو اُن سے بچا کر رکھتے ہیں حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا (بدعنوان) سرکاری اہل کار تو خاردار درخت کی مانند ہیں جس طرح اُس درخت کے پاس سے گزرنے والا اپنے دامن کو کانٹوں سے نہیں بچا سکتا اِسی طرح اُن سے راہ و رسم پیدا کرنے والے کو کچھ حاصل نہیں ہو گا سوائے... " محمّد بن صّباح (امام ابن ماجہ کے استاذ) نے فرمایا "یعنی سوائے گناہوں کے۔" ؎

پسر را گفت پیرے خرقہ بازے ترا ایں نکتہ باید حرز جاں کرد
بہ نمرودانِ ایں دور آشنا باش ز فیض شاں براہیمی تواں کرد

ترجمہ: " ایک گدڑی پوش پیر نے اپنے فرزند سے کہا کہ تم یہ نکتہ خُوب سمجھ لو کہ اپنے دور کے نمرودوں سے راہ و رسم پیدا کرو کیونکہ اُن کی مہربانیوں سے ابراہیمی یعنی عزّت و وقار حاصل ہو سکتا ہے۔"

قرآن مجید نے ان گندم نما جو فروشوں کو بے نقاب کیا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ (سورۃ التوبۃ، آیت ۳۴)

" اے ایمان والو! ان اہلِ کتاب کے اکثر علماء و مشائخ کا یہ حال ہے کہ وُہ لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔"

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء و مشائخ کی ناجائز کمائی کیا تھی؟ کیا وہ چوری کرتے اور ڈاکہ ڈالتے تھے؟

اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کا کیا مطلب ہے کیا وہ عوام کو نماز روزہ کے ادا کرنے سے روکتے تھے یہ خیال غلط اور عادۃً محال ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



❀ اِن دونوں سوالوں کا صحیح جواب یہ ہے کہ بنی اِسرائیل کے عُلماء و مشائخ نے دِین کے وہ مسائل چھوڑ دیئے تھے جو اُن کو نبیوں کی معرفت بتائے گئے تھے اور اُن کی جگہ اُنہوں نے اُن خود ساختہ رسموں اور بدعتوں کو دِین بنالیا تھا جن سے اُنہیں مالی فائدہ ہوتا تھا یہاں تک کہ کسی بادشاہ کی تاج پوشی اور کسی غریب بیوہ کے خاوند کا جنازہ بھی اُنہیں خراجِ پیشوائی ادا کیے بغیر نہ اُٹھ سکتا تھا۔

مُشرکانہ عقائد و اعمال کے علمبردار بزرگوں کا نام بار بار ذکر کرتے ہیں اور اُن کی تعظیم و تکریم کا بڑے زور شور سے چرچا کرتے ہیں اور عوام کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ ہم اِن کے عقیدت مند اور پیروکار ہیں لیکن اِس دعویٰ میں اِخلاص کا پہلو بہت کم اور مفاد پرستی کا پہلو غالب ہوتا ہے یہ کارروائی صرف اپنی پیشوائی کا سِکہ جمانے کے لیے سرانجام دی جاتی ہے کیونکہ بزرگوں کی یادگاریں اور آستانے مالِ تجارت اور ان کی مدح سرائی ایک پیشہ بن چکا ہے۔ اگر ان لوگوں کو بزرگوں سے سچّی عقیدت ہوتی تو اُن کے نقشِ قدم پر چلتے اور اُن کی تعلیمات پر عمل کرتے۔ دیگر مُشرک اقوام کی بات کو چھوڑیئے اور اِس بات پر غور فرمایئے کہ ہم کیا ہیں اور کِدھر جا رہے ہیں اور ہم کو اپنے بزرگوں سے کیا نسبت ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم لوگ صرف گفتار کے غازی بن کے رہ گئے ہیں اور کِردار کے غازی نہیں ہیں۔ کاش ہم لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سیّد علی ہجوری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے دیگر اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلتے۔ یہ ظلم و استبداد کے بُتوں سے ٹکرائے اور انہیں پاش پاش کر دیا یہ برقِ سوزاں بن کر اُٹھے اور کُفر و باطل کو مٹا دیا یہ آفتابِ ہدایت بن کر چمکے اور دُنیا کو روشن کر دیا اور اِنہوں نے نظامِ مُصطفٰے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی اور سب کچھ پالیا۔ ✲✲✲✲✲

# غُلو یعنی انتہا پسندی

دُنیا میں شِرک پھیلنے کا سبب بزرگوں کی حد سے بڑھی ہوئی تعظیم بھی ہے۔ قرآن اِس کو "غُلو" کے نام سے یاد کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ﴾

"اے اہلِ کتاب! اپنے دین کے بارے میں غلو نہ کرو۔" (سورۃ النسآء، آیت ۱۷۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



یہود و نصاریٰ اور دیگر مُشرک قوموں کی یہ عادت ہے کہ جب اپنے بزرگوں کی تعریف کرتے ہیں تو اُس میں اِعتدال کا راستہ چھوڑ کر غُلو کا راستہ اختیار کرتے ہیں اِس کو جوشِ محبّت اور فرطِ عقیدت کا کرشمہ تو قرار دیا جا سکتا ہے لیکن اِسے حقیقت کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اور سب سے عجیب بات تو یہ ہے کہ عقائد جیسے نازک مسائل پر روشنی ڈالنے کے لیے نثر کے بجائے نظم کو ذریعہ تبلیغ بنایا جاتا ہے اور عقل سے اپیل کرنے کے بجائے جذبات کو مشتعل کیا جاتا ہے۔ اِس کا نتیجہ تعصب، تنگ نظری، ضد، عناد اور خُود فریبی کے سِوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ اِسلام ہر چیز کو حقیقت پسندی کے آئینہ میں دیکھتا ہے کیونکہ جس طرح کسی چیز کو اُس کے اَصل مقام سے گرانا غیر مناسب ہے اِسی طرح اُسے اُس کے اَصل مُقام سے اُونچا کرنا بھی حماقت ہے قرآن مجید نے مُشرک قوموں کے غُلو کی کئی مثالیں بیان کی ہیں اور اُن کا ردّ کیا ہے نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو:

① **۔ نبی کو خُدا کا بیٹا کہنا:** یہودی اور عیسائی نعت خواں جب اپنے رسُولوں کی شان ذکر کرتے تو جوشِ محبّت میں اُنہیں خُدا کا بیٹا کہہ دیتے تھے اور جو شخص اُن پر گرفت کرتا اس کو برے برے القاب دے کر بدنام کرتے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ﴾

"یہودی کہتے تھے کہ عُزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے تھے کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نِکالتے ہیں رِیس کرتے ہیں اُن لوگوں کی بات کی جو اِن سے پہلے کافر تھے ان پر خُدا کی مار یہ کہاں دھوکہ کھا رہے ہیں۔" (سورۃ التوبۃ، آیت ۳۰)

❀ یعنی خُدا کے متعلق یہودیوں کے عقائد میں جو خرابی رُونما ہوئی وہ اِس حد تک ترقی کر گئی کہ حضرت عُزیر علیہ السلام کو خُدا کا بیٹا قرار دینے والے بھی ان میں پیدا ہو گئے۔

② **۔ اولادِ رسُول کو خُدا کی اولاد کہنا:** بنی اسرائیل حضرت یُوسف، حضرت یعقوب، حضرت اسحاق اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی اولاد ہیں نبیوں کی اولاد ہونے کی وجہ سے اُن میں نسلی غرور پیدا ہو گیا اور وہ کہنے لگے کہ اللہ پاک ہم سے بیٹوں کی طرح سلوک کرتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ملاحظہ ہو: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ﴾

(سورۃ المائدۃ، آیت ۱۸)

"اور یہودی اور عیسائی کہتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔"

اللہ پاک نے اِس کا ردّ کیا اور فرمایا: ﴿...مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا﴾ (سورۃ جن، آیت ۳)

"اُس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔"

**③۔ نبی کو خُدا کہنا:** انتہا پسند عیسائی جب حضرت مسیح علیہ السلام کی تعریف کرتے تو اُنہیں خُدا ہی بنا دیتے تھے، اللہ پاک نے اِس قِسم کی غلط عقیدت کی مذمّت کی اور ایسے لوگوں کو کافر قرار دیا۔

ارشاد ہوتا ہے: ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾

"یقیناً اُن لوگوں نے کُفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی، جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرا دیا اُس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور اِیسے ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔" (سورۃ المائدۃ، آیت ۷۲)

**④۔ بغیر عمل کے جنت میں داخل ہونے کا عقیدہ رکھنا:** بنی اسرائیل اپنی نسل کے لوگوں کو پیدائشی طور پر جنتی سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل خُدا کا کنبہ ہے اِس خاندان کے سب نبی خُدا کے پیارے اور مقبول ہیں اور اِن نبیوں کی نسل کے تمام لوگوں کو بھی یہی درجہ حاصل ہے۔ اگر ان پر کوئی مصیبت پڑے گی تو اس خاندان کے نبی سفارش کر کے چُھڑا لیں گے اگر اللہ پاک نے اِس خاندان کے کسی فرد کے حق میں دَوزخ کا فیصلہ کیا تو اُس کی میعاد چالیس روز سے زیادہ نہ ہو گی کیونکہ حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں اِس خاندان کے لوگوں نے چالیس روز بچھڑے کی پرستش کی تھی اور اپنے دامن کو شرک کی گندگی سے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



آلودہ کیا تھا۔ اللہ پاک نے اُن کی اِس غلط فہمی کو اِس طرح دُور کیا: ﴿وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت ۸۰)

"اور اُنہوں نے کہا کہ دوزخ کی آگ ہمیں ہر گز چُھونے والی نہیں شاید چند روز کی سزا مِل جائے تو مِل جائے، فرمایئے کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لیا ہے جس کی خلاف ورزی وہ نہیں کر سکتا، یا بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ذمے ڈال کر ایسی باتیں کر دیتے ہو کہ جن کے متعلق تمہیں عِلم نہیں۔"

❀ یعنی یہ ٹھیک بات ہے کہ بنی اسرائیل نبیوں کی اولاد ہیں اور سیّد زادے ہیں لیکن یہ کہاں کا اِنصاف ہے کہ دُوسرے لوگ گناہ کریں تو وہ دَوزخ میں جلیں اور سیّد زادے گناہ کریں تو بچ جائیں اِس قِسم کی باتیں بے عِلم لوگوں کی بنائی ہُوئی ہیں۔ قرآنِ مجید نے نسلی غرور کا بُت تُوڑ دیا ہے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ﴾ (سورۃ النجم، آیت ۳۹)
"یہ کہ کوئی شخص کسی دُوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ اور ہر اِنسان کو اپنی کوشش کا پھل مِلے گا۔"

⊙ جو شخص کِسی شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہو اگر وہ بد عمل ہو جائے اور شرافت کے اصُولوں کو چھوڑ دے تو اللہ پاک اُس کو اُس نسل اور خاندان سے خارج کر دیتا ہے، حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر خدا کا غضب ٹوٹ پڑا، اُن کی بدکاریوں نے طُوفان کی صُورت اختیار کر لی اور سطحِ زمین کو اُس ناپاک قوم سے پاک کیا جا رہا ہے عین اُس وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام دُعا کرتے ہیں کہ: ﴿وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ﴾ (سورۃ ھُود، آیت ۴۵)

اور نُوح نے اپنے رب سے دُعا کی اور بولے اے میرے پروردگار! میرا بیٹا میرے خاندان سے ہے اور تیرا وعدہ سچّا ہے اور تو حاکموں کا حاکم ہے۔" دربارِ بے نیازی سے اِس ساڑھے نو سو سالہ مبلّغ کی دُعا کو شرفِ قبولیت نصیب نہیں ہوئی۔ اور نہایت تیز اور تُند لہجے میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



جواب آتا ہے: ﴿يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ‌ ‌ۖ فَلَا تَسۡـئَلۡنِ مَا لَيۡسَ لَـكَ بِهٖ عِلۡمٌ‌ ؕ اِنِّىۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ﴾ (سورۃ ھُود، آیت ۴۶)

"اے نوح وہ تیرا بیٹا ہر گز تیرے خاندان سے نہیں ہے بیشک وہ ناکارہ عمل ہے، جس بات کا تجھ کو علم نہیں اُس کی بابت مُجھ سے دُعا نہ کر میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بن۔"

❀ اس آیتِ شریفہ میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ کے نزدیک شرافت کا دارومدار حسب ونسب پر نہیں بلکہ اِنسان کی سیرت وکردار پر ہے۔

**⑤۔ مذہبی پیشواؤں کی ہر بات کو دِین سمجھنا:** بعثتِ نبوی سے پہلے کے لوگ بادشاہوں کے غلام اور مذہبی پیشواؤں کے اَسیر ❶ بادشاہوں کی زبان سے نکلا ہوا لفظ قانُون اور مذہبی پیشواؤں کا ہر فتویٰ صحیفۂ آسمانی ❷ سمجھا جاتا تھا، ارشاد ہوتا ہے: ﴿اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَالۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ‌ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ﴾

"اُنہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے سِوا ربّ بنالیا تھا اور اِسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ اُن کو ایک معبود کے سِوا اور کِسی کی بندگی کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وُہ ذات جس کے سِوا کوئی معبود نہیں وہ اِن مُشرکانہ باتوں سے پاک ہے۔" (سورۃ التوبۃ، آیت ۳۱)

❀ یہ آیت جس وقت نازل ہوئی اُس وقت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ عیسائی مذہب چھوڑ کر اسلام لا چکے تھے، یہ عیسائی مذہب کے بڑے فاضل تھے اِنہوں نے دریافت کیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی بھی عیسائی اپنے عالم اور درویش کو ربّ نہیں سمجھتا حالانکہ قرآن مجید نے اس کا ذکر کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ))

"یہ درست ہے کہ یہود اور نصاریٰ اپنے عُلماء ومشائخ کی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن

---

❶ ❷ اصل پرانے مخطوطہ میں یہاں الفاظ مٹ چکے تھے لہٰذا سیاق وسباق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہاں سے آگے جو الفاظ بنتے تھے وہ لائے گئے۔ (م ش ح)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



جب یہ لوگ کسی چیز کو حلال قرار دیتے تو یہ فی الواقع اُسے حلال سمجھتے تھے اور جب کسی اَمر کو حرام ٹھہراتے تو یہ فی الواقع اُسے حرام سمجھتے تھے۔"

فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ اِيَّاهُمْ۔ عُلماء ومشائخ کی عبادت کرنے کا یہی مطلب ہے۔ ❶

آج بھی عام لوگوں کی یہ عادت ہے کہ وہ مذہبی پیشواؤں کی ہر بات کو سند سمجھتے ہیں اور اُن کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات کو سوچے سمجھے بغیر قبول کر لیتے ہیں اور اُن سے کسی مسئلہ کی دلیل پوچھنا ادب کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے ادب و احترام کا جذبہ بڑا قابل قدر ہے لیکن اِس کی بھی ایک حد ہے، اگر اِس سے آگے بڑھ جائے تو "غُلو" کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے اور غُلو حرام ہے، مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نیست محبّت قول و فعل ہیچ پیر امر حق و فعل احمد را بگیر

❀ یعنی کسی بزرگ کا قول و فعل اُس وقت تک حجت نہیں ہو سکتا جب تک اللہ کی کتاب اور نبی کی سنّت سے اُس کی تائید نہ ہوتی ہو۔

**⑥۔ نبی ﷺ کو قرآنی آیات میں کمی بیشی کی اجازت نہیں ہے:** نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں جب حق و باطل کی جنگ زوروں پر تھی تو کفار نے مطالبہ کیا آپ قرآنِ مجید میں ذرا سی تبدیلی اور لچک پیدا کر دیں اور مصالحت کی ایسی صورت پیش کریں جو سب کے لیے قابلِ قبول ہو ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ﴾ (سورۃ یونس، آیت ۱۵)

"جب اُن کو ہماری صاف صاف آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی

❶ ترمذی ۵/۲۷۸ (حدیث ۳۰۹۵)، والطبرانی ۱۷/ ۹۲ (حدیث:۲۱۸)، بیہقی فی الکبریٰ ۱۰/۱۱۶ (حدیث ۲۰۱۳۷)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں کہ اِس کے بجائے کوئی اور قرآن لاؤ یا اِس میں کوئی تبدیلی پیدا کرو۔ اے نبی! اِن سے کہو کہ یہ میرا کام نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اِس میں کوئی تغیر و تبدّل پیدا کروں میں تو بس اُس وحی کا پابند ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک ہولناک دِن کے عذاب سے ڈر ہے۔"

❀ مقصود یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ قرآن مجید کے تصنیف کرنے والے نہیں ہیں، اِس میں کمی بیشی کرنے کی آپ کو اجازت نہیں ہے یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور حضورِ پاک ﷺ کو اِس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ اِسے جُوں کا تُوں لوگوں تک پہنچائیں۔ تو جب نبی پاک ﷺ کو قرآنِ مجید میں کمی بیشی کی اجازت نہیں تو پھر بعد میں پیدا ہونے والے بزرگوں کو یہ حقوق کِس طرح حاصل ہو گئے کہ کتاب و سُنَّت سے آزاد ہو کر جو مسئلہ بھی چاہیں دِین کے نام سے پیش کریں۔

⊙ قرآنِ مجید نے نبی کے علاوہ دُوسرے بزرگوں کی غیر مَشرُوط اطاعت کو دینی نوعیت کے مسائل میں حرام ٹھہرایا ہے۔ بد قسمتی سے دُوسری قوموں کی دیکھا دیکھی یہ بیماری مسلمانوں میں بھی پھیل گئی ہے کہ جو شخص کِسی مسئلہ میں قرآن و سُنّت کی دلیل طلب کرے اُسے بے اَدب اور گُستاخ قرار دیا جاتا ہے۔ شروع شروع میں اِس سے دِین حق کو کچھ زیادہ نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ لیکن جب دُنیا پرست، خُدا ناشناس اور عیار قِسم کے لوگ عُلماء و مشائخ کے لباس میں نمودار ہوئے اور اُنہوں نے اپنی نمائشی پرہیز گاری سے عامۃ الناس کو دھوکہ دینا شروع کیا اور خدمتِ دِین ایک پیشہ کی شکل اختیار کر گیا تو اِس سے دِین کا اَصل حُلیہ بگڑ گیا، دِین کے بنیادی مسائل چھوڑ دیئے گئے اور اِن کی جگہ جُھوٹے قصے اور غیر معقول افسانوں نے سنبھال لی بقول علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ؎

حقیقت روایات میں کھو گئی　　یہ اُمَّت خرافات میں کھو گئی

اِسلام نے بزرگوں کے اَدب و احترام کی بڑی تاکید کی ہے کیونکہ اِنہی کے ذریعہ ہمیں کتاب و سُنَّت کے احکام معلوم ہوتے ہیں لیکن کِسی بزرگ کو یہ حق نہیں ہے کہ اپنی بنائی بات کو دِین کے نام سے پیش کرے۔ اُن کا کام صرف یہ ہے کہ کتاب و سُنَّت کے جاری کردہ احکام لوگوں کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



سنائیں اور اُن پر عمل کرنے کی دعوت دیں۔

جو شخص اللہ کے سوا کسی دُوسرے کی بات کو دِین کا درجہ دیتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

" کیا اُن لوگوں نے ایسے شریک بنا دیئے ہیں جنہوں نے دینی نوعیت کا ایسا ضابطہ مقرر کر دیا ہے جس کا اللہ نے اِذن نہیں دیا۔ اگر فیصلے کی بات پہلے سے طے نہ ہو گئی ہوتی تو اُن کا قضیہ چکا دیا گیا ہوتا یقیناً ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔" (سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۱)

❀ اس آیت میں شُرکاء سے مُراد مذہبی پیشوا ہیں جو اپنے بنائے ہوئے وِرد وظیفے، اپنی تیار کردہ دُعائیں اور مناجاتیں اور اپنی تصنیف کردہ عبادتیں اور ریاضتیں دِین کے نام سے پیش کرتے ہیں اور لوگوں کو اُن پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں اُنہیں خُدا کا شریک اِس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اسلام کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے خُود ساختہ دِین و شریعت کو رائج کرتے ہیں۔

کِسی عمل کے دِینی ہونے کا فیصلہ کرنا، کِسی چیز کے حرام یا حلال ہونے کا فتویٰ دینا اور کِسی اَمر کے موجبِ ثواب یا موجبِ عذاب ہونے کی نشان دہی کرنا صرف اللہ کا کام ہے جو اُس نے اپنے رسُولوں کی معرفت لوگوں کو بتایا ہے۔

⊙ اسی طرح کِسی عبادت کی ہیئتِ ترکیبی، اُس کے اُوقات، اُس کے مقامات، اُس کی کمیّت اور کیفیت وغیرہ کو بیان کرنا بھی اللہ کا کام ہے۔ اور وہ بھی اُس کے رسُولوں کے ذریعہ معلوم ہو سکتا ہے۔ اِس میں کوئی بھی دُوسری ہستی دخل دینے کی مجاز نہیں ہے۔

چنانچہ اصُولِ فقہ کی تمام مُستند کتابوں میں اس اَمر کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ اِس قِسم کا خطاب جو بندوں کے تکلیفی اعمال سے طلبی یا تخییری یا وضعی تعلق رکھتا ہو وُہ صرف اللہ کا حکم ہے۔

**⑦۔ ارکانِ اسلام کا ترک کرنا:** اِسلام کے دعویداروں میں ایک غُلو پسند گروہ کا نام فرقہ باطنیہ ہے۔ اُن کے عقائد کو سیّد رشید رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اِن الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



كَالْبَاطِنِيَّةِ الَّذِيْنَ تَرَكُوْا اَرْكَانَ الْاِسْلَامِ مِنْ صَلَاةٍ وَزَكٰوةٍ وَحَجٍّ وَصَوْمٍ زَاعِمِيْنَ اَنَّ لَهَا مَعَانِيَ غَيْرَ مَا عَمِلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَاَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ (تفسیر المنار جلد ۹، صفحہ ۱۱۵، ۱۳۱۔ سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۳)

"فرقہ باطنیہ نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے بنیادی ارکان کو چھوڑ دیا ہے اُن کا یہ خیال ہے کہ نبی ﷺ اور صحابہ (رضی اللہ عنہم) بلکہ پوری اُمّت نے اُن الفاظ کے معانی کو نہیں سمجھا۔" (نعوذ باللہ)

**⑧۔ ولی کا مرتبہ نبی سے افضل سمجھنا:** اِسلام کے دعویداروں میں ایک غُلو پسند صُوفیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ان کے عقائد کو سیّد رشید رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے: كَغُلَاةِ الصُّوْفِيَّةِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا فِي التَّأْوِيْلِ اِلٰى مَاوَرَاءَ الْعَقْلِ وَالنَّقْلِ وَاَسَالِيْبِ اللُّغَةِ فَادَّعَوْا اَنَّهُمْ يَرَوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِيَانًا فِيْ جَمِيْعِ الصُّوَرِ وَيَتَلَقَّوْنَ مِنْهُ كَالْاَنْبِيَاءِ وَاَنَّ فِيْهِمْ مَنْ هُمْ اَفْضَلُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَاَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَمِنْهُمْ مَنِ ادَّعٰى رَفْعَ التَّكْلِيْفِ عَمَّنْ بَلَغَ مَقَامَاتِهِمْ فِي الْمَعْرِفَةِ۔

"انتہاء پسند اور حد سے گزرنے والے صُوفیوں کا عقیدہ عقل و نقل اور اسالیب لغت کے سراسر خلاف واقع ہوا ہے۔ اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ اللہ پاک کی ذات کا پورا پورا مُشاہدہ کرتے ہیں۔ اور اُسے اپنی اَصلی شکل میں دیکھتے ہیں۔ اور وُہ نبیوں کی طرح اللہ پاک سے فیض حاصل کرتے رہتے ہیں اور اُن میں سے بعض اولیاء کا مرتبہ نبیوں سے بھی بلند ہے اور اُن میں سے بعض اولیاء کا علم و معرفت نبیوں سے بھی زیادہ ہے۔ اور جب کوئی شخص اللہ کی معرفت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اُس کو شرعی احکام معاف ہو جاتے ہیں اور اُس کے لیے ہر حرام چیز حلال ہو جاتی ہے۔" (تفسیر المنار جلد ۹ صفحہ ۱۳۲)

**ابن عربی کا عقیدہ:** ابن عربی کو صوفیاء شیخ اَکبر کے نام سے پُکارتے ہیں، اُن کا ایک مشہور شعر یہ ہے: مَقَامُ النُّبُوَّةِ فِيْ بَرْزَخٍ فُوَيْقَ الرَّسُوْلِ وَ دُوْنَ الْوَلِيِّ ![1]

[1] (لطائف الاسرار لابن عربی، تحقیق احمد زکی عطیۃ وطہ عبد الباقی سرور، صفحہ ۴۶، ۴۹، دار الفکر العربی ۱۳۸۰ھ، ۱۹۶۰ء، فتوحات مکیۃ، جلد ۲، صفحہ ۲۵۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



"نبی کا مقام رسُول اور ولی کے درمیان ہوتا ہے یعنی نبی کا مرتبہ رسول سے اُوپر اور ولی کے نیچے ہوتا ہے۔"

❀ ابن عربی کا مطلب یہ ہے کہ اولیاء کا درجہ انبیاء سے بلند وبرتر ہے۔ لہٰذا جو لوگ اولیاء بن جاتے ہیں اُن کے لیے کسی نبی کی پیروی کرنا ضروری نہیں کیونکہ اعلیٰ کو ادنیٰ کی پیروی کا حکم دینا عقل کے صریح خلاف ہے۔ اور اِس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ عام لوگوں کو بھی نبی کے بجائے کسی ولی کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے کیونکہ جب ولی کا مرتبہ نبی سے بلند فرض کر لیا جائے تو لامحالہ ولی کا طریقہ بھی نبی کے طریقہ سے بہتر اور اُس کی تعلیمات بھی نبی کی تعلیمات سے افضل ہوں گی۔

**⑨۔ رُوح پیدا کرنے اور مُردے زندہ کرنے کا دعویٰ کرنا:** غلو پسند صُوفیوں کا ایک گروہ یہ باتیں بھی کہتا رہا ہے: اَنَا مُنْشِئُ الْاَرْوَاحِ ، اَنَا بَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ، اَنَا يَدُ اللّٰهِ ، اَنَا وَجْهُ اللّٰهِ۔ (فتاویٰ عزیزیہ جلد اوّل صفحہ ۲۱)

"میں رُوحوں کو پیدا کرنے والا ہوں، میں قبروں کے مُردوں کو زِندہ کرنے والا ہوں، میں اللہ کا ہاتھ ہوں، میں اللہ کا چہرہ ہوں۔"

**شریعت اور طریقت کا فرق:** تصوّف کے اِن دعویداروں کا یہ خیال ہے کہ قرآنِ مجید، حدیثِ پاک اور فقہ میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اُس کا نام دینِ شریعت ہے اور تصوّف و معرفت کی کتابوں میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے اس کا نام "دینِ طریقت" ہے کیونکہ کتاب و سُنّت ظاہری اور تصوّف و سلُوک کی کُتب باطنی علوم پر مشتمل ہوتی ہیں۔

**حیرت انگیز تضاد اور ہوشربا مغالطہ:** جس گروہ کا یہ عقیدہ ہو کہ وِلی کی شان نبی سے بُلند ہے۔ اور جن لوگوں کا یہ ایمان ہو کہ ولی کا علم بھی نبی سے زیادہ ہے اور جس طبقہ کا یہ دعویٰ ہو کہ ولی پر کسی نبی کی اتباع فرض نہیں ہے۔ یہ لوگ جب اپنے مسلک کی تائید کے لیے کتاب و سُنّت کی طرف دیکھتے ہیں تو اِن کی اِس روش پر سخت حیرت ہوتی ہے۔ کیا دِینِ مُصطفیٰ اپنے خلاف دلائل مہیا کرے گا؟ اور کیا کتاب و سُنّت اپنی آپ تردید کرے گی؟ کیونکہ دینِ مُصطفیٰ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اور اُس دینِ طریقت کی راہیں الگ الگ اور دونوں کے مقاصد بھی جُدا جُدا ہیں۔ دینِ مُصطفیٰ کا مقصد اللہ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی اور بندگی کا نذرانہ پیش کرنا اور دینِ طریقت کا مقصد اپنی خُدائی اور آقائی کا سِکہ جمانا اور خود خُدا بننا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دینِ مُصطفیٰ ہی عَبْدًا شَکُوْرًا (شکر کرنے والے بندے) صَابِرِیْنَ (صبر کرنے والے بندے) خَاشِعِیْنَ (ڈرنے والے بندے) مُخْبِتِیْنَ (اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندے) تیار کر سکتا ہے اور یہ دینِ طریقت رُوحوں کو پیدا کرنے والے، مُردوں کو زندہ کرنے والے، بگڑی بنانے والے، فریادوں کو سُننے والے دستگیر، داتا اور مُشکل کُشا پیدا کرنے کا دعویدار ہے۔

حدیثِ پاک ہے: ((لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ)) [1]

"(اے لوگو!) میری اُس طرح سے تعریف بیان نہ کرو جس طرح عیسائی لوگ حضرت مسیح ابن مریم کی تعریف کرتے ہیں۔ میں تو اللہ کا بندہ اور اُس کا رسُول ہُوں۔"

⦿ لیکن کِس قدر افسوس کا مقام ہے ہمارے واعظانِ کرام اپنے بیان میں رنگینی پیدا کرنے کے لیے فرقہ باطنیہ اور غالی صوفیوں سے بھی چار ہاتھ آگے نِکل جاتے ہیں چنانچہ ایک عقیدت مند اپنے ممدوح کی شان اِن الفاظ میں پیش کرتے ہیں ؎

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسیں جہاں کے
یُوسف ہے تجھ پہ قرباں شیریں مقال والے (بحوالہ مقیاسِ حقیقت ۲۷۲)

اور ایک دُوسرے بزرگ یوں ارشاد فرماتے ہیں ؎

حور و ملک عرش پر فرش زمیں یہ تیرے
کھڑے ہیں دست بستہ چاروں کتاب [2]

❀ یعنی موسیٰ علیہ السلام تورات والے اور حضرت داوٗد علیہ السلام زبور والے اور حضرت مسیح

---

[1] (مسند احمد جلد:۱صفحہ:۲۹۵حدیث:۱۵۴، صحیح البخاری:۳۴۴۵)

[2] (بحوالہ مقیاسِ حقیقت ۲۷۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



علیہ السلام انجیل والے اور حضرت محمد ﷺ قرآن مجید والے (میرے پیر و مُرشد کے سامنے) ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں۔

اور ایک تیسرے بزُرگ یُوں فرماتے ہیں ؎

برائے چشمِ بینا از مدینہ بر سرِ مُلتاں
بشکلِ صدرالدین خود رحمۃ للعالمیں آمد ❶

نبی ﷺ جو سب جہانوں کی رحمت ہیں وہ مدینہ شریف سے نِکل کر مُلتان شہر میں پیر صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے رُوپ میں ظاہر ہوئے ہیں یہ عقیدہ صریح کُفر ہونے کے علاوہ قادیانی عقیدہ سے کِسی طرح بھی مختلف نہیں ہے اُن کا کہنا ہے ؎

محمدؐ پھر اُتر آئے ہم میں
اور پہلے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں ❷

✻✻✻✻✻✻

---

❶ (رضاخانی دِین صفحہ:۵۵)

❷ (اخبار بدر، قادیان ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# نظریۂ حلُول

خالق اور مخلوق، عابد اور معبود کا تعلق بعض لوگ یُوں بیان کرتے ہیں کہ جب دُنیا کے لوگ مشکلات میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو اللہ پاک کسی نیک شخص کے رُوپ میں جنم لیتا ہے اور لوگوں کو عذاب سے نجات دلاتا ہے ہندی، زبان میں اس کو بہ لفظ "اوتار" اور عربی میں "حلُول" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

① ۔ چنانچہ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ بھگوان خُود اِنسانی جسم قبول کر کے ۳۲ اوتاروں کے رُوپ میں جلوہ گر ہوتا رہا ہے۔

② ۔ مہابھارت کا یہ بیان ہے کہ کرشن جی بذاتِ خُود خالقِ کائنات تھے۔

③ ۔ بُدھ مت والوں کا یہ اِعتقاد ہے کہ جناب مہاتما گوتم بُدھ "ادہم" یعنی خود ذاتِ پاک ہو کر آئے تھے۔

④ ۔ پارسیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ "زرتشت" "جہاں تیرتا" یعنی عالم ملکوت سے تھے۔

⑤ ۔ یہودی کہتے تھے کہ حضرت داؤد حضرت یعقوب اور حضرت عُزیر علیہم السلام اللہ کے بیٹے تھے۔

⑥ ۔ اور عیسائیوں کا بھی یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خُدا کا پیارا بیٹا اور قادرِ مطلق ہے۔

❀ اِن کے علاوہ دیگر مُشرک اِقوام میں بھی حلُول کا عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں ضُرور پایا جاتا ہے، اِس نظریہ کو عام مُشرک لوگ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص غیر معمولی ریاضتوں کے ذریعہ نفس کی صفائی اور رُوح کی بالیدگی پیدا کرے یا کسی کو وِرثہ میں یہ چیز مل جائے تو ذاتِ خُداوندی اُس کے اندر حلُول کر جاتی ہے یعنی لَاہُوت نَاسُوت میں اور موجدِ موجود میں اُتر آتا ہے۔ اِس لیے ہندوؤں کے رشی منی اور بُدھ مت کے پیرو جنگلوں اور پہاڑوں میں گوشہ نشین ہو کر سخت ریاضتیں کرتے ہیں اور عیسائیوں کا بھی یہی نظریہ ہے۔ اور قُرونِ وسطیٰ میں تو ان کی غیر معمولی ریاضتیں تاریخ کا جُزء بن چکی ہیں، ریاضت کرنے والے اپنے بدن کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ستونوں سے باندھ کر ایک ہی حالت میں قائم رہنے کی کوشش کرتے یہاں تک کہ کچھ عرصے کے بعد رَسی اُن کے بدن کو کاٹتی ہوئی اندر تک چلی جاتی اور بدن میں زخم پیدا ہو جاتے اور اُن میں کیڑے پڑ جاتے لیکن یہ لوگ اپنی ریاضت ختم نہیں کرتے تھے زخم کے کیڑوں سے اگر کوئی کیڑا اگر پڑتا تو اُس کو اُٹھا کر دوبارہ زخم میں ڈال دیتے اور کہتے کہ جو کچھ تیرے مالک نے دیا ہے اُسے کھاؤ۔ اور (ان میں سے) کئی جنگلوں، جانوروں کے بھٹوں، پُرانی قبروں اور بے آباد کنوؤں میں ڈیرہ لگاتے اور کوئی سالوں چُپ رہتا اور بات نہ کرتا اور کوئی اپنے ہاتھوں اور پیروں میں لوہے کی زنجیریں ڈالے رقص کرتا دکھائی دیتا۔

**عقیدہ حلُول کی تاریخ:** اوتار اور حلُول کا عقیدہ قدیم ہندوستان کا آرین تخیل ہے اور مسلمانوں میں اِس مُشرکانہ عقیدے کا پہلا مبلّغ عبد اللہ بن سبا یہودی ہے اور اُس کے بعد ابو مسلم خراسانی اور بابک خرمی بھی اِس قسم کا دعویٰ کر چکے ہیں اور اس کی منظم طریقے سے اشاعت کرنے والا حُسین بن منصور حلّاج ہے۔

**عبد اللہ بن سبا یہودی:** یہودی عبد اللہ بن سبا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اسلام میں منافقانہ طور پر داخل ہوا اور اُس نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد میں حلُول کر آیا ہے اور اِس طرح یہ حضرات اللہ کے "اوتار" ہیں پھر حلُول کا یہ عقیدہ عبد اللہ بن سبا کے ماننے والوں نُصیریہ، کیسانیہ، قرامطہ اور باطنیہ سے ہوتا ہوا بعض صوفیاء کے اندر داخل ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خُدائی کا عقیدہ خُود اُن کی زندگی میں شروع ہو گیا تھا۔ قومِ زط کے ستّر آدمی جو عبد اللہ بن سبا کے چیلے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علانیہ اِلٰہ کہہ کر پکارتے تھے، آپ نے اُن کو بہت سمجھایا کہ میں خُدا نہیں ہوں لیکن جب وہ اپنا عقیدہ بدلنے پر تیار نہ ہوئے اور اِس پر سختی سے جمے رہے تو جنابِ علی رضی اللہ عنہ نے اُن کو آگ میں جھونک دینے کا حکم دیا لیکن یہ لوگ "الوہیتِ علی" کے عقیدہ میں اِس قدر پختہ تھے کہ آگ میں جل کر بھی پُکارتے رہے کہ "عَلِیٌّ اِلٰہٌ" علی خُدا ہے کیونکہ:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔ ❶

''آگ کا عذاب صرف آگ کا ربّ ہی دے سکتا ہے۔''

**حُسین بن منصُور حلّاج:** یہ شخص دُوسری صدی ہجری میں ایران میں پیدا ہوا۔ اِس شخص کا یہ عقیدہ تھا کہ لاہوت ناسُوت میں حلول کر جاتا ہے اور خاص کر اپنے متعلق اُس کا یہ دعویٰ تھا کہ مجھ میں اللہ حلول کر گیا ہے اور اِسی وجہ سے اُس نے ''اَنَا الْحَقُّ'' کا نعرہ لگایا اور ۳۱۰ ہجری میں خلیفہ المقتدر باللہ کے حکم سے بغداد میں قتل ہوا۔

آج سے بہت عرصہ پہلے سیّد محمد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے معارف نمبر ۴ جلد ۲ میں ایک مقالہ ''حسین بن منصُور حلّاج کی تاریخی شخصیّت'' لِکھا اور اُنھوں نے مُستند تواریخ کی روشنی میں ثابت کیا کہ یہ شخص عقیدہ حلُول کا قائل تھا۔

اُس مقالہ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صُوفیاء نے جس شخص کو اپنا نمائندہ بنا کر ایک عارف کے لباس میں پیش کیا وہ دَر حقیقت اُن کی جماعت کا آدمی نہ تھا بلکہ عقیدۂ حلُول کو مانتا اور اُس کی اشاعت کرتا تھا۔ حیرانی ہوتی ہے کہ صُوفی لوگ ''حسین بن منصُور حلّاج'' کی شخصیت کی تہ تک نہ پہنچ سکے اور اُسے عجیب و غریب لباس میں پیش کرتے رہے۔

علّامہ محمد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حُسین بن منصور حلّاج ایران میں پیدا ہوا، اس کا دادا پارسی تھا، سب سے پہلے اُن کا باپ مُسلمان ہوا، اُن کا آبائی شہر بیضاء ہے، اس نے واسطہ میں جو بصرہ اور کوفہ کے درمیان ہے، نشوونما پائی اس کی آمدورفت بغداد میں بھی ثابت ہے، سنِ ولادت معلوم نہیں۔ ۳۱۰ ہجری میں بغداد میں قتل ہوا۔

اور اُس کے بعد علامہ مرحوم فرماتے ہیں کہ تاریخ کی کتب اِس اَمر پر متفق ہیں کہ حلّاج نیزنگ شعبدہ بازی اور ہاتھوں کے کھیل میں بہت چالاک اور مشّاق تھا۔ روپے برسا دیتا تھا، طرح طرح کے میوے منگوا دیتا تھا، ہوا پر اُڑتا تھا اور بھی کچھ عجائبات دکھاتا تھا۔

❶ (فتح الباری ۱۲/ ۲۷۰، انظر صحیح البخاری: ۲۸۵۴، ۶۵۲۴، البدء والتاریخ ۵/ ۱۱۵، مطھر بن طاھر المقدسی ۳۵۵ھ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



اُس کے ایک ہمسفر کا بیان ہے کہ یہ اُس کے ساتھ صرف اِس غرض سے ہندوستان آیا تھا کہ یہاں کہ مشہور شعبدہ بازیوں کی تعلیم حاصل کرے چنانچہ اُس کے سامنے ایک عورت سے اُس نے رسّی پر چڑھ کر غائب ہو جانے کا شعبدہ سیکھا۔ راہ میں گڑھے کھود کر کہیں پانی کہیں میوہ کہیں کھانا پہلے چھپا دیا جاتا پھر اپنے ہمراہیوں کو لے کر اُسی سمت میں سفر کرتا اور بوقتِ ضرورت کرامتوں کے تماشے دکھاتا۔

سیّد محمد سلیمان ندوی مرحوم نے ''حُسین بن منصُور حلّاج کی تاریخی شخصیّت'' پر روشنی ڈالنے کے لیے ابنِ سعد قرطبی، بغداد کے مشہور سیّاح ابن موقل، مورخ ابنِ ندیم، ابو علی بن مسکویہ مسعودی، علّامہ ابنِ جوزی، ابنِ اثیر اور امام الحرمین کی تواریخ سے ثابت کیا ہے کہ یہ ایک شعبدہ باز اور گمراہ شخص تھا، طوالت کے خوف سے ہم یہاں صرف ایک حوالہ نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

مورّخ ابنِ ندیم جو ۳۷۰ ہجری میں موجود تھا صرف ایک واسطہ سے روایت کرتا ہے:

اَلْحُسَيْنُ بنُ مَنْصُوْرِ الْحَلَّاجُ وَكَانَ رُجُلًا مُحْتَالًا مُشَعْبِذًا يَتَعَاطٰى مَذَاهِبَ الصُّوْفِيَةِ يَتَحَلّٰى اَلْفَاظَهُمْ وَيَدَّعِيْ كُلَّ عِلْمٍ وَكَانَ صِفْرًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ يَعْرِفُ شَيْئًا مِنْ صَنَاعَةِ الْكِيْمِيَاءِ........وَيَدَّعِيْ عِنْدَ اَصْحَابِهِ الاِلٰهِيَّةَ وَيَقُوْلُ بِالْحُلُوْلِ وَيُظْهِرُ مَذَاهِبَ الشِّيْعَةِ لِلْمُلُوْكِ وَمَذَاهِبَ الصُّوْفِيَةِ لِلْعَامَّةِ وَفِيْ تَضَاعِيْفِ ذٰلِكَ يَدَّعِيْ اَنَّ الْاِلٰهِيَّةَ قَدْ حَلَّتْ فِيْهِ وَاَنَّهُ هُوَ هُوَ....۔ [1]

ترجمہ: ''حُسین بن منصُور حلّاج ایک حیلہ گر اور شعبدہ باز آدمی تھا اُس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے صُوفیوں کے طریقے اختیار کر لیے تھے، صُوفیوں کی طرح باتیں کرتا تھا اور ہر علم کے جاننے کا دعویدار تھا حالانکہ وہ اِس سے خالی تھا البتہ علم کیمیاء میں اُسے کچھ مہارت ضرور تھی اور جب اپنے مُریدوں کے پاس ہوتا تو خُدا ہونے کا دعویٰ کرتا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مُجھ میں حلُول کر گیا ہے اور جب سلاطین کے پاس جاتا تو کہتا کہ میں شیعہ مذہب کا ایک آدمی

[1] (الفہرست لابن الندیم، باب: الحلاج ومذاہبہ، صفحہ: ۲۶۹، المتوفی: ۳۸۰ھ، وانظر الکامل فی تاریخ ۳/ ۴۰۷)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ہوں اور جب عوام کے پاس ہوتا تو کہتا کہ میں ایک صُوفی ہوں اور سب کے پاس یہ بات ضرور کہتا تھا کہ اللہ نے مجھ میں حلُول کیا ہُوا ہے اور میں بالکل خُدا ہی ہوں۔"

**حُسین بن منصُور کا قتل:** اُسے ۲۴ ذی القعدہ ۳۱۰ ہجری (بمطابق ۹۱۴ع) بغداد میں قتل کیا اور اُس کی لاش کو جلایا اور راکھ کو دریا (دجلہ) میں پھینک دیا۔ حسین بن منصُور نے اپنے عقیدت مندوں کا جو گروہ پیدا کیا وہ اُس کے مرنے کے بعد ختم نہیں ہوا اور اُس کے بعد اُنہوں نے وہی باتیں اُس کی طرف منسوب کیں جو ہمیشہ ناکام مدعی کے پیرو ظاہر کرتے رہے ہیں یعنی وہ مرا نہیں زندہ ہے اور پھر لوٹ کر آئے گا۔ (1)

**حُسین بن منصُور حلّاج کے عقائد:** حُسین بن منصُور حلّاج عقیدہ حلُول کا زبردست داعی تھا، اُسی کے توسط سے یہ عقیدہ اِس اُمت میں داخل ہوا اور آج یہ دینِ تصوّف کی رگوں کا خُون بن چکا ہے، حُسین بن منصور حلّاج کے اُس سِلسلہ کے چند اشعار بہت مشہور ہیں جو تاریخ بغداد للخطیب البغدادی جلد ۸، صفحہ ۱۲۹ (میں اس طرح موجود ہیں) ؎

سُبْحَانَ مَنْ اَظْهَرَ نَاسُوْتَهٗ ‌ ‌ سِـرَّ سَنَا لَاهُوْتِهِ الثَّـاقِبْ
ثُمَّ بَدَا فِيْ خَلْـقِهٖ ظَاهِرًا ‌ ‌ فِيْ صُوْرَةِ الْاٰكِلِ وَالشَّـارِبْ
حَتّٰى لَقَدْ عَايَنَهٗ خَلْـقُهٗ ‌ ‌ كَلَحْظَةِ الْحَاجِبِ بِالْحَاجِبْ (2)

ترجمہ: "پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے ناسُوت کو اپنے لاہوتِ ثاقب کی چمک کا راز بنا کر ظاہر کیا، پھر وہ اپنی مخلوق میں کھانے پینے والے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ یہاں تک کہ اُس کی مخلوق نے اُس کو اس طرح دیکھا جیسے ایک دیکھنے والا دوسرے کو دیکھتا ہے"۔

اِسی طرح اس کا ایک شعر یہ ہے ؎

عَقَدَ الْخَـلَائِقُ فِي الْاِلٰهِ عَقَائِدًا ‌ ‌ وَاَنَا اعْتَقَدْتُ جَمِـيْعَ مَا اعْتَقَدُوْهُ (3)

---

(1) (رسالہ معارف ۲/۴، مضمون: حسین بن منصور حلّاج کی تاریخی شخصیت)

(2) (دِیوان الحلاج، صفحہ ۱۴)

(3) (الفتوحات مکیہ جلد ۵، صفحہ ۱۱۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ترجمہ: ”مخلوق کے خُدا کے بارے میں مختلف عقیدے ہیں اور میں اُن تمام عقیدوں کو درست تسلیم کرتا ہوں۔“

یعنی کوئی رام چندر کو خُدا کہتا ہے، کوئی گوتم بُدھ کو، کوئی آتش کو خدا مانتا ہے، کوئی زرتشت کو اور میرا عقیدہ یہ ہے کہ ان تمام بزرگوں میں اللہ کا حلول ہے جس کو بھی پُوجو وہ اللہ ہی ہوگا، اور اس کا ایک یہ شعر ہے ؎

کَفَرْتُ بِدِیْنِ اللّٰہِ وَالْکُفْرُ وَاجِبٌ لَدَیَّ وَعِنْدَ الْمُسْلِمِیْنَ قَبِیْحٌ ❶

ترجمہ: ”میں خُدا کے دین کا منکر ہوں اور میرے نزدیک یہ اِنکار واجب ہے اور دُوسرے مسلمانوں کے نزدیک بُرا ہے۔“

❀ **غور فرمایئے:** کہ کس بیباکی سے اپنے آپ کو اِسلام کا منکر بتایا ہے اور اس پر فخر کیا ہے۔

## حلُول کا عقیدہ باطل ہے

حلُول کا عقیدہ باطل اور عقل و نقل کے صریح خلاف ہے، اِس کو تسلیم کرنے سے اللہ کی بارگاہ میں گستاخی لازم آتی ہے، شرک کا دروازہ کُھل جاتا ہے اور مذہب ایک مذاق بن کر رہ جاتا ہے۔ مثلاً:

①۔ **اللہ کا حادث اور فانی ہونا:** جن بزرگوں کو خُدا کا اوتار اور اس کے نُور کا مظہر مانا گیا ہے جبکہ وہ اپنے والدین کے ہاں پیدا ہوئے اور کچھ عرصہ زندہ رہنے کے بعد موت کی آغوش میں چلے گئے۔ اگر اُن کو خدا تسلیم کیا جائے تو خُدا کا حادث اور فانی ہونا لازم آتا ہے اور یہ لزوم باطل اور شانِ خُداوندی کے خلاف ہے۔

**دوم** ۔ کسی ایک ہی ذات کا اَزلی واَبدی اور حادث فانی ہونا عقلاً محال ہے ۔ کیونکہ حدوث و فنا اور دَوام و استمرار ایک دُوسرے کی نقیض ہیں یعنی جو اَزلی واَبدی ہے وہ حادث و فانی نہیں ہو سکتا اور جو حادث و فانی ہے وہ اَزلی اَبدی نہیں ہو سکتا یعنی اجتماعِ نقیضین محال ہے۔

❶ (دِیوان الحلاج صفحہ ۳۴ والانوار القدسیہ، صفحہ ۱۳۴ والحدائق الوردیۃ صفحہ ۱۳۴، مکتوبات السرہندی صفحہ ۲۸۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**②۔اللہ پاک کا عابد ہونا:** اور اِس سے دُوسرا استحالہ یہ لازم آتا ہے کہ جن بزرگوں کو خُدا کا اوتار اور اُس کے نُور کا مظہر مانا گیا ہے وہ زندگی بھر اللہ کی عبادت کرنے میں مصروف رہے اگر یہ خُدا ہوتے تو کسی کی عبادت نہ کرتے بلکہ دُوسروں کو اپنی عبادت کا حکم کرتے اُن کی عبادت گزاری اِس بات کی دلیل ہے کہ وہ خود خُدا نہ تھے۔

**دوم:** عبادت گزار جب عبادت کرتا ہے تو اپنی بندگی اور عاجزی اور اللہ پاک کی برتری اور بالادستی کا اظہار کرتا ہے اگر کسی عبادت گزار ہستی کو خُدا کے نُور کا مظہر قرار دیا جائے تو اِس کا یہ مطلب ہوگا کہ ایک ہی ہستی اپنی بندگی اور بیچارگی کا اظہار بھی کر رہی ہے اور دُوسری طرف اپنی برتری اور بالادستی کے جلوے بھی دکھا رہی ہے اور یہ مفروضہ بارگاہِ خداوندی میں ایک بدترین مذاق بن جائے گا کیونکہ بندگی اور خُدائی کوئی پاجامہ نہیں کہ اُسے جب چاہا پہن لیا اور جب چاہا اُتار دیا۔

**③۔اللہ پاک کا محتاج ہونا:** اور اِس سے تیسرا استحالہ یہ لازم آتا ہے کہ جن جن بزرگوں کو خُدا کا اوتار اور اس کے نُور کا مظہر تسلیم کیا گیا ہے اُنہیں کھانے پینے کی ضرورت تھی پاخانہ اور پیشاب کی حاجت تھی، لباس اور مکان کی ضرورت تھی، سونے اور آرام کرنے کی حاجت تھی الغرض اُنہیں ہر ایسی ضرورت تھی جو اِنسانی زندگی اور بقاء کے لیے ناگزیر ہے اگر یہ خُدا ہوتے تو ہر قسم کی ضرورتوں سے پاک ہوتے، اُن کی حاجت مندی اور بیچارگی اِس بات کی دلیل ہے کہ وہ خُدا نہ تھے۔

**④۔ اللہ پاک کا عاجز ہونا:** جن بزرگوں کے متعلق اوتار ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ انتہائی کوشش کے باوجود سب لوگوں کو اپنا ہمنوا نہ بنا سکے اور اکثر لوگ اُن سے برسرِپیکار رہے، یہ اگر خُدا ہوتے تو کوئی شخص بھی اُن کے خلاف نہ جاتا، اُن کی کوششوں کا نتیجہ اِس بات کو ثابت کرتا ہے کہ وہ خُدا نہ تھے۔

**دوم:** جن بزرگوں کو خُدا کا اوتار تسلیم کیا گیا ہے اُنہیں دُنیا میں جب کوئی مُشکل مرحلہ پیش آیا یا خُدا کی طرف سے موت کا پیغام آیا تو اُس کو ایک لمحہ کے لیے بھی نہ ٹال سکے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ہندو لوگ کرشن جی کو خُدا کا اوتار مانتے ہیں اور اِس بات کو بھی مانتے ہیں کہ کرشن جی نے اپنی راج دھانی کو اپنی آنکھوں کے سامنے لٹتے اور برباد ہوتے دیکھا اور اُس کا دفاع نہ کر سکے بلکہ اُس کے غم میں اپنے آپ کو کوہِ ہمالیہ کی برف کا لقمہ بنایا اور ختم ہو گئے، کیا اُن کی بے بسی اِس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ خدا اور خُدائی صفات کے مالک نہ تھے۔

بُدھ مت کے لوگ اِس بات کو مانتے ہیں کہ گوتم بدھ کی لاش نیپال کے مشہور شہر کمسن آراء میں جلائی گئی اور اُن کی راکھ کو مختلف آٹھ مقامات میں دفن کر کے اُن پر یادگاری گنبد تعمیر کیے گئے، کیا ایسی ذات بھگوان یعنی عبادت کے لائق ہو سکتی ہے؟

عیسائی حضرات کا اِس بات پر ایمان ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودی حکومت نے گرفتار کیا۔ اسے کانٹوں کا تاج پہنایا، منہ پر تھوکا اور صلیب پر چڑھایا اور آپ نے بڑی دَرد مندی سے دُعا کی کہ اے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے، لیکن بقول اُن کے وہ نہ ٹلا اور آپ کے حواریوں نے اپنے ہاتھوں سے اُنہیں قبر میں دفن کیا، [1] کیا اللہ کی طرف سے یہ حُجت نہیں کہ ایسا شخص خُدا نہیں ہو سکتا؟ اور وہ مسلمان جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بابت تسلیم کرتا ہے کہ وہ بُھوکے پیاسے نہایت بے رحمی سے دشتِ کربلا میں شہید ہوئے اور آخری دم تک پانی مانگتے رہے اور اُن کے جسمِ اقدس کو ناپاک لوگوں نے بے حُرمت کیا اور وہ اپنی ذات اور اہلِ بیت کا دفاع نہ کر سکے، کیا اللہ کی طرف سے یہ حُجت نہیں کہ آپ خُدا کے اوتار نہ تھے اور وہ لوگ جو خلیفہ برحق، شیرِ خُدا جناب علی رضی اللہ عنہ کی بابت ذکر کرتے ہیں کہ اُنہیں ایک ظالم خارجی عبدالرحمٰن ابن ملجم نے سترہ رمضان ۴۰ ہجری کو اپنی تلوار سے شہید کیا اور آپ اِس ناگہانی وار سے نہ بچ سکے، کیا یہ اِس بات کا ثبوت نہیں کہ جنابِ علی رضی اللہ عنہ مُشکل کُشا نہ تھے؟

******

---

[1] جبکہ صحیح بات یہ ہے جیسا کہ اسلام کہتا ہے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بحفاظت زندہ آسمان پر اٹھالیا اور قیامت سے قبل ان کا نزول ہو گا۔ (ح ن د)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# حلول کا عقیدہ شرک کا دروازہ ہے

ہندو قوم نے جب اپنے بزرگوں کو خُدا کا اوتار قرار دیا اور بُدھ مت والوں نے جب مہاتما بُدھ کو ذاتِ پاک کا پیکر تسلیم کیا اور عیسائیوں نے جب حضرت مسیح علیہ السلام کو خُدا کے نُور کا مظہر مان لیا تو اس کے بعد اُن قوموں کے لیے ہر قسم کے شرک کے دروازے کُھل گئے۔ کیونکہ جب کسی ہستی کو خُدائی لباس میں پیش کیا جائے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ خُدائی صفات، خدائی اختیارات اور خُدائی حقوق کا مالک ہے ورنہ موصوف کا اپنی صفات سے خالی ہونا لازم آئے گا۔

❀ گزارش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہندو لوگ جب کرشن کو پوجتے ہیں تو اپنے خیال میں وہ کسی غیر کو نہیں بلکہ خدا کی ذات کو پُوجتے ہیں اور بُدھ مت کے لوگ جب مہاتما بدھ سے مرادیں مانگتے ہیں تو اپنے خیال میں وہ کسی غیر سے نہیں خدا کی ذات سے مانگتے ہیں اور عیسائی لوگ جب حضرت مسیح علیہ السلام کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں تو اپنے خیال میں وہ کسی غیر کی نہیں بلکہ خُدا کی ذات کے نام کی نذر و نیاز تصوّر کرتے ہیں۔

کیونکہ اُن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کرشن، مہاتما بدھ اور حضرت مسیح علیہ السلام مخلوق نہیں بلکہ خُود خالق ہیں اور اِنسان نہیں ہیں بلکہ اِنسانی شکل میں نظر آنے والے خُدا ہیں۔ اِس لیے اُن سے وہی معاملہ کرتے ہیں جو خُدا کی ذات سے کیا جاتا ہے اور اُن کی ویسی ہی تعظیم و تکریم کرتے ہیں جیسی خُدا کی کی جاتی ہے۔

لیکن خُدا سازی کا کاروبار کرنے والے جب بزرگ کو خُدا بنا دیتے ہیں تو اُسے صاف لفظوں میں خُدا کہنے سے کتراتے ہیں کیونکہ اِس میں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ عوام اس کی بات کو سمجھ جائیں گے اور قبول نہ کریں گے لہٰذا اپنے بناوٹی خُداؤں کو کبھی "خُدا کا اوتار" اور کبھی "خُدا کی ذات کا جلوہ گاہ" کے پُر فریب الفاظ کے پَردوں میں چُھپا کر پیش کرتے ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندو قوم میں بُت پرستی، بُدھوں میں یادگار پرستی اور یہود و نصاریٰ میں اولیاء پرستی اور قبر پرستی کیوں پیدا ہوئی اور اُن نشانات کو آستانوں، استھانوں اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



متبرک مقامات کا درجہ کیوں دیا گیا؟ اِس سوال کا جواب بالکل آسان ہے کہ یہ خُدا سازی کے اِدارے ہیں اِن میں مذہب کا حِصّہ بہت کم اور دولت جمع کرنے کا مقصد غالب ہوتا ہے۔ ان مقامات کی زیارت کرنے والوں کو بتایا جاتا ہے کہ یہاں جو نذر و نیاز بھی دی جائے گی وہ براہِ راست خُدا کو پہنچ جائے گی اور جو مُراد بھی مانگی جائے گی پوری ہو گی کیونکہ یہاں بندوں کو نہیں بلکہ خُداؤں کو دفن کیا گیا ہے اور اُن مقامات کی تعظیم و تکریم اِنسان پرستی نہیں بلکہ خُدا پرستی کی ایک ترقی یافتہ صُورت ہے۔

**ایک تاریخی المیہ:** مسلمانوں کی تاریخ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ مسلمان سلاطین اور فرمانرواؤں نے اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کا کوئی منظم منصوبہ نہ بنایا، عربی کو قومی زبان کا درجہ نہ دیا، یہاں تک کہ اکثر مسلمان قرآن مجید، نماز اور کلمہ توحید کا ترجمہ سمجھنے سے بھی محروم رہ گئے۔ اِسلامی فتوحات کا سیلِ رواں دیکھ کر جو لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے اُن میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو اپنے موروثی عقائد اور قومی روایات سے پُوری طرح گلو خلاصی نہ کر سکے۔

اِسلامی تعلیمات کا شعبہ ہمیشہ غیر سیاسی اور قوت سے محروم لوگوں کے ہاتھ میں رہا ہے، یہ طبقہ اگرچہ بڑا مخلص اور اسلام سے انتہائی شغف رکھتا تھا لیکن اپنی بے سروسامانی اور ملوکانہ استبداد کی قائم کردہ رکاوٹوں کی وجہ سے اسلامی دستورِ حیات کا صحیح تصوّر پیش کرنے میں سخت مشکلات سے دوچار رہا ہے۔ یہ لوگ نامساعد حالات میں کبھی عجمی تصوّف، کبھی فارسی شاعری اور کبھی موسیقی نواز درویشوں کے کلام کا سہارا لیتے رہے ہیں حالانکہ اُن کو اِسلامی تعلیمات سے دُور کا واسطہ بھی نہ تھا۔ بلکہ اُن میں آوارگی، بداخلاقی اور مُشرکانہ عقائد کی تصویر کشی تھی۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ مُسلمان سُوسائٹی کا ذہن مُشرکانہ تصوّرات کے زہر سے ماؤف ہو کر رہ گیا۔ اور اِن کی مرکزیت ختم ہو گئی۔ ✳✳✳✳✳✳

## وحدتِ وجُود

ہندو جوگیوں اور درویشوں میں شِرک پھیلنے کا بہت بڑا سبب "وحدتِ وجود" کا نظریہ ہے، اِس کا سرچشمہ یونانی فلسفہ الٰہیات اور قدیم ہندی وِیدَانت ہے۔ اِس کا خلاصہ یہ ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



⊙ "کائنات میں ہر چیز ایک ذات کے پھیلے ہوئے حصّوں میں سے ایک حِصّہ ہے، کوئی چیز بھی دوسری سے مغائر نہیں۔ مومن، کافر، موّحد و مُشرک، نیک و بد، کُتا اور سُور سب ایک ہیں اور (نعوذ باللہ) اللہ کے وجُود کا مظہر ہیں، خالق و مخلوق میں وَحدَت ہے اور دونوں ایک ہیں کسی چیز کو بھی ذاتِ خُداوندی سے الگ نہیں کیا جا سکتا اِن چیزوں میں جو فرق نظر آرہا ہے وہ اِحساس و اِدراک کا محض ظاہری پہلو ہے، زندگی کا ہر مظہر دَر حقیقت خُدا کا مظہر ہے۔"

ہندو درویش کہتے ہیں ؎

ماس ماس سب ایک ـــــ ہے کیا سُور کیا گائے

ہندو لوگ اس کو...... ہر میں ہر ہے...... سے تعبیر کرتے ہیں یعنی ہر چیز میں خُدا ہے اور فارسی زبان کے دَرویش اِس نظریے کو...... ہمہ اوست...... سے تعبیر کرتے ہیں۔

**اسلام میں اِس نظریہ کی ابتداء:** ابن عربی مصنف فتوحاتِ مکّیہ اور فصوصُ الحکم مسلمانوں میں اِس باطل عقیدہ کا علمبردار بن کر اُٹھا اور پُوری زندگی اِس کی تبلیغ و اشاعت میں صرف کر دی چنانچہ اُن کی کوشش کامیاب رہی اور اکثر مُسلمان دَرویش بھی اس رو میں بہہ نکلے۔

ابن عربی "وَحدَتِ وَجُود" کی حقیقت یُوں بیان کرتا ہے:

اَلرَّبُّ حَقٌّ وَالْعَبْدُ حَقٌّ     یَا لَیْتَ شِعْرِیْ مَنِ الْمُکَلَّفُ

اِنْ قُلْتُ عَبْدٌ فَذَاكَ مَیْتٌ     اَوْ قُلْتُ رَبٌّ فَاَنّٰی یُکَلَّفُ [1]

ترجمہ: "اللہ بھی حق ہے اور بندہ بھی حق ہے۔ کاش میں معلوم کر سکتا کہ اِن میں سے شرعی پابندیوں کا اُٹھانے والا کون ہے؟ اگر تم یہ بات کہو کہ وہ بندہ ہے تو بندہ تو فانی اور مر جانے والا ہے اور اگر تم یہ بات کہو کہ وہ خُدا ہے تو وہ مکلّف کیسے ہو سکتا ہے"۔

❀ اس شعر کا یہ مطلب ہے کہ ہر انسان خُدا کی ذات کا حِصّہ ہے اور اُس کے نُور کا مظہر ہے پھر یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ اِسے نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے کیا اللہ کی ذات نے اپنے آپ کو ہی مکلّف بنا دیا ہے اور ابن عربی نے اِس باطل نظریہ کو دُوسری جگہ یُوں

[1] (الفتوحات مکیہ جلد ۲، صفحہ ۷۴،۷۷۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



ذکر کیا ہے:

فَیَالَیْتَ شِعْرِیْ مَنْ یَکُوْنُ مُکَلَّفًا وَمَا ثَمَّ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ سِوَاہُ ❶

ترجمہ: کاش میں معلوم کر سکتا کہ شرعی پابندیوں کا اُٹھانے والا کون ہے جبکہ یہاں اللہ کے سوا کسی چیز کا وجود ہی نہیں ہے۔

اور اِس باطل نظریہ کو اپنی کتاب فصوص الحکم فص ہارونیہ صفحہ ۲۲۵ میں یُوں بیان کیا ہے:

فَاِنَّ الْعَارِفَ مَنْ یَرَای الْحَقَّ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ بَلْ یَرَاہُ عَیْنَ کُلِّ شَیْءٍ۔

ترجمہ: عارف ہر چیز میں خُدا کو دیکھتا ہے بلکہ ہر چیز کو عین خُدا سمجھتا ہے اور فصوص الحکم فص ہود صفحہ ۸۸،۷ ۱۰ میں یُوں بیان کیا ہے: اِنَّہُ عَیْنُ الْاَشْیَاءِ۔ ہر چیز عین خُدا ہے۔

اور فتوحاتِ مکیّہ میں یُوں تحریر کیا ہے:

فَفِی الْحَقِّ عَیْنُ الْخَلْقِ اِنْ کُنْتَ ذَاعَیْنٍ

وَفِی الْخَلْقِ عَیْنُ الْحَقِّ اِنْ کُنْتَ ذَاعَقْلٍ

فَاِنْ کُنْتَ ذَاعَیْنٍ وَعَقْلٍ مَعًا فَمَا !

تَرٰی غَیْرَ شَیْءٍ وَاحِدٍ فِیْہِ بِالْفِعْلِ ❷

ترجمہ: "اگر تم آنکھ والے ہو تو خُدا کی ذات میں اُس کی مخلوق کو دیکھو گے، اور اگر تم عقل والے ہو تو مخلوق کی ذات میں خُدا کو پاؤ گے، اور اگر تم آنکھ اور عقل دونوں کے مالک ہو تو ایک ذات کے بغیر یہاں کسی چیز کو نہ دیکھو گے۔"

یعنی عارف کو ہر چیز میں خدا نظر آتا ہے کیونکہ ہر چیز خُدا ہے اور ہر میں ہر ہے اور "ہمہ اوست" کا منظر ہے اور ابن عربی نے فتوحاتِ مکیّہ جلد اوّل صفحہ ۲۷۲،۲ ۳۰۶ میں یُوں لکھا ہے:

فَصَاحِبُ الْعَقْلِ یَنْشُدُ وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ اٰیَۃٌ۔ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہُ وَاحِدٌ وَصَاحِبُ التَّجَلِّی یَنْشُدُ وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ اٰیَۃٌ۔ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہُ عَیْنُہُ فَبَیْنَھُمَا مَا بَیْنَ کَلِمَتَیْہِمَا

---

❶ (تنزل الأملاک من عالم الأرواح إلیٰ عالم الأفلاک، باب الثانی صفحہ ۱۸، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

❷ (فتوحات مکیہ جلد ۵، صفحہ ۳۱۰)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



فَمَا فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یَعْرِفُ اللّٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمِنْ هٰذِهِ الْحَقِیْقَةِ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا اللّٰهُ كَاَبِیْ یَزِیْدَ وَسُبْحَانِیْ كَغَیْرِهٖ مِنْ رِجَالِ اللّٰهِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَهِیَ مِنْ بَعْضِ تَخْرِیْجَاتِ اَقْوَالِهِمْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

ترجمہ: ”صاحب عقل اور عارف کی توحید میں بڑا فرق ہے دُونوں کی حقیقت جُدا جُدا ہے بلکہ یہ ایک دُوسرے کی نقیض ہیں۔ صاحبِ عقل اپنی توحید کو اِس طرح سے بیان کرتا ہے ؎

وَفِیْ كُلِّ شَیْءٍ لَهٗ اٰیَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ

ترجمہ: ہر چیز میں ایک نشانی ہے جو اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ ایک ہے۔

اور صاحبِ تجلّی اپنی توحید کو یُوں بیان کرتا ہے ؎

وَفِیْ كُلِّ شَیْءٍ لَهٗ اٰیَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ عَیْنُهٗ

ترجمہ: اور ہر چیز میں ایک نِشانی ہے جو اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ عین خُدا ہے۔

یہ دو شعر لکھنے کے بعد ابن عربی تحریر کرتا ہے کہ اِن دونوں توحیدوں میں وہی فرق ہے جو لفظ ”واحد“ اور ”عین“ میں ہے مطلب یہ کہ صاحبِ عقل خُدا کو واحد مانتا ہے اور صاحبِ تجلّی ہر چیز کو عین خُدا مانتا ہے کیونکہ واقع میں اللہ کے سِوا کسی چیز کا وجُود ہی نہیں ہے اور اِس کے بعد ابن عربی کہتا ہے:

”اور جب کسی شخص کو خُدا کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے تو اِسی حقیقت کی بنا پر کہنے والے نے کہا ہے ” اَنَا اللّٰهُ “ میں اللہ ہوں اور یہ بالکل اسی قِسم کی بات ہے جس طرح حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا تھا: وَسُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ۔ میں پاک ذات ہوں اور میری شان بہت بلند ہے۔ [1]

اور اُن کے علاوہ دُوسرے اہل اللہ جو پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی یہی بات کہا کرتے تھے اور یہی بات اُن کے اقوال کی تخریجات اور نتائج سے ثابت ہوتی ہے۔“

---

[1] (فوائدِ فریدیہ صفحہ: ۷۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



سیّد رشید رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر المنار جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۹ میں ابن عربی کے عقیدہ وحدتِ وجود کا ردّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَيُصَرِّحُ بِاَنَّ الْخَالِقَ وَ الْمَخْلُوْقَ وَاحِدٌ فِي الْحَقِيْقَةِ وَاِنَّمَا الْاِخْتِلَافُ فِي الصُّوْرَةِ۔

"ابن عربی اس بات کی تصریح کرتا ہے کہ اور مخلوق میں صرف صُورت کا فرق ہے لیکن حقیقت کے لحاظ سے خالق اور مخلوق ایک ہی چیز ہے۔"

چنانچہ اِس باطل نظریے کو بعض صوفیاء نے یوں بیان کیا ہے:

وَمَا الْكَلْبُ وَالْخِنْزِيْرُ اِلَّا اِلٰهُنَا۔ ❶

"کتا اور سُور بھی ہمارے خُدا ہیں"۔ یعنی "ہر میں ہر ہے"۔

وحدتِ وجُود کے نظریہ کی تائید کے لیے ایک بزرگ یُوں فرماتے ہیں:

"ایک موحد سے لوگوں نے کہا اگر حلوا و غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ اُنہوں نے بشکلِ خنزیر ہو کر گوہ کھا لیا پھر بصُورتِ آدمی ہو کر حلوا کھایا اِس کو حفظِ مراتب کہتے ہیں جو واجب ہے حاشیہ قولہ (حاشیہ نگار لکھتے ہیں) اُنہوں نے بشکلِ خنزیر ہو کر گوہ کھا لیا اقول اس معترض کی عبادت کے سبب اِس تکلف و تصرف کی ضرورت پڑی ورنہ جواب ظاہر ہے کہ یہ اتحاد مرتبہ حقیقت میں ہے نہ کہ احکام و آثار میں۔" ❷

اِس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص موحد یعنی وحدتِ وجود کے نظریہ کا قائل تھا اُس پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ اگر ہر چیز کی ایک ہی حقیقت ہے تو کیا وجہ ہے کہ تم حلوا کھاتے ہو اور پاخانہ نہیں کھاتے اِس کا جواب دینے کے لیے وہ موحد خنزیر بن گیا اور اُس نے پاخانہ کھایا اور اُس کے بعد وہ آدمی بن گیا اور حلوا کھایا اِس کا نام حفظِ مراتب ہے اور یہ امر واجب ہے۔

اس متن کے حاشیہ نگار لکھتے ہیں کہ خنزیر بن کر پاخانہ کھانے اور آدمی بن کر حلوا کھانے کا

---

❶ (النفحات الاقدسیۃ فی شرح الصلوات الاحمدیۃ الادریسیۃ صفحہ ۳۳۸)

❷ (امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق صفحہ ۱۰۰ مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی محلہ خانقاہ، دیوبند اور دیکھئے صفحہ: ۱۰۶، اسلامی کتب خانہ لاھور پاکستان)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



تصرّف اور تکلّف اِس لیے کیا گیا کہ اِعتراض کرنے والا بے وقوف تھا ورنہ میرے نزدیک اِس اِعتراض کا یہ جواب ہے کہ اِتحادِ حقیقت اور چیز ہے۔ اور اِتحادِ اَحکام و آثار اور چیز ہے۔

⊙ **ہماری رائے:** ہمارے خیال میں حاشیہ نگار کی معذرت خواہی بے وزن ہے۔ کیوں کہ جب دو چیزوں میں حقیقی اِتحاد ہو گا تو لامحالہ اُن کا احکام و آثار میں اِتحاد ہو گا اِتحادِ حقیقت اور اختلافِ آثار کا نظریہ بجائے خود ایک عظیم تضاد ہے۔ اور اِس واقعہ میں صرف پاخانہ کھانے کی بیہودہ حرکت ہی تعجب خیز نہیں بلکہ کسی شخص کا اپنے تصرّف سے کبھی خنزیر بن جانا اور کبھی آدمی بن جانا بھی ایک خود ساختہ افسانہ ہے جس کا ذکر کرتے شرم آتی ہے۔

## نظریہ وحدتِ وجُود قرآنی توحید کی نفی کرتا ہے

① ۔ قرآنِ مجید اللہ پاک کی ذات، صفات، حقوق اور اختیارات کی بابت جو تعلیم دیتا ہے یہ نظریہ اس کی نفی کرتا ہے مثلاً قرآن مجید اللہ کی ذات کی بابت یہ تعلیم دیتا ہے کہ "اللّٰهُ اَحَدٌ" اللہ ایک اور یکتا ہے۔ لیکن نظریہ وحدتِ وجود ہر چیز کو خدا ثابت کرنے کا دعویدار ہے۔

② ۔ قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ " اَللّٰهُ الصَّمَدُ " اللہ بے نیاز ہے۔ لیکن یہ نظریہ ہر کمزور، اور ہر گندے مندے کو خُدا ثابت کرنے کی تبلیغ کرتا ہے۔

③ ۔ قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ "لَمْ يَلِدْ" اللہ کی اولاد نہیں لیکن یہ نظریہ ہر صاحبِ اولاد کو خُدا قرار دیتا ہے۔

④ ۔ قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ "لَمْ يُوْلَدْ" اللہ کا ماں باپ نہیں لیکن یہ نظریہ ہر ماں باپ والے کو خُدا بنا رہا ہے۔

⑤ ۔ قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ "وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ" اللہ پاک کا کوئی شریک نہیں لیکن یہ نظریہ ہر چیز کو خُدا کا شریک ٹھہرا دیتا ہے۔

چنانچہ عقیدہ وحدتُ الوجود کا ماننے والا ایک عارف اپنے پیر و مُرشد کی یُوں تعریف کرتا ہے ؎

چاچڑ وانگ مدینے دِسدا کوٹ مٹھن بیت اللہ ظاہر دے وِچ پیر فریدن باطن دے وِچ اللہ [1]

[1] (مقابیس المجالس، ہفت اقطاب صفحہ ۱۰۱، ۱۲۳، رضا خانی دین ۵۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



⑥۔ قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ" اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے لیکن اُس عقیدہ والے کہتے ہیں ۔

نقشِ فرید نقش ہے ربِّ مجید کا اظہارِ ذاتِ حق ہے سراپا فرید کا [1]

❀ مطلب یہ ہے کہ پیر فرید کا نقش اور صُورت در حقیقت اللہ پاک کا نقش اور صُورت ہے اور اُن کا سر سے پاؤں تک پُورا جسم خُدا کی ذات کا مظہر ہے۔

⑦۔ قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ﴾ (سورۃ الانعام آیت ۱۰۳) اللہ پاک کو دیکھنے سے ہر آنکھ عاجز ہے لیکن اُس عقیدہ والے کہتے ہیں:

طلب کبھی چُھپا ہے چُھپانے سے نُورِ حق

پردہ نشیں نے لے لیا پردہ فرید کا! (رضاخانی دین ۵۵)

❀ مطلب یہ کہ وہ خُدا جو پردے میں چُھپا ہُوا ہے اور کسی کو نظر نہیں آتا وہ پیر فرید کی شکل اختیار کر کے ظاہر ہو گیا ہے اور سب کو نظر آتا ہے۔

## نظریہ وحدتِ وجود نبوّت کی نفی کرتا ہے

قرآنِ مجید پارہ ۳ سُورۃ آلِ عمران آیت ۳۱ میں حکم دیتا ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

"(اے نبی!) آپ اِن سب لوگوں پر واضح فرمائیں کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا وہ غفور رحیم ہے۔ اور قرآن مجید پارہ ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۲۱ میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾

"در حقیقت تم سب کے لیے اللہ کے رسول ایک بہترین نمونہ ہیں اس شخص کے لیے

[1] (مقابیس المجالس، ہفت اقطاب صفحہ ۱۰۱، ۱۲۳، رضاخانی دین ۵۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔"

اور قرآن مجید پارہ ۵ سُورۃ النساء آیت ۶۵ میں فیصلہ کرتا ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

"(اے نبی!) تمہارے رب کی قسم یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس پر دِلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سرِ تسلیم خم کر دیں۔"

❀ اِن پاک آیات میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضورِ پاک ﷺ کی محبّت دین کی بنیاد ہے آپ ہدایت کا سرچشمہ ہیں اور آپ کی سیرت سب کے لیے بہترین نمونہ ہے اور جو شخص رسولِ پاک ﷺ کے کسی حکم کو ٹھکراتا اور اِنکار کرتا ہے یا اُس کو قبول کرنے میں تنگی محسوس کرتا ہے وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے ۔

در دِلِ مُسلم مقامِ مصطفیٰ است　　آبروئے ما زنامِ مصطفیٰ است

لیکن وحدتِ وجود کا نظریہ نبی پاک ﷺ سے محبت اور وابستگی ختم کر دیتا ہے۔ کیونکہ جب ہر چیز میں خُدا ہے نبی پاک ﷺ میں بھی خُدا ہیں اور دُوسروں میں بھی خدا ہے تو پھر دوسروں سے کٹ کر نبی پاک ﷺ سے وابستگی کے کیا معنیٰ؟

چنانچہ وحدتِ وجود کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کرشن خدا ہیں اور ہیر سیال کا عاشق میاں رانجھا بھی خُدا ہے اور حضرت محمد ﷺ بھی خدا ہیں۔ یہ لوگ بڑے مزے لے لے کر یہ اشعار پڑھتے ہیں ۔

بندرابن وِچ بین وجائے　　مِتھرادے وِچ گنواں چرائے

چوچک دے گھر چاکر سدھائے　　عرشاں تے رحمان کہائے

گھر عبد اللہ جائی دا! [1]

---

[1] (بحوالہ: رضاخانی دین صفحہ ۹۷)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



❀ اِن اشعار کا مطلب یہ ہے کہ خُدا جو عرشِ مُعلّٰی پر رحمان کے نام سے پُکارا جاتا ہے سب میں پایا جاتا ہے۔ بندرابن کے میدان میں بانسری بجانے والا کرشن بھی خُدا ہے اور ہیر کا عاشق رانجھا جو چوہدری چوچک کے گھر نوکری کرتا تھا وہ بھی خُدا ہے اور حضرت عبد اللہ کے گھر پیدا ہونے والے حضرت محمد مصطفٰے ﷺ بھی خدا ہیں۔

گستاخی دیکھئے کہ اللہ پاک کی ذات اور رسولِ پاک ﷺ کی ذات اور کرشن اور رانجھے کو کتنی عیاری سے ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اور اس شرمناک بیہودگی پر ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ وحدتِ وجود کا مطلب ہی یہی ہے کہ خُدا ہر چیز میں ہے اور ہر چیز خُدا ہے یعنی کرشن خُدا ہیں اور رانجھا بھی خُدا ہے۔ اور جب ہر چیز خُدا ہے تو پھر نبی پاک ﷺ اور دُوسرے بزرگوں میں فرق کیوں سمجھا جائے؟ اگر اِن میں فرق سمجھا جائے تو عِشق کا درجہ حاصل ہونا مشکل ہو جاتا ہے اور اِس بیہودگی کے جواز کے لیے وارث شاہ کے شعر کو سند کے طور پر پیش کیا جاتا ہے شعر یہ ہے ؎

رب رانجھے دے وِچ جے فرق جاناں          درجے عشق دے کویں ڈھین قاضی!

یعنی ہیر سیال کا یہ خیال ہے کہ رانجھا اور خُدا کی ذات میں کوئی فرق نہیں اگر ان میں فرق سمجھا جائے تو عشق کا درجہ حاصل ہونا مشکل ہو جائے گا۔

وحدتِ وجود کا عقیدہ نبی پاک ﷺ کی امتیازی شان کی بھی نفی کرتا ہے چنانچہ سب مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ جب قبر میں کِسی مرنے والے کو دفن کیا جاتا ہے تو اُس کے پاس منکر اور نکیر دو فرشتے آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں مَنْ رَبُّكَ۔ تیرا رب کون ہے؟ تو مسلمان جواب دیتا ہے رَبِّیَ اللّٰهُ۔ میرا رب اللہ ہے اور جب یہ سوال کرتے ہیں کہ مَادِيْنُكَ۔ تیرا دین کیا ہے، تو مسلمان جواب دیتا ہے کہ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ۔ میرا دین اسلام ہے اور جب یہ سوال کرتے ہیں: مَنْ نَبِيُّكَ۔ تیرا نبی کون ہے؟ تو مسلمان کہتا ہے کہ نَبِيِّي مُحَمَّدٌ۔ کہ میرے نبی محمد ہیں۔ [1]

---

[1] انظر: مسند احمد (۳۰/ ۵۷۶، رقم: ۱۸۶۱۴)، سنن ابی داوٗد (۴۷۵۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



لیکن جو لوگ عقیدہ "وحدتِ وجود" کے قائل ہیں وہ یوں کہتے ہیں ۔

نکیرین آ کے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کِس کا ہے

ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خان کا (رضا خانی دین صفحہ ۸۷)

❀ مطلب یہ ہے کہ قبر میں نبی پاک ﷺ کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جناب احمد رضا خان صاحب کا نام لینے سے ہی نجات ہو جائے گی کیونکہ اعلیٰ حضرت بھی نورِ خُدا کا مظہر ہیں چنانچہ مدائح اعلیٰ حضرت اور نغمۃ الروح صفحہ:۱۳ میں ایک عقیدت مند وحدت الوجود کے نظریہ کی روشنی میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

یہ دُعاء ہے یہ دُعاء ہے یہ دُعاء — میرا اور تیرا خُدا احمد رضا ❶

اور اسی طرح تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ساقی کوثر صرف محمد ﷺ کی ذات ہے لیکن وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے حضور ﷺ کی اِس خصوصیت کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں ۔

جب زبانیں سُوکھ جائیں پیاس سے — جام کوثر کا پلا احمد رضا ❷

اور اسی طرح تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ میدانِ حشر میں اللہ کے عرش کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا لیکن وحدت الوجود کا نظریہ اس کی بھی نفی کرتا ہے ملاحظہ ہو ۔

حشر میں جب ہو قیامت کی تپش! — اپنے سایہ میں چھپا احمد رضا ❸

## وحدتِ وجود اِسلامی عقائد کی نفی کرتا ہے!

وحدتِ وجود کا نظریہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے یہ اسلامی احکام و مسائل کی نفی کے لیے ایجاد کیا گیا ہے۔ اِس نے عمل کے جذبہ اور اخلاق کے حُسن دونوں کو ختم کر دیا ہے نیکی اور بدی کی تمیز مٹا دی ہے اور اِنسان کو اپنے اعمال کی ذمہ داری قبول کرنے سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اور اِس کو تسلیم کرنے کے بعد اسلامی تعلیمات کا پُورا دفتر بیکار ہو جاتا ہے۔

① ۔ کیونکہ اسلام کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ اِنسان کو عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور وحدتِ وجود کا یہ کہنا ہے کہ اِنسان اللہ کی عبادت کے لیے بلکہ خود خُدا بننے کے لیے پیدا ہوا ہے۔

---

❶ ❷ ❸ (رضا خانی دین صفحہ ۴۷-۸۷-۴۸)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



②۔ وحدتِ وجود نیکی اور گناہ کے قائم کردہ اسلامی حدود واقدار کو بھی باطل کر دیتا ہے کیونکہ اسلامی نقطہ نگاہ سے نیکی اللہ پاک کی آزمائش میں پورا اُترنے اور گناہ اس میں فیل ہونے کا نام ہے اور جب اِنسان اِنسان ہی نہ رہا بلکہ خُدا بنا دیا گیا تو اس کے بعد آزمائش میں پورا اُترنے یا فیل ہونے کا سوال ہی ختم ہو گیا ورنہ ماننا پڑے گا کہ خُدا اپنی ذات کو آزمائش میں ڈال رہا ہے۔

③۔ اس عقیدہ کی رُو سے قیامت کا تصوّر بھی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ قیامت تو یَوْمُ الدِّیْن، روزِ جزاء کا نام ہے اور جب نیکی اور گناہ کا وجود ہی مٹا دیا گیا تو جزاء کِس چیز کی ہو گی؟

④۔ اِس عقیدہ نے جنت اور دوزخ کا تصوّر بھی مٹا دیا ہے کیونکہ جنّت تو اُس مقام کا نام ہے جہاں نیکی کا صِلہ مِلتا ہے اور دوزخ اُس مقام کا نام ہے جہاں گناہ کی سزا ملتی ہے اور جب نیکی اور گناہ کا وجُود ہی ختم ہو گیا تو جزاء اور سزا پانے کا مفہوم از خود ختم ہو گیا۔

⑤۔ یہ عقیدہ تبلیغ واشاعت کا فریضہ بھی ختم کر دیتا ہے کیونکہ نیکی کرنے کا حکم اِس لیے دیا گیا ہے کہ نیکی ایک کمال ہے اور گناہ سے اِس لیے منع کیا جاتا ہے کہ گناہ ایک عیب ہے اور جب عیب اور کمال دونوں چیزیں شانِ خُداوندی کا مظہر ہوں تو پھر ایک کو مٹانے اور دوسرے کو قائم رکھنے سے کیا فائدہ؟

⑥۔ یہ عقیدہ عزّت وذلت، عروج وزوال اور آزادی وغلامی کے فرق کو بھی ختم کر دیتا ہے کیونکہ اِس دین کے عارفوں کے نزدیک ذلت وپستی، زوال وادبار، اور محکومی وغلامی بھی شانِ خداوندی کا ایک نِشان ہے اور عزت واقتدار بھی ایک نِشان ہے تو پھر یہ سعی وعمل یہ ایثار وقربانی اور یہ جہاد اور قتال کس لیے؟

⑦۔ یہ نظریہ اسلام کے مسلّمہ مقدس مقامات یعنی مکہ شریف، مدینہ شریف اور مسجدِ اقصیٰ کی امتیازی شان کو بھی ختم کر دیتا ہے کیونکہ جب ہر چیز میں خُدا ہے تو پھر مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور دُوسرے مقامات میں فرق کیوں سمجھا جائے اِسی حقیقت کے پیشِ نظر ایک عارف نے کہا ہے:

**پہلی مثال:** ؎ چاچڑ اوانگ مدینے دسدا کوٹ مٹھن بیت اللہ

ظاہر دے وِچ پیر فریدن باطن دے وِچ اللہ (رضاخانی دین صفحہ ۵۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



**دوسری مثال:** ؎ مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
اِدھر جائیں تو اچھا ہے اُدھر جائیں تو اچھا ہے ❶

**تیسری مثال:** ؎

تیری بارگاہ ہے وہ بارگاہ جو قبلہ گاہِ انام ہے
تیرا آستاں ہے وہ آستاں جو حریفِ بیتِ حرام ہے ❷

**چوتھی مثال:** ؎

نیست کعبہ در دکن خبر درگہِ گیسو دراز
پادشاہِ دین و دُنیا خواجہ بندہ نواز ❸

**پانچویں مثال:** ؎

چہ گوئم ازاں کعبۂ عارفین
کہ آن نیست جُز روضۂ قطب دین ❹

**چھٹی مثال:** ؎

جھکتے ہیں ہم نماز میں کعبہ کے رُوبرُو
کعبہ جُھکا ہوا ہے تیرے در کے سامنے ❺

✳✳✳✳✳✳

---

❶ ❷ (انوار صوفیہ بحوالہ: رضاخانی دین صفحہ ۵۴)
❸ (حج فقیر بر آستانہ پیر صفحہ: ۲۹۔۲۱،بحوالہ: مقیاس حقیقت صفحہ ۲۶۵)
❹ ❺ (حج فقیر بر آستانہ پیر صفحہ ۲۸)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# وحدتِ شہود [1]

شرک پھیلنے کا ایک بہت بڑا سبب "وحدتِ شہود" کا نظریہ بھی ہے۔ اِس کی حقیقت سیّد رشید رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر المنار جلد ۱۰ صفحہ: ۲۸۶ تا ۲۸۷ پر یوں بیان فرمائی ہے:

مَا يُسَمُّوْنَهُ الْفَنَاءَ فِي اللهِ، وَهُوَ اَنْ يَغِيْبَ الْعَبْدُ عَنْ شُهُوْدِ نَفْسِهٖ وَالشُّعُوْرِ بِإِرَادَتِهٖ وَحِسِّهٖ، وَيَبْقٰى لَهُ الشُّعُوْرُ بِاَنَّهُ مَظْهَرٌ مِنْ مَظَاهِرِ بَعْضِ صِفَاتِ رَبِّهٖ، وَمَوْضِعُ تَجَلِّيْ مَاشَآءَ مِنْ اَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ، حَتّٰى يَكُوْنَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ الْغَالِبُ عَلٰى اَمْرِهٖ. .... وَهٰذَا الْفَنَاءُ وَالشُّعُوْرُ لَا يَحْصُلُ لِمَنْ صَارَ مِنْ اَهْلِهٖ، اِلَّا بِقَطْعِ الْمَرَاحِلِ، وَالتَّنَقُّلِ فِي الْمَرَاتِبِ الَّتِيْ مِنْ قَبْلِهٖ، اِلَّا اللَّمْحَةَ بَعْدَ اللَّمْحَةِ، وَالْفَيْنَةَ بَعْدَ الْفَيْنَةِ، وَهٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ هِيَ مَرْتَبَةُ وَحْدَةُ الشُّهُوْدِ، وَمَا يَذْكُرُوْنَهُ بَعْدَ هٰذِهٖ تُسَمّٰى وَحْدَةَ الْوُجُوْدِ، وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ كَوْنِ وُجُوْدِ الْخَلْقِ عَيْنَ وُجُوْدِ الْحَقِّ، وَ كَوْنِ ذَاتِ الْعَبْدِ عَيْنَ ذَاتِ الرَّبِّ اَوْلَا عَبْدٌ وَلَا رَبٌّ وَمَا ثَمَّ اِلَّا شَيْءٌ وَاحِدٌ لَهُ مَظَاهِرُ وَاَطْوَارٌ كَظُهُوْرِ الْمَاءِ فِيْ صُوْرَةِ الثَّلْجِ الْجَامِدِ وَالسَّائِلِ وَالْبُخَارِ، وَقَدْ يَحْتَجِبُ بِالْاِنْحَلَالِ إِلٰى عُنْصُرَيَّهِ (الْأُكْسُجِيْنِ وَالْأَدْرُجِيْنِ) عَنِ الْأَبْصَارِ، فَهٰذِهٖ فَلْسَفَةٌ مَادِيَّةٌ بَاطِلَةٌ، اِخْتَرَعَتْهَا مُخَيِّلَاتُ صُوْفِيَةِ الْبُوْذِيَّةِ وَالْبَرَاهِمَةِ وَهِيَ كُفْرٌ بِاللهِ، وَخُرُوْجٌ عَنْ مِلَلِ جَمِيْعِ رُسُلِ اللهِ، وَقَدْ فُتِنَ بِهَا بَعْضُ صُوْفِيَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: "وحدتِ شہود کو عام لوگ "فَنَاءٌ فِي اللهِ ہونا" بھی کہتے ہیں اور اِس کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں کہ بندہ اپنی ذات کے شہود کو فراموش کر دے اور اپنے عزم و احساس سے غافل ہو جائے اور یہ سمجھنے لگے کہ وہ صفاتِ خُداوندی میں سے کسی صفت کا مظہر ہے اور اُس کے ناموں میں سے کسی نام کی جلوہ گاہ ہے اور اَمرِ الٰہی کے سامنے بالکل بے بس ہو کر رہ جائے۔ اور جب کئی ابتدائی منزلیں اور دشوار گزار مرحلے طے کرنے کے بعد کسی شخص کو یہ مقام

[1] یہ تحریر مولانا فضل الرحمن کلیم رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ (س س م)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



حاصل ہو جاتا ہے تو دائی اور پائدار نہیں ہوتا بلکہ یہ سعادت کبھی کبھی اور گاہے گاہے ایک آدھ لمحہ کے لیے حاصل ہوتی ہے اِس مرتبہ کا نام ''وحدتِ شہود'' ہے۔ اور وحدتِ شہود کے بعد ''وحدتِ وجود'' کی نوبت آتی ہے یعنی بندے کا وجود بالکل خُدا کا وجود بن جاتا ہے اور خُدا کا وجود بالکل بندے کا وجُود بن جاتا ہے اور بعض دفعہ وحدتِ وجود کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور اس حالت میں نہ بندہ باقی رہتا ہے اور نہ ربّ ہوتا ہے اور بظاہر ایک ایسی چیز بن جاتی ہے جس کے مختلف مظاہر اور اطوار ہوتے ہیں۔ اِس کی مثال اِس طرح ہے جس طرح پانی کبھی برف جامد اور کبھی آبِ رواں اور کبھی بھاپ اور کبھی اپنے ترکیبی عناصر ہائیڈروجن اور آکسیجن کی طرف تحلیل ہو کر نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ یہ ایک باطل مادی نظریہ ہے جو ہندو برہمنوں اور بُدھ مت کے جوگیوں کے تخیلات سے مستعار لیا گیا ہے۔ اِس عقیدے کے اختیار کرنے کے بعد اِنسان کافر اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی ملّتوں سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مُسلمان کہلانے والے صُوفی بھی اِس فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔''

وحدتِ شہود کے قائل اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

((وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ. فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ...)) [1]

''میں نے اپنے بندے پر جو چیز فرض کی ہے اس سے بڑھ کر کوئی چیز بھی میرے قُرب کا ذریعہ نہیں ہو سکتی اور جب میرا بندہ میرا قرب حاصل کرنے کے لیے نفلی عبادت ادا کرنے کی مسلسل کوشش کرتا ہے تو میں اُسے اپنی آغوشِ محبّت میں لے لیتا ہوں۔ اور جب اُس سے (میں) محبت کرتا ہوں تو اُس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے اور اُس کی آنکھ ہوتا ہوں

[1] (صحیح بخاری، جلد:۵ صفحہ:۲۳۸۴، باب: التواضع، حدیث:۶۱۳۷۔۶۵۰۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اُس کا پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اُسے دیتا ہوں اور اگر وہ پناہ مانگے تو اُسے پناہ دیتا ہوں۔"

❀ اس روایت کو بعض حضرات نے "وحدتِ شہود" کی دلیل قرار دیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اولیائے کرام جب فناء فی اللہ کے مقام میں پہنچتے ہیں تو اُن میں خُداوندی کمالات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ دفن ہونے کے بعد بھی مخلوقات کی حاجت روائی اور مُشکل کُشائی کرتے ہیں۔ اُن کے کان، آنکھیں، ہاتھ، پاؤں بلکہ پورا جسم اگرچہ اِنسانی نظر آتا ہے لیکن درحقیقت یہ "اعضاء اور جسم" خُدا بن گیا ہوتا ہے اور نظامِ عالم میں اپنی مرضی سے تصرّف کرتے ہیں۔

**جواب:** یہ دعویٰ اور دلیل دونوں باطل ہیں اِس استدلال نے اسلامی تعلیمات اور توحیدِ خُداوندی کا چہرہ مسخ کر دیا ہے کیونکہ ذاتِ خُداوندی کا کسی مخلوق کا جسم یا جسم کا حِصّہ بن جانا شرعاً اور عقلاً دونوں لحاظ سے محال ہے، اس کی یہ وجوہات ہیں:

① ۔اِس سے ذاتِ باری تعالیٰ محلِ حوادث بن جاتی ہے اور اس میں استحالہ، تحلیل اور تغیّر و تبدّل لازم آتا ہے اور یہ عقلاً محال ہے۔

② ۔صحابہ کرام، خلفائے راشدین، اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور چودہ سو سال میں شہادت پانے والے لاکھوں جانباز سب کے سب اولیاء اللہ ہیں اور اگر اولیائے کرام کے جسم اور جسمانی اعضاء خُدا بن جائیں تو خُدا کی ذات کے اتنے حِصّے ہو جائیں کہ اُن کا شمار کرنا بھی محال ہو جائے لہٰذا یہ نظریہ باطل ہے۔

③ ۔اگر اولیائے کرام کے اعضاء کو خُدا تسلیم کیا جائے تو پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت کا کیا جواب ہو گا کیونکہ اِسلامی تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دُشمن نے آپ کو شہید کرنے کے بعد آپ کے جسم مبارک کے بعض اعضاء کاٹ دیے تھے۔

❀ اور جنگِ موتہ کے علمبردار حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا دُشمن نے وہ ہاتھ کاٹ دیا تھا جس میں پرچمِ نبوی کو پکڑا تھا اور اُس بہادر ولی اللہ نے وہ پرچم دُوسرے ہاتھ میں پکڑ کر بلند کیا، اور دشمن نے دُوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا، اور پھر اُس سچے ولی اللہ نے تیسری بار اُس پرچم کو منہ سے پکڑ کر بلند کیا اور دُشمن نے گردن بھی اُڑا دی اور آپ کو شہید کر دیا، اگر ہر "ولی اللہ" کے اعضاء کو خُدا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



تسلیم کیا جائے تو پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعضاء کٹ جانے سے خدا کا کٹ جانا لازم آئے گا اور یہ بھی عقلاً محال ہے۔

④۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب کوہِ طور پر جانے کا ارادہ کیا تو اپنی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کو خلیفہ بنایا لیکن بنی اسرائیل حضرت ہارون علیہ السلام کے منع کرنے کے باوجود شرک کرنے لگے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو غضبناک ہو کر حضرت ہارون کے سر مُبارک اور داڑھی مبارک کے بال پکڑے اور کھینچے، اگر انبیائے کرام اور اولیائے کرام کے اعضاء کو خُدا تسلیم کیا جائے تو اِس واقعہ میں خُدا کا خُدا پر ناراض ہونا، خُدا کا خُدا کو پکڑنا اور خُدا کا خُدا کو سزا دینا لازم آئے گا اور یہ استلزام قطعی طور سے باطل ہے۔

⑤۔ حدیثِ قدسی کا آخری حِصّہ اِس استدلال کو باطل ٹھہراتا ہے اور اس کی تکذیب کرتا ہے۔ آخری حِصّہ کے یہ الفاظ ہیں....

"اگر یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اُسے پُورا کروں گا.... اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا"۔

❀ گزارش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ بندہ اور اُس کے اعضاء خدا بن چکے ہیں تو پھر اُس "نئے تیار ہونے والے خُدا" کو سوال کرنے اور پناہ مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا خُدا کو بھی کوئی ضرورت ہوتی ہے اور مُشکل پیش آتی ہے؟ اور کیا خُدا، خُدا سے سوال کرتا اور پناہ مانگتا ہے۔ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

**حدیثِ پاک کا صحیح مفہوم:** اِس حدیثِ پاک کا یہ مطلب ہے کہ جب کِسی مردِ مومن کے دِل میں کامل ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اُس کے جسم اور جسمانی اعضاء سے وہ کام ظاہر ہوتے ہیں جن کو اللہ پاک پسند کرتا ہے یعنی اللہ پاک اُس کا حافظ اور نگہبان ہو جاتا ہے جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کا ارشاد ہے: ﴿رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ...﴾

"اے میرے پرودگار! جس گناہ کی طرف مجھے دعوت دیتی ہیں اُس سے جیل میں جانا میرے لیے کہیں زیادہ پسندیدہ ہے۔" [1] (سورۃ یوسف، آیت: ۳۳)

✵✵✵✵✵✵✵

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن کی حفاظت کی اور برائی سے محفوظ رکھا۔ (م ش ح)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# اختتامیہ ❶

حلول، وحدتِ وجود اور وحدتِ شہود کے نظریات اِسلامی "تصوّرِ حیات" کے خلاف ایک سازش ہے اوراللہ کے راستے سے روکنے کی ایک عالمگیر تحریک ہے اور اِسلامی تعلیمات کا چہرہ مسخ کرنے کا ایک عظیم منصوبہ ہے۔

❀ گزارش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ مُشرک اقوام نے جب مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے آپ کو بے بس پایا کہ اِس سیلِ رواں کو نہ طاقت سے روک سکتی ہیں نہ قوتِ دلیل سے تواُن میں سے ایک ذہین اور عیار طبقہ منافقانہ طور پر اسلام میں داخل ہوا اور بڑی دانشمندی سے اپنا کام شروع کیا، اسلام کے نام سے کفر اور تعظیم کے نام سے پرستش اور تعمیر کے نام سے تخریب اُن کا لائحہ عمل قرار پایا اور بلاشبہ اِس میں اُنہیں حیرت انگیز اور ہمہ گیر کامیابی ملی ؎

آہ قومے کشتۂ تدبیرِ غیر کار او تخریب خود تعمیرِ غیر

آہ قومے دل ز حق پرداختہ مرد مرگِ خویش رانشناختہ

عجمی تصوّف کی افیون، فارسی شاعری کی بے راہ روی اور پیشہ ورانہ موسیقی کی جذباتی کشش اُن کے کارگر ہتھیار ثابت ہوئے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اِسلام قوت کا سرچشمہ ہے لیکن اُس گروہ نے مسلمانوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرکے اُن کی مرکزیت کو تباہ کیا اور اِس بات سے کون اِنکار کرے گا کہ اِسلام کا نصب العین جہانگیری اور جہانبانی ہے لیکن اُس طبقہ نے فقیری، گوشہ گیری اور رہبانیت کی غیر فطری تعلیمات دیگر مسلمانوں کو "ستیزہ گاہ" جہاں سے دُور ہٹا دیا اور وہ دُشمن کے محکوم اور غلام ہو کر رہ گئے ؎

نہ ستیزہ گاہ جہاں نئی نہ حریف پنجہ فگن نئے

وہی فطرت اسد اللّٰہی وہی مرحبی وہی عنتری!

تاریخ شاہد ہے کہ فرزندانِ اِسلام نے باطل قوتوں کے خلاف ایک بے پناہ طوفان کھڑا کر دیا تھا لیکن اُن لوگوں نے زُہد و پارسائی کا غلط تصوّر پیش کرکے پُوری قوم کے جوشِ عمل کو ٹھنڈا، اور

---

❶ یہاں سے غالبًا محمد افضل کی تحریر شروع ہوتی ہے۔ (م ش ح)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



قوّتِ مقابلہ کو بے اثر بنا دیا ؂

گلہ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

اور وہ بہادر قوم جس کا تعارف اِن الفاظ میں کرایا جاتا تھا کہ ؂

هُمْ بِاللَّيْلِ رُهْبَانٌ وَبِالنَّهَارِ فُرْسَانٌ [1]

”وہ رات کو جائے نماز اور دِن کو گھوڑے کی پشت پر سوار نظر آتے ہیں۔“

اب اِس قوم کی یہ حالت ہے کہ وہ سہل انگار، افسردہ دل، کوتاہ ہمت ہو کر اقتدار کے مقابلہ میں ذلّت، تونگری کے مقابلہ میں افلاس اور حکومت کے مقابلہ میں غلامی پر قناعت کر رہی ہے ؂

کوئی غزنوی نہیں کارگاہِ حیات میں
بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہلِ حرم کے سومنات

[1] (تاریخ دمشق جلد ۲، صفحہ ۹۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net



# آخری گزارش

یہ مقالہ قرآنِ مجید اور حدیثِ پاک کا گہرا مطالعہ کرنے، انتہائی کوشش اور پورے غور و فِکر کے بعد ترتیب دیا گیا ہے لیکن بایں ہمہ مجھے اپنی کم نگاہی اور بے سوادی کا پُورا پُورا اعتراف ہے لہٰذا جو صاحب اس سلسِلہ میں کسی مفید ترمیم واِصلاح کا مشورہ دیں اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا اور اِن شاء اللہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔ وما توفیقی اِلا باللہ العلی العظیم

کلیمؔ

(مولانا فضل الرحمٰن کلیم کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ)

✳✳✳✳✳✳

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi